دیباچہ

صاحبان ۔ یہ کتاب میں نے اس لئے نہیں چھپوائی کہ اس سے پہلے میری بہت سی کتابوں کو پبلک نے بڑی قدر و عزت کی نظر سے دیکھا ہے اور ہزاروں شائقین میری تازہ تصنیفات کی خریداری کے ہمیشہ منتظر رہتے ہیں اس اعتبار سے فائدہ اٹھاؤں نہ اس لئے کہ ایسے مضامین کی عموماً لوگوں کو بہت تلاش رہتی ہے پس اس پر بھی ہاتھ صاف کروں بلکہ اور کئی وجوہات ہیں جنھوں نے مجھکو ایسا کرنے پر مجبور کر دیا۔

۱۔ کئی سال ہوئے جب میں نے علوم غیب مثل قیافہ ۔ سامدرک ۔ شگون ۔ موسمی پیشینگوئی سرودیہ وغیرہ کی ایک کتاب چھپوائی تھی جس میں مخفی اور شدنی واقعات کو جان لینے کے اصول اور ہزاروں کارآمد چٹکلے مفصل سمجھائے اور دلائل سے ثابت کئے تھے۔ اسی کتاب میں یہ بھی اعلان کر دیا تھا کہ روحانی قوتوں سے کام لینے کی بھی ایک کتاب چھپوائی جاویگی۔ اس کتاب کی باتیں امتحان سے ایسی سچی و کاربار میں مفید ثابت ہوئیں کہ ہزاروں لوگ جو پہلے ایسی باتوں کے خلاف یا بے پرواہ تھے ان کے معتقد اور اس کتاب کے خریدار بن گئے۔ ان کے اشتیاق و تقاضوں سے تنگ آکر آخر مجھے اس کوچہ میں بھی قدم رکھنا پڑا۔

۲۔ مجکو بچپن سے ہی کچھ سدھیاں قدرتی طور پر حاصل تھیں۔ مثلاً اکثر اوقات رات کو خواب[ل] میں وہ باتیں ہو بہو دیکھتا جو صبح کو پیش آنے والی ہیں ۔ جس شخص یا چیز کی

ل جب میں اسکول میں انٹرنس کلاس میں پڑھتا تھا ایک انجنیر صاحب نے شوقیہ ہماری کلاس کا ریاضی کا امتحان لیا میں نے رات کو خواب دیکھا کہ ہم لوگوں کو نمبر ملے ہیں کسی کو کد دکسی کو کر یلا ۔ صبح میں نے سب لڑکوں سے ذکر کیا اسکول میں جاکر دیکھا تو صاحب بہادر نے کسی کو ایک بھی نمبر پورا نہیں دیا بلکہ سب کو نفی نمبر دئے ہیں یعنی غلطیوں کا جرمانہ انکی گرہ سے اور کاٹا اس قدر سختی کی۔

سخت ضرورت ہو اس کا از خود ملجانا۔ یا خواہش کے موافق کسی ایسے کام کا ہونا جو بالکل اپنے قابو و تدبیر سے باہر ہو وغیرہ۔ ایسے واقعات کا میں (باوجود حجاب کے) انتجب کے ساتھ فوراً اپنے گھر والوں اور دوستوں سے ذکر دیا کرتا تھا جنکے لئے یہ ایک عجیب تفریح کا مشغلہ ہو گیا تھا۔ اور میں ہمیشہ اس فکر میں رہا کرتا تھا کہ ایسے فوق العادت ظہورات کا اصلی سبب دریافت کروں اور ان کو اپنے اختیاری بنا کر وقت ضرورت عمل میں لایا کروں اسی دُھن میں بہت سے مہاتماؤں و عالموں سے ملکر سوال کرتا۔ عالموں کو تلاش کر کے اُنسے کچھ سیکھتا اور کتابیں جو ایسے مضامین پر ملسکتیں منگا کر پڑھا کرتا تھا۔ آخر جو کچھ اس سالہا سال کی تحقیقات سے ہاتھ آیا اس کو حوالہ قلم کر کے نذر ناظرین کرنا ہی مناسب سمجھا بقول شخصے کہ حلوا بہ تنہا نہ بایست خورد۔

۳۔ سب سے بڑی اور مقدم وجہ یہ ہوئی کہ میرے خیال میں روحانی باتوں میں اعتقاد ہی ہندو مذہب کی بنیاد ہی ہے وہ مصالحہ ہے جو اس کی عمارت میں ہر جگہ مثل چونے کے لگا ہوا ہے اور یہ ہی اسکے دروازوں کی محرابوں کا کی ستون ہے۔ اگر اس کو نکال دو تو ساری عمارت اپنی جگہ سے ہٹ جاویگی۔ ڈھیلی ہو جاویگی نہیں بلکہ دھڑام سے گر پڑیگی اور ایک مسٹ قائم نہیں رہ سکتی۔ اور اگرچہ میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا مگر سمجھتا ہوں کہ شاید ٹھیک یہی حالت مذہب عیسوی اور اسلام کی ہے۔ ان میں سے بھی اگر روحانیت کی باتیں نکال لیجاویں تو کچھ باقی ہی نہیں رہتا۔ ایسی حالت میں ان مضامین پر روشنی نہ ڈالنا اور صرف نکتہ چینی کے خوف سے گریز کرنا گویا اپنے فرض سے غفلت کرنا اور لامذہبی کی مدد کرنا ہے جو بزدلی ہی نہیں بلکہ گناہ کی حد تک پہونچتا ہے۔

---

۵ مجھکو ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے الہ آباد جانا تھا مگر بیمار تھا آخر جب ایک دن باقی رہگیا اور میں چلنے کو تیار ہوا اسی وقت میرا ایک دوست دوسرے شہر سے آیا جسنے کہا کہ میں اس گاڑی میں الہ آباد جاتا ہوں کچھ کام ہو تو کر لاؤں۔

۵ میں نے اپنے ملازم لونڈے کو ایک تھپڑ مارا جو اتفاق سے ایسی جگہ لگ گیا کہ وہ دو گھنٹہ تک بیہوش رہا اور ڈولی میں ڈالکر گھر پہونچایا گیا میں پریشان تھا کہ اگر یہ مر گیا تو مقدمہ چلیگا اور بچ گیا تو پھر نوکری نہ کریگا بلکہ اور نوکر بھی آنا پسند نہ کریگا۔ مگر شام کو اس کا باپ بتاشے لیکر آیا کہ آج میرے لڑکے پر سید کا چھپا ہو گیا تھا شکر ہے بچ گیا اس کا پرشاد بانٹتا ہوں۔

ہے میں جانتا ہوں کہ ہندوستانی پہلے ہی سے بہت وہم پرست ہیں۔ ان کے ہاتھ میں ایسی کتاب دینا دیوانہ را ہوئے بس است کا مصداق ہوگا۔ مگر کیا کروں میرے خیال میں تو اس علم سے علمی فائدے بہت ہو سکتے ہیں اسی واسطے یورپ و امریکہ کے مادہ پرست لوگ بھی اب اسکی طرف ایک ساتھ جھک پڑے۔ ہندوستان کو زیادہ نقصان اس غلط معرفت نے پہونچایا ہے جبکی کتاب چھپوانا میں نے بھی باوجود ارادہ و اعلان کے کئی سال سے عہد التوی رکھا ہے یہ سمجھ کر کہ ایسے مخفی اسرار کی کتاب چھاپنا گویا بچے کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے۔ اور روحانی عالموں کے بڑھنے سے دنیا میں وہی کیفیت ہو سکتی ہے جیسی کہ آب حیات کے ملجانے سے دنیا کے کاروبار بگڑ جانے کی۔ مگر یہی خیال ٹھیک مانا جاتا تو بجلی بارود زہر وغیرہ کی ہزاروں کتابیں نہ چھپتیں جن سے ایسا کثیر فائدہ پہونچ رہا ہے گو شاذ و نادر نقصان بھی ہو جاتا ہے ہندوستانیوں کی عادت سدا سے چھپانے کی چلی آتی ہے اسی نے ستیاناس کیا ورنہ توپ دوربین تار برقی سب پہلے یہاں موجود تھے ان کے جاننے والے مہابھارت میں غارت ہو گئے کتابوں میں کچھ نہ چھوڑ گئے۔ آخر اب یہ چیزیں یورپ میں ایجاد ہو کر دنیا میں اُجالا کر رہی ہیں اسی طرح یہ علوم بھی لوٹ کر ولایت والوں سے ہی نہ سیکھنے پڑیں اسی خیال سے میں نے ان کا چھپوانا تو ضروری و مصلحت سمجھا مگر اتنی احتیاط کی کہ جن عملیات کو امن عامہ کے لئے خطرناک خیال کیا ان کا صرف ذرا اشارہ دیا ہے تصریح نہیں کی۔

اس زمانہ میں جو علم روحانی کی بیقدری ہو گئی ہے وہ کچھ علمی روشنی کی وجہ سے نہیں بلکہ ولایت والوں کے مادہ پرستی سے ہوئی ہے۔ بزرگوں کا ادب۔ خوف خدا۔ یگانگت۔ کسر نفسی ان میں بھی تو کم ہو گئی ہے یہ کونسے علم و عقل کے خلاف ہیں۔ البتہ نئی تہذیب یعنی خود غرضی و خود رائی کے مذہب کے موافق نہیں۔ ہندوستانیوں کی رائے کا بازار تو آجکل ولایت کے ہاتھ ہے پہلے ولایت والے جن کو مہاتماؤں کے کشف کرامات دیکھنے کا موقع نہ ملا تھا ایسی باتوں کو وہم و جہالت سمجھتے تھے۔ جب انکی عملداری یہاں آئی اور انگریزی تعلیم پھیلی تو یہاں والے

بھی اسکو ست بچن ماننے لگ گئے۔ مگر اب ولایت والوں کی تو آنکھیں نئی تحقیقات نے کھولدیں ہیں اور وہ ان سب باتوں کے قائل بلکہ شیدا ہوگئے ہیں لیکن ہمارے ملک والوں کو ابھی وہی ساون کے اندھے کو ہرا سوجھتا ہی۔ یہ کیسے مان لیں جبتک کہ سب صاحب لوگ اسکا عام فتویٰ نہ دیدیں تاہم سورج نکل آیا ہی۔ اسکی روشنی ضرور پھیلیگی گو کچھ دیر اسمیں لگیگی وہ زمانہ اب لدگیا جبکہ زردشت فیثا غورث۔ راجر بیکن۔ البروطی میگنس وغیرہ صرف اسی قصور میں مارے گئے تھے کہ انکو قدرت کا علم معمولی حد سے زیادہ تھا جو سحر کہلاتا تھا اور جبکہ بیچارے جادوگر صرف شبہ کی حالت میں بھی ہاتھ پاؤں باندہکر دریا میں ڈالدئے جاتے تھے یا انکو دنرات برابر جگاتے رہتے تھے جسکی تکلیف سے بچنے کو وہ خود اقبال کر کے سزا پاتے تھے۔ جن باتوں پر تعین کرنا ۲۰ سال پیشتر ضعیف اعتقادی و باطل پرستی کہلاتا تھا آج ان میں سے بہت امور واقعہ ثابت ہوکر سائنس کی تھیوریوں میں داخل ہوگئی ہیں اور سائنس میں ہر سال ایسی ترقی یا نئی معلومات ہوتی جاتی ہیں کہ اب اسکی تھیوری بہر نا مکمل و قابل تغیر تھیوریوں کے بہروسہ پر ہی کسی واقعہ سے قطعی انکار کردینا محفوظ نہیں خیال کیا جاتا یہ نئی تحقیقاتیں جو یورپ و امریکہ میں ہو رہی ہیں اب زیادہ عرصہ تک دبی نرہینگی انکی خوشبویاں بھی پھیلے گی مگر ہم کہتے ہیں کہ یہاں جب واقعات موجود ہیں دلائل کی کیا ضرورت ہے یوں ولیں سہی تو خدا کی پرستی ثابت کرنا بھی مشکل ہی جسکا ظہور ہم چاروں طرف ہمیشہ دیکھتے ہیں جنکو شوق ان باتوں کا ہو وہ تجربہ کر کے دیکھیں پہلے سے ہی غلط فرض کر بیٹھنا تو ایسا ہے جیسے قسم کھانا کہ جبتک تیرنا نہ سیکھ لینگے دریا کے پاس نہ جاوینگے۔

پہلے ایسے راز اوستاد شاگردونکو بڑی سیوا کے بعد بتلایا کرتے تھے اسمیں کچھ لالچ یا بخل کا ہی دخل نہ ہوتا تھا بلکہ اسکے مزاج قابلیت و اہلیت کی جانچ کر کے اسکے مناسب حال کوئی عمل بتلاتے تھے آجکل ہر ایک علم کی کتاب بازار سے خریدکر ہر شخص گھر بیٹھے سیکھنے کا عادی ہوگیا یہ طریقہ اتنا زیادہ مضر نہوتا اگر کتاب بنانیوالے بھی بہبود خلائق کی کچھ پروا کرتے۔ مگر اکثر انہیں سی محض اسکی لاگت و فروخت سے اپنے منافع کا حساب لگاکر عوام وہم پرستی سے فائدہ اٹھانے کو ادہر اودہر سے

نقل کرکے چھپوا دیتے ہیں۔ اصلی بات کا پتہ نہیں لگاتے جس سے پڑھنے والوں کو فائدہ بالکل نہیں نقصان کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہی اسلئے علم اور کتاب دونوں کی طرف سے پبلک میں بدظنی پھیلتی جاتی ہی اور جادو و کرامات و اندرجال کے الفاظ بے اصل یا شعبدہ بازی کے مفہوم بنگئے ہیں۔ ایسی خطرناک حالت کو خاموش بیٹھے دیکھنا مناسب نہ سمجھکر بھی ہمنے یہ کام ہاتھ میں لینا مناسب ہی نہیں بلکہ ضروری سمجھا یہ کتاب چھ سات سال سے زیر طبع تھی اس عرصہ میں بہت سے خریدار مرگئے بہت سے پتے بدل گئے بہتوں نے اور نقلی کتابیں ایسے مضمون یا نام کی دوسری جگہ سے خرید کر اپنا شوق پورا کرلیا اور سیکڑوں نے دس دس خط تقاضے کے بھیجے جنہیں لکھا کہ دم دلاسا میں کتنک رکھو گے وعدہ پورا کرو۔ ایسے وقت میں اور کوئی شخص ہوتا تو الٹے سیدھے صفحے سیاہ کرکے ہزاروں کی رقم بنالیتا مگر میں اپنے اصول سے ذرا نہیں ڈگا اور تحقیقات میں مصروف رہا۔ ایک دفعہ تنگ ہوکر جیسی کتاب تیار تھی چھپوانی شروع بھی کردی بدیں خیال کہ کوئی کام پہلی بار میں مکمل و بے عیب نہیں ہوتا پھر بہتر بنا دونگا مگر پھر چونکہ اپنا جی نہ بھرا تھا چھپے ہوئے فرمے ردی کردئے اور اب اتنے عرصے کے بعد اس کو حتی الامکان مستند و کامل بنا کر چھوڑا ہی۔ اسکے لئے صدہا کتابیں انگریزی کی امریکہ سے منگاکر اور فارسی و سنسکرت کے قلمی نسخے شاہی کتب خانوں سے تلاش کرکے پڑھیں۔ بہت سے لوگوں کی خوشامدیں و نازبرداریاں بھی کیں تب یہ مصالحہ اکٹھا ہوا جو آپکے پیش نظر ہی۔ اور جسمیں قریبًا کئی سو کتابوں کا عطر نکالکر رکھدیا ہی۔

اس میں جہانتک ہوسکا ہی ہمنے صرف وہی باتیں لکھی ہیں جو سائنس کے خلاف نہیں ہیں بلکہ جو اصول لکھے ہیں ان کو سائنس کے موافق ہی ثابت کرکے دکھانے کی بھی کوشش کی ہی۔ اور منتر۔ جنتر صرف وہ لکھے ہیں جنکے عالموں سے میں بذات خود واقف ہوں جن کے قابل اعتبار ہونے میں کچھ شبہ نہیں جن کو بارہا آزماکر سچ پایا ہے اور وہ سب منتر انکے خاص براہ راست بتلائے ہوئے ہیں اور سب سے بڑی ایک نئی بات یہ کی ہی کہ ایسی باریک باتوں کو معمولی عام فہم مثالیں دیکر سمجھایا ہی اور روحانی قوتوں کو صرف جادوگری یا

کرامات کے ہی ہمرف کی نرکھکر ان کا استعمال روزمرہ کے کاروبار میں بتلایا ہے جس سے ہر شخص اپنے پیشہ اور حیثیت کے مطابق کچھ مفاد بھی حاصل کرسکتا ہے - اس طرح یہ ایک اکیلی اور سب سے پہلی عملی کتاب ہے جو علم روحانی پر ہماری مادری زبان میں چھپی ہے جو کچھ کتابیں حال میں چھپی بھی ہیں ان میں سے اکثر بعید از عقل باتوں ناممکن ترکیبوں یا خرافات سے بھری ہوئی بے معنی و بیکار ہیں ان سے کوئی شخص کچھ حاصل نہیں کرسکتا - وہ صرف اشتہاری سوداگروں کے پیٹ بھرنے کا ذریعہ ہیں اور کچھ نہیں -

اگر اس کتاب پر کچھ نکتہ چینی ہوگی تو ایک انگریزی تعلیم یافتہ دوسرے آریہ سماجی اصحاب سے جنمیں سے پہلے جنٹلمینوں کیواسطے تو جن کو سائنس سے آگے قدم بڑہنے کی قسم ہے میں نے ہر ایک بات سائنس سے ہی ملا کر دکھائی ہے اور ہر موقع پر حوالہ بھی ایسے عالموں کا دیا ہے جو استاد اور آجکل سند مانے جاتے ہیں - اسپر بھی تسکین نہ ہو تو ایسی انگریزی کتابوں کے نام بھی بتلادئے ہیں جن میں مفصل بحث موجود ہے ان کو پڑھکر اپنا اطمینان کرسکتے ہیں -

آریہ بھائی یوگ شکتی اور قوت خیال کو تو خود ہی مانتے ہیں صرف روحوں کے وجود اور منتر کی تاثیر تعریف پر شاید اعتراض کرینگے - ان میں سے پہلے کا جواب تو یہ ہے کہ ہر ایک روح کیلئے لازمی نہیں ہے کہ وہ ضروری جانور یا انسان کے قالب میں فوراً داخل ہوجائے کچھ روحیں اپنی نیکی کی وجہ سے آواگون کی قید سے آزاد ہوتی یا فرشتہ وغیرہ بھی تو بنی ہونگی کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ انسان پر ہی سلسلہ مخلوقات ختم ہوجاتا ہو اس سے بڑہکر اور بھی کچھ درجے روح کیواسطے ہونگے و ویم زمین کی طرح چاند سورج ستارے وغیرہ بھی آباد ہونگے بلکہ چاند میں آبادی ہونا تو وید سوامی جی اور سائنس والے بھی مانتے ہیں اور ہر ایک عنصر میں جہاں اکاش کا دخل ہے وہاں ہی ایک قوت روحانی کا مرکز ہے یہ باتیں اگر اسطرح سمجھ میں نہ آویں تو تھیوصوفیکل سوسائٹی کی کتابیں اس مضمون پر دیکھئے یا ہماری کتاب ملک علم جسمیں اسبات کو مفصل سائنس کیموافق ثابت کیا ہے -

منتروں کی بابتہ بھی اگر وہ ذرا انصاف سے غور کرینگے تو کوئی وجہ شک کی نرہیگی جبکہ انہر وید سارا

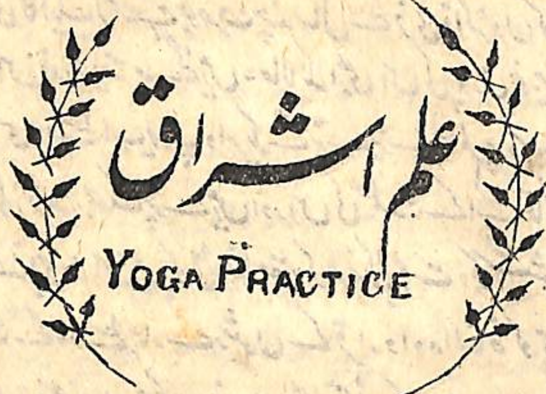
جادو کے منتروں سے بھرا ہوا ہی اور دوسرے سب ویدوں کے منتر بھی اسی قماش کے ہیں وہ اپنی سندھیا گاتیری کے ارتھوں پر ہی ذرا دھیان دیں کہ انکا کیا مطلب ہے اور ہمارے اور انکے مفہوم میں کیا تفاوت ہی۔ رہا یہ سوال کہ یہ باتیں وید میں درج ہیں یا نہیں۔ یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہے۔ جبتک ویدوں کے ارتھ ایک مسلمۂ عام نہو جاویں اور سارے وید گنگال نہ لئے جاویں کیونکہ یہ کہنے کا حق حاصل نہیں ہے کہ کونسی بات وید کے مطابق اور کونسی خلاف ہی۔ آجکل ویدوں کے معنی کھینچ تان کر موجودہ زمانہ کی سائنس کے حد کے اندر لاکر دکھائے جاتے ہیں مگر آخر یہ بات کبتک چلیگی سائنس روزمرہ ترقی کر رہا ہے اور نئی تحقیقات سے اسکی تھیوریاں آئے دن بدلا کرتی ہیں جنکے ساتھ ویدوں کے ارتھ بھی بدلنے پڑینگے۔ اگر بقول آپکے ویدوں میں سارا گیان ایشور کا موجود ہی۔ اور اسکے صحیح معنی اب کو معلوم ہیں تو پھر کیوں نہیں ساری ایجادیں جو آیندہ ہونی ممکن ہیں وہ آج ہی ہو جاتیں اور مذہبی و سوشل جھگڑے بھی سب رفع ہو جاتے۔

اکثر لوگ ایسے بھی سوال کر بیٹھتے ہیں کہ اگر منتر سے ہی علاج ہو سکتا ہی تو کیوں سرکار لاکھوں روپیہ شفاخانوں و ادویات میں خرچ کرتی ہی ہر جگہ سیانے دیوانوں کے منتر خلنے کھلوا دے جیسا یہ سوال ہی ویسا ہی اسکا جواب یہ ہی کہ آپ روزانہ ہون و پرانایام کرتے پھر کیوں بیمار ہوتے ہیں۔ اور آپ کا ایشر سرو شکتیمان ہی اور آپ کا مذہب سچا ہی پھر آپ کیوں مفلس و بیمار رہتے ہیں۔ ہر ایک مرض کی دوا معلوم ہی پھر کیوں اس بیماری سے مرتے ہیں وغیرہ۔

آخر میں اوپر کے ناگریز صاف بیانی کے لئے معافی مانگ کر ہر ایک صاحب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ایک دفعہ ان باتوں کو آزمائیے تو سہی پھر جو خوشی ہو رائے قائم کرنا جو بات تجربہ سے ثابت ہو اسکے لئے دلیل کی ضرورت نہیں اسی امید پر مینے یہ کتاب چھپوانیکی جرأت کی ہی۔

پیارے لعل

فہرست مضامین کتاب ہذا



چونکہ ہر قسم کی کرامات جادو منتر وغیرہ کی اصل یہی یوگ کا علم ہے اس لئے سب سے پہلے اس کا ہی بیان کرنا زیادہ ضروری و مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ ناظرین اصلی اصول سے واقف ہو جاویں تو آیندہ ہر ایک بات آسانی سے اُن کے ذہن نشین ہوتی جاوے گی۔ بلکہ ذرا اشارہ سے خود ہی سمجھ میں آتی جاوے گی مسمریزم۔ ہپناٹزم۔ قوت خیالی۔ روشنضمیری وغیرہ تمام روحانی علوم جن کی آج مہذب دنیا میں اس قدر دھوم مچ رہی ہے اور جن کو مغربی علماء زمانہ حال کی دریافت خیال کر کے اپنی علمی فتوحات پر بغلیں بجا رہے ہیں وہ سب اسی کی شاخیں بلکہ ادنےٰ شاخیں ہیں۔ جن کے عامل بھی ہندوستان میں ہزارہا سال سے برابر چلے آتے ہیں اور اُن کے کارنامے زمانہ میں مشہور عام ہیں جن پر آج سے بیس سال پیشتر تو سائنس والے اعتبار بھی نہ کرتے تھے اب بڑی مشکل سے ان کو ممکن اور سائنس کے مواقف ماننے لگے ہیں۔ اس کی قوتوں کی کوئی حد نہیں اور اس کے اصول ایسے دقیق عالمانہ کامل اور وسیع ہیں کہ اس روشنی کے زمانہ میں باوجود اس قدر اعظیم تحقیقاتوں کے بھی جو سب سے بہتر ایجادیں ہوئی ہیں وہ سب اسکی پس خوردہ ہی ثابت ہوئی ہیں۔ اس سے ایک قدم آگے بڑھنا تو کیا معنی ابھی اسمیں ہی بہت کچھ سیکھنا باقی ہے

پرانایام اسی کا ایک کرشمہ ہے جو صرف چند سال سے فرنگی ڈاکٹروں کو معلوم ہوا ہے اور جس پر وہ اس قدر فریفتہ ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ابھی اس کی پوری خوبیوں کا اُن کو پتہ نہیں لگا۔ اسی واسطے اب یورپ و امریکہ کے بڑے بڑے عالم پروفیسر بھی اس کی مشق کرنے کی طرف جھک پڑے ہیں اور اس کی عظمت کے ایسے قائل ہیں کہ اسکے متعلق کسی نے اپنی زبان میں کوئی لفظ مقرر کرنے کی ہمت و کوشش نہیں کی تمام اصطلاحات کے واسطے ہمارے رشیوں کے قرار دادہ الفاظ کو ہی سب سے زیادہ موزوں و معنی دار سمجھکر اپنے یہاں بھی قائم رکھا ہے اور اسی کی پرانی سڑک پر چلکر آگے کو بڑھنا کافی ٹھیرایا ہے۔

یوگ کی فلاسفی۔ ہندوستان کے قدیم رشیوں نے فلسفہ کے چھ اقسام قرار دی تھیں جنکی اصولی کتابیں کھٹ درشن یا چھ شاستر کے نام سے مشہور ہیں۔ پتنجل کا یوگ درشن بھی ان میں سے ایک ہے جس کا قول ہے کہ

چیتن کلا پرماتما ہی کا یہ سب ظہور ہے ہر ایک مخلوق میں اسی کا نور ہے جو جیو اتما کہلاتا ہے اور اپنے وہم و خواہشات کی وجہ سے اس جنجال میں پھنس رہا ہے۔ اگر ان وسوسات اور نفسانیت کو چھوڑ کر دلکو یکسو کر کے نور حق کا جلوہ اپنے میں دیکھے تو ان بندھنوں سے آزاد ہو کر ایشور وصل اور ہر بات پر قادر ہو سکتا ہے۔

مادہ کا ہر ایک ذرہ بھی جان و عقل رکھتا ہے۔ دنیا کے تمام ذرات میں باہمی تعلق و کشش ہے انسان اپنی تمام تکلیفات صرف اپنے خیال کے زور سے ہی بلا کسی خارجی امداد کے دور کر سکتا ہے اور اپنے ارادہ کی قوت سے ہی دنیا کی ساری چیزیں حاصل اور بڑے سے بڑے کام کر کے دکھا سکتا ہے اور حسب لخواہ اپنی عمر کو بڑھا سکتا اور بیماریاں دور کر سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس کا اصل مدعا کچھ کرامات دکھانے یا دنیاوی عظمتیں حاصل کرنیکا نہ تھا بلکہ صرف معرفت الٰہی سے مطلب تھا۔ مگر جس طرح کیمیا کے سیکھنے والے کو شعبدہ جات پھونکنا

یوں ہی آجاتا ہے اسی طرح اس کی مشق کے دوران میں عجیب طاقتیں خود بخود حاصل ہو جاتی ہیں۔ گویا اس کے راستے میں کرامات کی ساری منزلیں طے ہو لیتی ہیں اور یوگی کو جو قدرت کے عجیب تماشے نظر آتے ہیں وہ آیندہ حاصل ہوتے ہیں وہ بیان اور تحریر سے باہر ہیں گویا دیوار قہقہہ ہے کہ جو اس پر چڑھا پھر لوٹ کر دنیا کی طرف نہیں دیکھتا ہنس کر اسی طرف گر پڑتا ہے۔ آجکل کے فلاسفر اسکی فلاسفی کو پسند نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ فلسفہ عملی ہے صرف خیال ہی نہیں۔ مگر خود غرضی کا ہے کیونکہ اس کا عامل صرف اپنے آنند کے واسطے تمام دنیاوی فرائض و ذمہ داریوں کو ترک کر دیتا ہے مگر ہم کو یہاں اس کے فلسفہ سے بحث نہیں ہے اچھا ہو یا برا اس کی کراتوں سے غرض ہے جو مسلمہ ہیں۔ اس لئے اس کے بلند ترین اصولوں کو چھوڑ کر صرف ابتدائی باتیں بیان کرینگے جتنی کہ ہمارے مطلب کے لئے کافی ہونگی۔

یوگ کی ہسٹری۔ اس علم کی سب سے بہتر ابتدائی و جامع کتاب مہرشی پتنجل کی بنائی ہوئی یوگ سوتر ہے جو حجم میں تو بہت چھوٹی سی ہے مگر اس میں اصول ایسے باریک و وسیع نہایت مختصر الفاظ میں ادا کئے ہیں جن کی شرح کریں تو ہزاروں صفحے درکار ہوں اور جن کا پورے طور پر سمجھنا دشوار ہے جتنی عقل زیادہ ہو اور علم بڑھتا جاوے اتنی ہی اس کے معنی دور تک پھیلتے جاتے ہیں۔ اس کے سوائے چند اور قدیم کتابیں بھی شیو سنہگتا۔ گورکھ پدہتی وغیرہ ہیں۔ مگر یہ ساری کی ساری ایسی ہیں کہ کوئی شخص ان کو پڑھکر بلا اُستاد کے کچھ کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا اسی واسطے یہ کتابیں سوائے دور سے ہاتھ جوڑنے کے اور کسی مصرف میں نہیں آتیں۔ اور یہ خیال عام ہو گیا ہے کہ یوگ ابھیاس بنا گرو کے بتلائے ہو ہی نہیں سکتا۔ اور اول تو کسی ابھیاسی مہاتما کا درشن ہی دُرلبھ ہے پھر قسمت سے کوئی مل بھی جاوے تو وہ کسی کو اس طرح نہیں بتلا دیتا کہ اپنے گھر پر مشق کر کے فائدہ اٹھاوے

بلکہ پہلے اس کو اپنا سا لنگوٹا بند ہوا کر چیلا کر لیتا ہے تب کچھ منتر اس کے کان میں پھونکتا ہے جس کی اور دنیا داروں کو کچھ خبر نہیں ملتی پھر وہ چیلا اس نشہ میں سرشار گھر بار پر لات مار کر باواجی کے ساتھ ہو لیتا ہے اپنے بیوی بچوں کو بھی چھوڑ دیتا ہے اور گویا جہان سے گذر جاتا ہے - اسی وجہ سے ابتک بہت کم لوگ اس سے فیض اُٹھا سکتے اور یہ علم سینہ بسینہ مقفل د خاص فقیروں کے قبضے میں رہا جس کو وہ بڑی مدت کے امتحان کے بعد کسی کو بتلاتے تھے اور اس سے بھی کسی کو نہ بتلانے کی قسم لے لیتے تھے۔ اسی پردہ کی آڑ میں بہت سے اُستادوں نے بڑا فائدہ اُٹھایا اور اُس کو اپنا نیا مذہب پھیلانے کا آلہ بنایا۔ یعنی اس کے کسی خاص حصہ کی مشق اپنے شاگردوں کو کرا کر کچھ کرشمے دکھا کر اپنی معرفت کا سکہ ان کے دل میں بٹھایا اور اپنا معتقد بنا کر ایک نیا ار اپنتھ چلایا۔ اسی طرح پر بہت سے فرقے تمام ملکوں میں پیدا ہو گئے۔ درحقیقت کوئی بھی مذہب جو آجتک کسی ملک میں کبھی پیدا ہوا ہے اس کے اصول خواہ کیسے ہی عمدہ تھے مگر ان کی قبولیت کرامات معجزے اور الہام وغیرہ کے ہی مدد سے ہوئی جو سب یوگ کی ہی شاخیں ہیں اور ان کے بانی ان کے حواریوں میں یوگ کے کسی نہ کسی حصہ کی تھوڑی بہت مشق یا خاصیت ضرور موجود تھی خواہ وہ اُس کے نام سے ناواقف رہے ہوں اسی کے زور سے وہ غائب بینی و پیشین گوئی وغیرہ کرتے تھے اور عجیب کام کر دکھاتے تھے۔

یہ سب کچھ مشیت ایزدی سے ہوتا رہا۔ اور اب اسی کے حکم سے پھر نئی روشنی کا دور شروع ہوا۔ ایک روسی میم صاحبہ میڈم بلیوٹسکی نے سائبریا کے شرمنوں سے کچھ کرامات سیکھکر ہندوستان میں تشریف لاکر عجیب کرتب دکھائے جن سے تھیوصوفیکل سوسیٹی کی بنیاد پڑی اور اس کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ یورپ و امریکہ میں بھی بہت سے عالم لوگ اس علم کے شیدائی ہو کر زیادہ کھوج کرنے پر اُتر پڑے جنھوں نے صدہا

کتابیں ایک سے ایک اعلیٰ ایسی چھپوائی ہیں کہ ان کو پڑھکر کوئی شخص بلا اُستاد کے بہت کچھ سیکھ سکتا اور اپنے گھر بیٹھکر ہی ہر قسم کی مشق کر سکتا ہے۔ اور ساتھ ہی ہر ایک بات جو آجتک بعید از قیاس اور ناممکن معلوم ہوتی تھی اس کو دلائل سے ثابت اور ایسا صاف کر دیا ہے کہ بالکل سائنس کے موافق نظر آنے لگی ہے۔ ان میں سب سے بہتر کتابیں ہشتھو نار اور یوگی رام چرک وغیرہ کی ہیں۔ مگر وہ سب انگریزی میں ہیں ہمارے ہندوستانی زبان میں کوئی کتاب ابتک نہیں چھپی جس کو پڑھ کر کوئی عملی فائدہ اُٹھا سکے۔

یوگ کے اقسام بہت ہیں مگر ہٹ یوگ۔ راج یوگ۔ منتر یوگ۔ دھیان یوگ کرم یوگ۔ گیان یوگ۔ لیہ یوگ زیادہ مشہور ہیں۔ اور ان میں سے بھی پہلی دو زیادہ عام ہیں۔ ان سب کے معنی تو کچھ نام سے ظاہر ہوتے ہیں۔ زیادہ حالات مفصل بیان کرنے کی یہاں گنجایش نہیں ان پر ہم جداگانہ دوسری جامع کتاب بنام یوگ ودیا چھپوا دیں گے۔ اس جگہ صرف اس قدر باتیں لکھتے ہیں جس قدر کہ ہمارے مقصد کے لئے ضروری ہیں۔ ہٹ یوگ تو جسمانی صفائی سے جسم کو مضبوط بناتا۔ عمر کو بڑہاتا بیماری و بڑہاپا دور رکھتا اور سخت ریاضتوں کے ذریعہ دور کی راہ جلد طے کر کے دنیاوی کرامات حاصل کرنے کے اصول بتاتا ہے۔ راج یوگ دل کی صفائی سے روحانی فضیلتیں درجہ بدرجہ حاصل کرنے کے طریقے سکھاتا ہے۔

یوگ کی ۱۶ کلا مشہور ہیں۔ ان سب کے جاننے والے دنیا میں بہت کم لوگ ہوئے ہیں شری کرشن جی مہاراج کی نسبت لکھا ہے کہ وہ پورن ۱۶ کلا دان یوگیشور تھے چنانچہ ان کا براٹ روپ دکھانا۔ دروپدی کا چیرا کے کرنا۔ ہر ایک رانی کے ساتھ ایک ہی وقت میں ہر جگہ موجود ہونا وغیرہ لیلائیں ان کی بے نظیر قوتوں کے شاہد ہیں۔ شیو جی مہاراج بھی پورے یوگی سمجھے جاتے ہیں۔ ہنومان جی

بھی یوگ کے ہی عمل سے ہوا میں اُڑتے اور پون پتر کہلاتے تھے۔ لنکا کے راجہ راون نے بھی یوگ ابھیاس کے زور سے ہی کال کو بس میں کرلیا تھا۔ اور اس کے بھائی کمبھ کرن کو یوگ کی کمبھک کریا ایسی سدھ تھی کہ چھ چھ مہینہ کو دم سادھ جاتا تھا اور اپنا شریر پھیلا کر بہت بڑا کر سکتا تھا۔ پچھلے زمانہ میں گورو گورکھ ناتھ مشہور یوگی ہوئے ہیں جن کی کرامات کے قصے ابتک زمانہ میں زبان عام ہیں اور ایک دو کلا والے مہاتما تو ہر زمانہ و ہر ملک میں کبھی کبھی اپنا جلوہ دکھاتے رہتے ہیں جنکی وجہ سے اس کی عظمت ابتک لوگوں کے دل میں قائم و تازہ چلی آتی ہے جسکے طفیل سے ہی آج ہر ایک بھگوے کپڑے والا جہاں جاتا عزت پاتا اور لوگ اس کی بد دعا سے ڈرتے اور اس سے دعا یا دوا کے خواستگار رہتے ہیں اور اکثر اپنی مراد کو پہونچتے ہیں۔ البتہ آجکل دہو کا بہت چل گیا ہے سچے عامل کم ہوتے ہیں اور وہ بستیوں میں تو شاذ آتے ہیں اور جس عمل کو پہلے مہاراجے بڑے شوق سے کرتے تھے آج وہ صرف فقیروں کی میراث رہ گیا ہے سوامی دیانند سرسوتی جی بھی یوگ کے قائل تھے اور بہت سا وقت اپنا یوگ ابھیاس میں صرف کرتے تھے۔

یوگ کے بنیادی اصول

ایسی طاقت کہاں سے آتی ہیں اور کس طرح ممکن ہیں۔ اب ان کا بھید بتلاتے ہیں

(۱) پتنجلی نے لکھا ہے کہ دل کا معطل کرنا یا خیالات کا بند کر دینا ہی یوگ ہے۔ چت بڑا چنچل ہے۔ اس کا روکنا بہت مشکل ہے۔ اس کی مثال پارہ کے موافق سمجھو جس کی بابت مشہور ہے کہ اگر قائم ہو جائے تو اکسیر بنجائے۔ من جو ہے وہ چیتن شکتی کا ہی ایک جز ہے اس لئے اس کی قوتیں بے انتہا ہیں مثلاً چشم زدن میں ہزاروں کوس جاکر واپس آنا اور برسوں کی دیکھی ہوئی چیز کا نقشہ ہو بہو خیال میں بنا دیتا ہے

مگر چونکہ اس کی توجہ ہمیشہ ہر ایک اندری و ہر حصہ جسم میں چاروں طرف کو کھنچی رہتی ہے اس لئے اس کی قوت منتشر ہو جاتی ہے۔ اس کو ہر ایک جانب سے روک کر ایک نقطہ پر قائم کرنا ہی یوگ کی قوتوں کا اصلی راز ہے۔ جس طرح سورج کی شعاعیں آتشی شیشہ میں ایک مرکز پر جمع ہو کر آگ لگا دیتی ہیں ویسے کچھ نہیں کر سکتیں۔

(۲) یوگ ودیا کے عالموں نے معلوم کیا ہی کہ جسم انسان میں چند روحانی مرکز ایسے ہیں جن کے صاف رکھنے یا خیال جمانے سے روحانی حواس بیدار ہو کر اپنا کام کرنے لگتے ہیں اور عجیب غیبی اسرار کا انکشاف کرتے یا ایسے کام کر دکھلاتے ہیں جو معمولی حواس خمسہ کی قوت سے پرے ہیں۔ یہ تمام مرکز ریڑھ کی ہڈی و دماغ میں ہیں اور صرف دھیان کرنے سے ہی اس طرح کام کرنے لگتے ہیں جس طرح تار کے کھینچنے سے پتلیاں ناچتی ہیں۔

(۳) نیند یا بیہوشی کی حالت میں دماغ باہر کے محسوسات سے عاری ہو جاتا ہے تو روحانی مشاہدات دیکھتا ہے۔ دیر تک سانس روک رکھنے سے چونکہ بار بار آکسیجن اندر نہیں جاتا اس لئے خون میں کاربن کا جز زیادہ ہو جاتا ہی جو دورہ کرتا ہوا دماغ میں پہونچکر اس کو بیکار کر دیتا ہے۔

(۴) جن حواسوں سے زیادہ کام لیا جائے انہیں کی قوت اور اگ زیادہ ترقی کر جاتی ہے۔ جس طرح وحشی اقوام کے لوگ اور درندے جانور راستہ کو سونگھ کر پہچان لیتے کہ کون جانور وہاں ہو کر گذرا ہے۔ گانے والوں کی قوت سامعہ ایسی تیز ہو جاتی ہے کہ باریک سے باریک سُر کی تمیز کر لیتے ہیں۔ یا لوہار کا بازو زیادہ قوی ہو جاتا ہے وغیرہ پس کرم اندریوں کو معطل کر کے گیان اندریوں سے جتنا کام لیا جاویگا اتنی ہی ان کی قوت بڑھتی جاویگی۔ تندرستی کے متعلق بھی یہ ایک راز ہی کہ جس عضو کی طرف زیادہ توجہ دیجاویگی وہی زیادہ قوی ہوگا۔ اگر کسی عضو کی خبر لیجائے

یا بیکار چھوڑ دو تو اس میں زندگی نہیں آتی۔

(۵) دنیا کے ہر ایک جسم اور تمام ذرات تک میں ایک قسم کی قوت مقناطیسی ہوتی ہے جو دوسری چیزوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے یا ہٹاتی ہے۔ پس جب ہم اپنی روحانی قوت کو بڑھاتے ہیں تو ہماری کشش بھی قوی تر ہو کر دوسری چیزوں اور تمام مزاحمتوں پر غالب آتی ہے۔

(۶) یوگیوں کا خیال ہے کہ جس طرح برہمانڈ میں سورج چاند ستارے ہوا آگ پانی وغیرہ ہیں اسی طرح سلما کارخانہ ہر ایک جسم کے اندر بھی ہے بلکہ خون کے ہر ایک قطرے میں بھی ہوتا ہے۔ اور جسم کی ہر ایک چیز کا سلسلہ تعلق برہمانڈ کی اسی چیز سے اس طرح ملا ہوا ہے جس طرح ایک قوم کے لوگ مختلف ملکوں میں آباد ہوں انکے درمیان ہوتا ہے۔ اسطرح وہ ایک دوسرے سے متاثر ہو سکتے یا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اور بھی چند اصول ہیں یا انہیں اصولوں کی شاخیں یا تشریح ہیں جو آگے چلکر اپنے خاص موقعوں پر لکھے جانے سے زیادہ ذہن نشین ہونگی اس لئے یہاں نہیں لکھتے اور یہ سب اصول سائنس کے جدید ترین تحقیقاتوں کے بالکل موافق ہیں کوئی اس کے خلاف نہیں اس لئے ان کے صحیح ہونے میں شبہہ کرنا فضول ہے۔ پھر بھی جس کو یقین نہ ہو وہ اُن کی آزمائش کرے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔

یوگ کی تشریح جسمانی

جسم کے اندرونی اعضا رگوں کا مفصل بیان کرنے کی یہاں ضرورت نہیں ہے ناظرین اس سے ضروری واقفیت رکھتے ہوں گے اور جو نہ جانتے ہوں وہ ڈاکٹری کی کتاب اناٹمی میں یا ہماری کتاب جوہر حکمت میں دیکھ لیں۔ ہم اس جگہ صرف وہ باتیں لکھیں گے جو ڈاکٹری تحقیقات سے بالا ہیں اور جن کا بھید کسی

ڈاکٹر کو معلوم نہیں کیونکہ وہ اُس کی ضروریات سے باہر ہیں۔ جس طرح جاپانی جیوجسٹو یعنی فن کشتی کے عالموں نے انسان کے جسم میں چند ایسے مقامات[ا] FATAL POINTS خاص معلوم کئے ہیں کہ جن پر ذرا سی چوٹ لگنے یا دبانے سے آدمی فوراً مر جاتا ہے اسی طرح یوگ ودیا کے عالموں نے تحقیق کیا ہے کہ جسم انسان میں چند اعصابی مرکز ایسے ہیں جو روحانی قوتوں کا صدر مقام ہیں۔ ڈاکٹر لوگ بھی ان اعصابی مرکزوں کا ہونا تو مانتے ہیں مگر ان کی خاصیتوں کی بابت کچھ نہیں جانتے ان کو ڈاکٹری میں PLEXUS اور یوگیوں کی اصطلاح میں چکر یا کنول کہتے ہیں۔

اعصاب۔ ڈاکٹر لوگ مانتے ہیں کہ سارے جسم میں نہایت باریک اعصاب کا ایک جال سا پھیلا ہوا ہے۔ یہ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک SYMPATHETIC NEAVES اثر قبول کرنے والے جو بڑے ذی حس ہیں اور سردی گرمی ضعف چوٹ وغیرہ کی خبر فوراً دماغ کو پہونچاتے ہیں۔ دوسرے MOTOR NEAVES حکم لانیوالے جو دماغ سے ہر قسم کے خیالات کی خبر فوراً جسم کے ہر حصہ میں پہونچاتے ہیں۔ دماغ تمام جسم کا ہیڈ کوارٹر مثل ایک تار گھر کے ہے جس میں صدہا تار خبر لانے والے اور باہر کو لیجانیوالے لگے ہوئے ہیں۔ جو کچھ کسی جگہ ہوتا ہے جس کی خبر اسی لحظہ دماغ کو پہونچتی ہے اور وہاں سے اسی وقت حکم صادر ہوتا ہے جس کی تعمیل ایک لمحہ میں عضلات یا اعضا کرتے ہیں۔ یہی دماغ عقل و فہم کا خزانہ اور خیالات و خواہشات کا

[ا] مثلاً ہاتھ کی کہنی کا نیچے کا یا باہری حصہ اور ٹانگ کا گھٹنا ایسے مقام ہیں جن پر ذرا چوٹ لگجا دے تو آنکھوں کے سامنے تارے نظر آنے لگتے ہیں اور ایک لمحہ کے لئے بیہوشی سی ہو جاتی ہے۔ فوطوں کے دبانے سے آدمی مر جاتا ہے چوٹی کے کھینچنے سے جان نکلتی معلوم ہوتی ہے۔ ایسے مقامات کے معلوم ہونے سے ہی جاپان کی پتلی دبلی عورت غیر ملک کے قوی الجثہ مرد کو ذرا ہاتھ کے اشارہ سے پچھاڑ سکتی ہے۔ اس فن کی کتاب نام جیو جیتسو ہم جلد چھپوا دینگے جس میں بہت سے پیچ کشتی کا بھی بیان ہوگا۔

گھر ہے۔ آنکھ کان ناک وغیرہ خود کچھ محسوس نہیں کرتے یہ تو صرف خاص قسم کی خبر لینے کے خاص مقام یا آلات ہیں جو کسی چیز کی صورت آواز یا بو وغیرہ اپنے اپنے اعصاب کے حوالے کر دیتے ہیں۔ یوگ کے اعصاب ان کے علاوہ ہیں اور وہ سب ریڑھ کی ہڈی و حرام مغز میں واقع ہیں۔ ڈاکٹر لوگ بھی ان کو جانتے ہیں اور NERVOUS PLEXUS, GANGLIONIC CENTERS نام سے پکارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا فعل ابھی تحقیق نہیں ہوا۔ اور ہوتا بھی کیوں ان کا فعل تو روحانی قوتوں کے متعلق ہے۔

دماغ کے خانے۔ دماغ میں عقل و خیالات سب گڈمڈ نہیں بھرے ہوئے بلکہ ہر ایک کے واسطے جدا جدا مقامات مقرر ہیں جیسا کہ کسی بڑے دفتر میں ہر ایک شاخ جدا جدا کمروں میں ہوتی ہیں۔ ان میں سے بہت سے مقامات تو امریکہ و یورپ کے عالموں نے دریافت کر لئے ہیں جن کا علم فرینالوجی کہلاتا ہے اور جس کا مفصل بیان معہ تصاویر ہماری کتاب اسرار غیب میں درج ہے یہاں دوہرانا فضول ہے۔ انکے علاوہ جو یوگ کی تحقیقات ہے وہ یہ ہے کہ بچار شکتی کا مقام اور تمام گیان اندریوں کا تعلق دماغ کے اُس حصہ میں ہے جہاں دونوں ابرو ملتی ہیں یعنی ناک کے اوپر کا مقام اُس کے اندر ذرا پیچھے کو جسے انگریزی OPTIC THALMUS اور سنسکرت میں بھرکتی یا ترکٹی کہتے ہیں۔ جسمانی محنت کی قوت کا مقام اس سے اور پیچھے ہٹ کر ہے جو انگریزی میں CORPUS STRYCTUM کہلاتا ہے جس جگہ تمام خیالات کا نقش ہوتا ہے یعنی تمام باتیں دیکھی اور سُنی ہوئی جمع رہتی ہیں اُس حصہ دماغ کا نام انگریزی میں FOURTH VENTICLE ہر دل یعنی من کی اصلی جگہ دماغ میں ہے دونوں آنکھوں کے والی جگہ کے اندر کو۔ وہاں سے ایک تار اعصاب کا قلب تک لگا ہوا ہے۔ جو کچھ خیال یا خواہش یا اثر اصلی دل میں

ہوتا ہے اس کی خبر فوراً اس تار کے ذریعہ سے حرکت کرنے والے دل کو پہونچتی ہی جو
اسی خبر یا حکم کے مطابق حرکت کرنے لگتا ہے۔

دماغ کے حصّے۔ دماغ کی شکل کچھوے کی کھوپڑی کے موافق ہے اس میں سفید روئی کے موافق چربی کی گلٹیاں باریک جھلیوں میں لپٹی ہوئی بھری ہیں جن کو بھیجا کہتے ہیں۔ اس کی چوڑائی میں دو حصے مثل نارنگی کے پھاکوں کے ہیں۔ اور لمبائی میں بھی اس کے دو حصے ہیں۔ سامنے کا حصہ پیشانی کی طرف والا ڈاکٹری میں CEREBRUM سیری برم کہلاتا ہے اور پچھلا حصہ سیری بلم CEREBELLUM یہ پچھلا حصہ پتلا ہوتا ہوا باریک سوت کیطرح ریڑھ کی ہڈی میں پھیلا ہوا ہے جس کو حرام مغز کہتے ہیں۔ اس ریڑھ کی ہڈی میں جسم کی تمام قوتوں اور ہر قسم کے اعصابوں کے مرکز ہیں۔ تمام مرکزوں میں گرہ لگی ہوئی ہیں جس سے انسان اپنی قوتوں کو استعمال نہیں کرسکتا۔ کنڈالنی نام مرکز اگر جگایا جاوے تو وہ زور میں بھر کر ان گرہوں کو توڑ سکتا ہے کیونکہ جیواتما اسی میں لپٹی ہوئی خوابیدہ رہتی ہے جو خواہشات و کرموں کی زنجیر میں بندھکر جسم کے اندر قید ہے۔ شریر میں ایسے روحانی مرکز ہیں تو چودہ مگر ان میں سے چھ زیادہ مشہور ہیں جو کھٹ چکر کہلاتے ہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے میں یہ وہ مقامات ہیں جہاں کسی قسم کے اعصاب کے گروہ آکر جمع ہوتے ہیں اور جہاں بہت زیادہ قوت بہ نسبت دیگر حصص جسم کے جمع رہتی ہے۔ اور ان میں ہر وقت حرارت غریزی بھری اور بہتی رہتی ہے۔

کھٹ چکر۔ ریڑھ کی ہڈی (میرڈونڈ) SPIONAL CORD میں جو حرام مغز بھرا ہے اسکے بیچوں بیچ بال کے برابر باریک نال دماغ سے لیکر نیچے تک چلی گئی ہے جسکو انگریزی میں CANAL OF STILLING اور سنسکرت میں سوشمنا کہتے ہیں یہ رگ نور سے بھری ہوئی ہے اور یہی جگہ اصلی قیام قوت و زندگی کی ہے اور

جس طرح بینت میں گرہ ہوتی ہیں اسی طرح اس میں یہ اعصابی مرکز واقع ہیں۔ اور ان کے مقام کی ٹھیک پہچان یہ ہے کہ اس جگہ کے مقابل جسم میں ذرا گڑھا سا وہ خالی جگہ ضرور ہوتی ہے۔

پہلا مول آدھار چکر یہ ریڑھ کی ہڈی کے اخیر پر سب سے نیچے والا مقام ہے جو گدا کا کنول بھی کہلاتا ہے اسکو انگریزی میں SACRAL PLEXUS کہتے ہیں یوگی لوگ اسکو سوکچ کا مقام کہتے ہیں اور اس میں ست رج تم تینوں کا خزانہ سمجھتے ہیں اسی پر تمام زندگی کا دار مدار جانتے ہیں۔ اس مقام پر کنڈلنی دیوی یعنی شکتی لیٹی ہوئی رہتی ہے جو پیدائش کی طاقت رکھتی ہے۔

دوسرا سوادھشان چکر۔ عضو تناسل کے اوپر دبانے سے جو خالی جگہ معلوم ہوتی ہے اس کے ٹھیک سامنے ریڑھ کی ہڈی میں یہ کنول ہے۔ یوگی لوگ اس کو برہما کا مقام بتلاتے ہیں جو سب دنیا کا پیدا کرنے والا ہے۔

تیسرا منی پور چکر۔ ناف کے مقابل میں ہے SOLAR PLEXUS یہ وشنو کا مقام سمجھا جاتا ہے۔

چوتھا انہد چکر GARDING PLEXUS یہ سینہ کے وسط میں جو گڑھا کوڑی کہلاتا ہے اس کے مقابل ہے اور مہا دیو جی کا مقام ہے۔

پانچواں وشودھ چکر۔ گلے میں ہنسلی کی ہڈی کے اوپر جو گڑھا سا ہے اسکے مقابل ہے بعض اس کو درگا کا مقام بتلاتے ہیں۔

چھٹا اگیان چکر۔ دونوں ابرو کے بیچ میں ناک کی جڑ کے مقام پر ہے۔

ان کے سوا اور جو چکر ہیں وہ معرفت الٰہی سے متعلق ہیں اس لئے ہمارے مضمون سے باہر ہیں تالو کے نیچے ایک سہسر دل کنول ہے اس میں چندر ماں کا مقام ہے اور سوشمنا کی جڑ ہے۔ اسی کے اوپر برہم رندھیر ہے۔ اس چندر ماں سے ہر وقت امرت برستا

رہتا ہے جس کی دو دو ہاریں ہو کر نیچے کو سورج کے مقام تک جاتی ہیں۔ ایک تو ریڑھ کی بائیں طرف کو جو اڈا کہلاتی ہے۔ دوسری ریڑھ کے اندر ہو کر جو سوشمنا کہلاتی ہے ریڑھ کے نیچے کا مرکز جو سورج کہلاتا ہے اس سے ایک آتشی کرن نکلتی ہے اور دہنی طرف ہو کر اوپر کو چڑھتی ہے۔ گویا اعصاب کی قوت کی لہر بائیں طرف سے دہنی طرف کو ہر وقت رواں اور چکر میں رہتی ہے۔

مولادہار کنول ایک قسم کا زہر نکلتا ہے جو دہنے نتھنے میں کو آتا ہے جو فنا کرنیوالا ہے مگر اس کو چندر کا امرت ملکر بے اثر کرتا رہتا ہے۔

اب یہ بتلاتے ہیں کہ ہر ایک چکر کی خاصیت کیا ہے اور کس طرح سدہ ہوتا ہے یعنی کام دینے کے لائق بنتا ہے۔

مولادہار چکر ہاضمہ کو بڑھاتا۔ قوت و خوبصورتی پیدا کرتا۔ بیماریوں سے آزاد کرتا۔ عالم و روشن ضمیر بناتا۔ ہر ایک خواہش کو پورا کرتا ہے۔ یہ روزانہ عمل کرنے سے چھ ماہ میں سدہ ہوتا ہے۔ چالیس منٹ روزانہ اس پر دہیان جمانا چاہئے سدہ آسن ہے سوادہشٹان چکر۔ یہ سب کا پیارا بناتا۔ مقوی باہ ہے۔ برہما کا دہیان کرے سکھ آسن سے سات گھنٹہ تک زرد رنگ۔

منی پور چکر ہر قسم کی برکات دیتا۔ اس کا عامل بیمار کو اچھا کرسکتا دوسرے کے جسم میں داخل ہوسکتا کیمیا بناتا ہر قسم کے رنج دور کرتا۔ پیٹ کے اندر کے تمام اعضا کی خرابیاں دور کرتا۔ رنگ نیلا۔ سات گھنٹہ تک دہیان۔

انہد چکر۔ سرخ رنگ۔ اس کے دہیان سے یوگی میں غائب چیزیں دیکھنے ہوا میں اڑنے خیال کے ساتھ کسی جگہ پہونچنے اگلی پچھلی باتیں جاننے کی طاقت آجاتی ہے سات گھنٹہ دہیان کرے مہادیو کا۔

وشودہ چکر اس کا دہیان کرنے والا ہمیشہ جوان بنا رہے سو یدوں کے ارتھ سمجھنے

خفا ہو تو دنیا کو ہلا دے۔
اگیا چکر۔ اس میں دل رہتا ہے۔ اس کا دھیان کرنے سے ہوا پانی آگ پر قابو ہوتا خوف جاتا رہتا۔ کرم کے بندھن سے چھوٹ جاتا ہے۔ ایک گھنٹہ تک دھیان کرنا۔
مختلف کاموں کے واسطے مختلف کنول ہیں۔ مگر کسی ایک کنول کا دھیان کرنا ہی ہر قسم کی کاربراری کرسکتا ہے۔ دھیان ایسا کرے کہ بالکل اس کے رنگ میں بل جاوے صرف ذرا خیال کو دھیان پہونچانے سے ہی ہر ایک کنول جاگ کر کام کرنے لگتا ہے جس طرح کہ خیال کے اشارے پر ہی اعضا پھڑکتے ہیں دست یا پیشاب اترتا ہے وغیرہ۔ اور خیال کے ذرا ہٹانے سے ہی اس جگہ کا درد بھی معلوم نہیں ہوتا۔ بات یہ ہے کہ جس طرف دھیان دو اس طرف خون کا دورہ زیادہ ہونے لگتا ہے جس سے وہاں کے اعصاب قوت و تحریک پاکر زیادہ زور سے کام دینے لگتے ہیں۔ اسی واسطے ایسے کاموں میں جو دل کا صاف ہونا ایک لازمی شرط رکھی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ خون صاف ہو خیالات عمدہ ہوں تاکہ کام میں کوئی سدراہ نہ ہو سانس لیتے وقت اگر دل میں یہ خیال کرے کہ سانس فلاں حصہ جسم کو جارہا ہے تو اگرچہ سانس دراصل وہاں نہیں جاتا مگر ایک لہر سی اس میں پیدا ہوکر اس حصہ کو بیدار کردیتی ہے اور جب وہ سر کھل جاتے ہیں تو خود بخود عجیب آوازیں و نظارے سامنے آتے رہتے ہیں۔ جو بعض اوقات تو عامل کو تنگ کرڈالتے ہیں۔
یوگ کی ناڑیاں ڈاکٹری میں تو ناڑیاں خون لیجانے کا کام کرتی ہیں۔ مگر یوگ شاستر میں ان سے مطلب ہے جو ہوا اور قوت لیجاتی ہیں۔ یہ تعداد میں کل چودہ ہیں مگر ان میں سے تین زیادہ مشہور و کارآمد ہیں ان کے نام۔
سوشمنا تو وہ ہے جو ریڑھ کی ہڈی کے اندر ہوکر جاتی ہے۔ اس کے بیچ میں خالی جگہ ہے جس کو چتراکہتے ہیں اسی میں روح رہتی ہے۔ بس ناڑی کے تشو نما سے

چھ درجے ہیں جن میں سے صرف پانچ عوام پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔
اڈا۔ یہ سوشمنا کے بائیں طرف ہوتی ہوئی اگیا چکر تک آتی پھر وہاں سے مڑ کر دہنے نتھنے میں پہونچتی ہے۔
پنگلا۔ یہ سوشمنا کے دہنی طرف لپٹی ہوئی آتی پھر اسی طرح بائیں نتھنے میں کو جاتی ہے یہ ناڑیاں کیا ہیں باریک سوت کے موافق اعصاب ہیں جو ریڑھ کی ہڈی سے نکلتے ہیں یوگی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ریڑھ کی نالی یعنی سوشمنا کو صاف رکھے تاکہ نور کی لہر برابر رواں رہے اور تمام مرکز آزاد و قوی رہیں تاکہ حسب دلخواہ کام دے سکیں۔ اور پچھلے جنم کے کرموں کے پھل سے جو بھوگ لازمی ہیں ان کو اس جنم میں بھوگ کر آئندہ کے واسطے دل کو ایسا قابو میں کرے کہ کوئی خواہش پیدا ہی نہ ہو جو آئندہ کی خوشی و رنج کی بنیاد ڈالے اور پھر جنم لینا پڑے۔
دوسری بات جسمانی تندرستی و غیب دانی کا کام ان تین ناڑیوں کے مختلف طور پر سانس لینے سے ہی نکل جاتا ہے جس کو سرودیہ کا علم کہتے ہیں جس کا مفصل بیان ہماری کتاب اسرار غیب میں ہے۔
اصطلاحی نام یوگ کے۔ یوگیوں کا خیال ہے کہ اس شریر کے اندر ہی سارے برہمانڈ کے موافق رچنا موجود ہے چنانچہ ہر ایک کی مثال اور نام درج ذیل ہیں جن سے ان کے فعل و مصلحت بھی سمجھ میں آجاوینگے۔
گنگا نام شریانوں کا ہے جو تیز چلتی ہیں۔ جمنا نام وریدوں کا جو نالہ کی طرح سست چلتی ہیں۔ اڈا کو گنگا پنگلا کو جمنا اور سوشمنا کو سرسوتی بھی کہتے ہیں۔
سرسوتی CAPIL ARIES کا نام ہے۔ دل کا دہنا حصہ جمنا کا حوض کہلاتا ہے بایاں حصہ گنگا کا حوض۔
سورج لوک۔ جگر یا کلیجہ کا نام ہے جو سب غذاؤں کی چیزوں کو کھینچتا ہے۔ جگر کو

بشنو لوک بھی کہتے ہیں۔

چندر لوک۔ معدہ کا نام ہے جو چاند کی طرح غذا کے پانی کو جذب کرتا ہے۔ بذریعہ کیپلریز کے جن کو ناگنی نام دیا۔ معدہ کو شیو لوک بھی کہتے ہیں۔

مرتیہ لوک۔ شکم کا نام ہے۔ خالی معدہ پورنماشی اور بھرا معدہ اماوس کہلاتا ہے۔

ستیہ لوک۔ دماغ کا نام ہے۔ اس کو ست گرکا دھام بھی کہتے ہیں۔

اندراسن۔ دل کا نام ہے۔ سورگ لوک پھیپھڑوں کا کام وہین نام زبان کا ہے۔

کھیر ساگر۔ نام ہے۔ ناف کی جگہ کا جہاں متھکر چودہ رتن جدا کئے جاتے ہیں۔ یعنی خون منی پیشاب وغیرہ۔ یہ برہما کا لوک ہے۔

گنیش جی کا مقام مقعد ہے جو سونڈ کے مشابہ ہے۔ بستی کرم کا نام گنیش پوجن کہلاتا ہے

پران وایو یعنی سانس جس کے مقام دل و پھیپھڑے ہیں اس کے نام شیو تات پرش ہیں۔

اپان وایو جو بڑی آنت میں رہتی پخانہ پیشاب نکالتی ہے۔ شکتی ماتا۔ استری کہلاتی ہے۔

سمان وایو۔ جو چھوٹی آنت میں رہتی۔ خون بناتی و جدا کرتی ہے۔ کھیر ساگر کہلاتی ہے۔

اعصاب کا ایک بڑا جال معدہ کے نیچے ہے اس کا نام اگن کنڈ۔ ہون کنڈ۔

سوریہ جوت SOLAR PLEXUS

تھوک کا نام امرت یا رس ہے۔ چباتے رہتے یا زبان کو تالو میں لگا رہنے سے یہ برابر پیدا ہوتا ہے۔ پاگل اور بدہضمی والے کو زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ قبض۔ ڈر سماده نیز بخار نیند اور منہ سونگھنے میں کم پیدا ہوتا ہے۔

معدہ کا رس زہر کہلاتا ہے۔ بائیں کروٹ سونے سے زیادہ پیدا ہوتا اور تیز جگر کا رس بہت بائیں کروٹ سونے سے زیادہ پیدا ہوتا۔ زیادہ پتلا ہو تو خون میں ملکر یرقان کرتا۔ رنگ زرد ذائقہ کڑوا۔

نرگ نام فضلات کا ہے جو جسم سے خارج ہوتے رہتے ہیں۔ کف پھل ہی پھیپھڑوں کا پیت خون کا۔ ویرج کل جسم کا۔

یوگی آخر درجہ میں جب السثور میں لیہ ہو جائے تو اُس کا سارا خون دودھ ہو جاتا ہے۔

یوگ کے لئے تیاری

جسمانی صفائی۔ چونکہ بغیر جسمانی تندرستی کے دنیا کا کوئی کام نہیں ہو سکتا اس لئے یوگیوں نے تندرستی حاصل کرنے کے قواعد ایسے اختراع کئے ہیں جو جنگل میں بھی پورے ہو سکیں۔ ان کی صرف چند مثالیں لکھکر چھوڑتے ہیں۔ برہم چاری رہنا جل کے کنارے سایہ دار جگہ میں رہنا غلہ و کچا پھل نہ کھانا صرف گائے کا دودھ گھی شہد کھانا۔ گرم جگہ میں نہ رہے۔ علی الصبح کھلے میدان میں ٹہلنا۔ جسم پر بال نہ رکھنا غسل روزانہ کرنا۔ کھٹی چیز نہ کھانا۔ آٹھ گھنٹے سے پہلے نہ کھانا۔ رات کو سویرے سونا۔ غذا کو صرف ایک گھڑی معدہ میں رکھکر پھر قے کے ذریعہ نکال دینا تاکہ فضلہ کم بنے صرف خالص رس اس کا جزو بدن ہو اور سب سے لطیف حصّہ کا خون بنے کھانا خواہ منہ سے کھاوے یا عضو تناسل یا مقعد کی راہ سے اوپر کو چڑھاوے غذا ایک چھٹانک یا سولہ لقمے کافی سمجھے۔ حلق کے کوا کو کھچری مدرا کرکے زبان کو باہر نکال کر چاروں گھمانا اور ترکٹی کو دیکھنا خون کی صفائی کے لئے پرانا یام کرنا سب اندریوں کو قابو میں کرنا وغیرہ۔

بستی کرم۔ یعنی حقنہ کرکے آنتوں کو صاف کرنا۔ نیولی کرم کندھا کو جھکا کر پیٹ کو دہنے بائیں ہلانا گھمانا۔

نیتی ناک میں نرم دھاگہ پرو کر منہ میں ہو کر نکالنا پھر گھی ناک کے ذریعہ پینا اس سے قوت بصارت بڑھتی دماغ کی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

تراٹک کسی چیز کو دیکھنا جب تک آنکھوں سے پانی نکلے۔
دہوتی ۔باریک کپڑا نگل کر معدہ کو صاف کرنا یا گرم پانی بہت سا پیکے قے کرنا۔
کپال بہانت وہونکنی کی طرح سانس لینا۔
ان میں سے چند کام ایسے ہیں جو گرہستی کو نہ کرنے چاہئیں ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے یہ ہٹ یوگ کے کھٹ کرم ہیں۔
دل کی صفائی ۔کیواسطے اتنی باتوں کی مشق کرنی ضروری ہوتی ہیں (راج یوگ)
یم جسکا مطلب ہے کسی کو مالی یا جسمانی نقصان نہ پہونچانا۔ راستبازی ترک الظلم برہمچریہ وغیرہ
نیم برت وغیرہ اور صبر کرنا۔ جو ہوتا ہے۔ رضا الہی و ٹہیک سمجھکر شکایت نہ کرنا۔
آسن خاص طرز سے بیٹھنا تاکہ دیر تک بیٹھنے سے اکتا وے نہیں کوئی عضو تھکی یا کھچاوٹ نہیں
پرانایام ہوا کو سانس کے ذریعہ اندر کھینچکر بند رکھنا تاکہ خون زیادہ صاف ہو جسم ہلکا ہو
پریاہار اندریوں کا بس میں کرنا تاکہ وہ عمل میں حارج نہ ہوں۔
دہارن دل کو چاروں طرف سے روک کر یکسو کرنا اور کسی خاص مرکز پر جمانا۔
اسکے بعد دہیان یعنی سوچنا ہے جس سے روشنضمیری حاصل ہوتی ہے اور آخر درجہ سمادہی کا ہے جسمیں جسم کی بالکل خبر نہیں رہتی سانس اور دل کی حرکت بند ہو جانے سے وہ عرصہ عمر میں شمار نہیں ہوتا اور نہ اس حالت میں جسم پر آگ کی چنگاری یا نشتر یا زہر کا کچھ اثر نہیں ہوتا ہے جس طرح دم بند کر لینے سے شہد کی مکھی کا ڈنک اثر نہیں کرتا۔
یوگ آسن ۔چوراسی مشہور ہیں مگر ہم ان میں سے صرف چند کو لکھیں گے جو زیادہ کارآمد ہیں
سدہ آسن پالتی مار کر اس طرح بیٹھنا کہ بائیں پاؤں کے ایڑی سے کنڈلنی کا استہان دبا رہے جو سیون پر ہے اور دہنی ایڑی سے لنگ کو دبا رہے دونوں پاؤں کے انگوٹھے ران کی بغل میں چھپ جاویں۔ آنکھیں اوپر کیطرف اس طرح رہیں کہ گویا دونوں ابرو کے بیچ میں دیکھتا ہے اور جسم سیدہا و اکڑا ہوا و ساکن رہے۔ تب پرانایام کرے

اس طرح نظر کرنے سے خود ہپناٹزم کا اثر ہوتا ہے کیونکہ آنکھوں پر بہت زور پڑنے سے وہ جلد تھک جاتی ہیں۔ ایسا کرنے سے دل میں خیالات بد نہیں رہنے پاتے

پدماسن بائیں ران پر دہنا پاؤں اور دہنی ران پر بایاں پاؤں رکھکر بیٹھے ہاتھوں کو پیچھے گھماکر انگوٹھوں کو پکڑے۔ نگاہ ناک کی نوک پر رکھے اس سے بھی آنکھیں جلد تھک جاتیں اور نیند آجاتی ہے۔ سر کو ذرا پیچھے موڑکر سینہ باہر کو نکال کر پرانایام کرے اس سے سڈول ہوجاتا ہے اور ہر ایک بیماری کو آرام ہوتا ہے۔

ادگر آسن بیٹھکر آنکھیں آگے کو پھیلانا۔ سر کو ہاتھ سے پکڑکر گھٹنوں کے بیچ میں لانا پھر پرانایام کرنا۔ اُس سے روحانی قوتیں عود کر آتی ہیں۔

یوگ کے مدُر۔ یہ ہٹ یوگ میں کام آتی ہیں۔ اور تندرستی پر فوراً اثر کرتی ہیں ان کے کرنے سے بڑہاپا بیماری وموت بھی دور ہوتی ہیں۔ یہ عقیدہ یوگیوں کا ہے۔ مہا مدرا بیٹھکر ایک ٹانگ پھیلانا دونوں ہاتھوں سے پکڑکر قائم رکھنا دوسری کو موڑکر ایڑی سے مقعد کے اوپر کا مقام دبانا۔ اور پیٹ میں ہوا بھرنا اور روک کر آہستہ نکالنا۔ پھر دوسری ٹانگ سے بدلکر یہی کرنا۔ سانس باقاعدہ یکساں لینا۔ اس سے جسم کی سب خرابیاں دور ہوتی ہیں۔

کھیچری مدرا۔ ادگر آسن بیٹھکر ابرو کے بیچ میں نگاہ جماکر زبان کو موڑکر تالو میں کوے کے نیچے جماکر پرانایام کرتا رہے۔ اس سے بھوک پیاس نہیں لگتی۔

جلندر مدرا۔ گلے کو موڑکر سینہ پر جماوے اور پرانایام کرتا رہے روحانی قوتیں حاصل ہوں۔

جیریت مدرا۔ آنکھ کی پتلی کو سر میں جماکر ٹانگوں کو دائرہ میں گھماتا رہے جب تک رہنا کرے موت نہ آوے۔

ان کے سوا اور بہت سے بندھ۔ ناڑیاں۔ آدھار۔ بجرولی وغیرہ ہیں مگر انہی

ہمارا کچھ مطلب نہیں اس لئے ذکر نہیں کرتے۔
پرانایام۔ اس کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ دماغ کا فعل قوی ہو اُس میں سے اجتماع خیالات کا دور ہو۔ اور باقاعدہ سانس سے دل کا فعل ایسا ٹھیک کردیا جاوے کہ وہ برابر مناسب مقدار خون کی دماغ کو بھیجتا رہے۔ کیونکہ جب تک معمولی خیالات وشہوات نفسانی دل کو تھکاتے رہیں گے تب تک یہ ناممکن ہے۔ محبت۔ نفرت۔ غصہ حسد وغیرہ سب کا اثر دل پر اور خون پر خالص ہوتا ہے کوئی اس کی رفتار کو گھٹاتا کوئی بڑھاتا ہے۔ جب سانس باقاعدہ کام کرے VITAWTY کی لہرں کو جسم کے خلایں زیادہ زور سے بھرتے ہیں جو وہاں پہونچکر ایسے راستوں میں گھستی ہیں جو اب تک بلا استعمال بند پڑے تھے۔ اور ان کو بیدار کر کے کام پر آمادہ کرتی ہیں جب کوئی شخص زیادہ خیال میں ڈوبا ہوتا ہے تو اس کا سانس کم چلتا ہے یا بند ہو جاتا ہے اس سے یہ مسئلہ بنا کہ سانس بند کرنے سے خیال یکسو اور قوی ہوتا ہے پرانایام کرنے سے تکان رنج وبڑھاپا رفع ہوتا ہے۔ خون صاف ہوتا ہے۔ اس سے دل یکسو ہوتا ہے۔ نفس قابو میں آتا ہے۔ منتر پور چکر جاگتا ہے جسم میں خاص قسم کی لہریں جاری ہوتی ہیں۔ اور سچ پوچھو تو تمام روحانی قوتوں کی کنجی بھی پرانایام ہے جیسا کہ آگے چلکر ظاہر ہوگا۔

پرانایام خالی معدہ پر نہ کرنا چاہیے نہ کچھ کھانے کے بعد فوراً کیا جاوے شروع میں ذرا سا دودھ شکر ڈال کر پی لے تو اچھا تاکہ حلق میں خشکی نہ ہونے پاوے ورنہ کم از کم آچمن تو ضرور کرلے دن میں دوبار صبح شام کیا کرے۔ ایک نشست میں اوسط بیس بار سانس اندر باہر کو لیوے تین ماہ تک کرنے سے جسم کی بہت سی خرابیاں دور ہوکر یوگ ابھیاس کرنے کے قابل ہو جاویگا۔

پرانایام کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ علی الصباح بلکہ ذرا اندھیرے سے آسن جماکر

آرام سے بیٹھو اس طرح کہ کمر کا بانس سیدھا کھڑا رہے۔ چھاتی باہر کو نکلی رہے ٹھوڑی اُس میں گھسی ہوئی سی رکھی جاوے۔ پھر اپنے سانسوں کو باقاعدہ کرو اسطرح کہ منہ بند کرکے بہت آہستہ اور ہموار سانس پہلے اندر کو کھینچو پھر اس کو دیر تک اندر روک کر جب پھیپھڑے خوب ہوا سے بھر جاویں تب سانس کو اسی طرح آہستہ سے باہر نکالو۔ نہ جھٹکا لگاؤ۔ بلکہ بلا آواز کے آہستہ برابر سانس کو اندر باہر کو لو۔

دوسرا طریقہ یہ ہے۔ کہ آنکھ و منہ بند کرکے کان و ناک کو انگلیوں سے بند کرلو پھر ایک نتھنا کھول کر اندر کو آہستہ سے سانس لو اور کچھ دیر روک کر جب سینہ ہوا سے بھر جاوے تب دوسرے نکوے سے باہر نکالو۔ اس سے جسم کی صفائی ہوتی اور اکثر عجیب نظارے نظر آتے ہیں۔ اُس کی مشق رفتہ رفتہ کیجاوے اگر شروع میں جلدی کی گئی تو پھیپھڑے خراب ہونے و بصارت میں فرق آنے کا اندیشہ ہے شروع میں نصف منٹ سانس اندر روک سکوگے۔ مگر برابر مشق کرتے رہو جب تک کہ منٹ تک سانس روکنے کی قوت حاصل ہوجاوے۔

سانس اندر لینے کو پورک اندر روکنے کو کمبھک اور باہر نکالنے کو ریچک کہتے ہیں ۱۰ پورک ۴۰ کمبھک ۲۰ ریچک کی مقدار اعلےٰ درجہ کی خیال کی جاتی ہے یعنی اندر لینے سے چوگنی دیر تک روکنا اور دوچند دیر میں باہر نکالنا۔ پرانایام ہمیشہ چند عدد میں شروع کرے تو اچھا اور پہلے اندر کو سانس لیکر شروع کرے۔

پرانایام کرنے سے پسینہ آتا ہے اسے جسم پر خوب مل لیا کرے۔ کھار اور نمکین نہ کھاوے۔ رکھت وبید والے کو پرانایام کرنا مفید نہیں۔ جلدی و بے قاعدہ پرانایام کرنے سے دمہ۔ دردسر۔ ضعف بصر۔ درد کان وغیرہ بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

مشکلات۔ اس عمل کے کرنے میں بہت سی باتیں مزاحم ہوتی ہیں انکا

علاج بھی تبلاتے ہیں۔
ڈکار آنا۔ زیادہ پانی نہ پیوے۔ اُکڑوں نہ بیٹھے۔ بولتا نہ رہے۔
جھائی آنا۔ زبان کو موڑ کر تالو میں لگائے یا کچھ چباتا رہے تاکہ منہ خشک نہ ہو۔
ہچکی۔ ناک بند کر کے سانس روکنے سے رُک جاتی ہے۔
چھینک۔ آتی ہوں تو منہ کھول کر سانس لے اور نکالے۔
کھانسی۔ زیادہ ہو تو بائیں سور میں گرم پانی پیوے۔ جلندھر بندھ کرے۔

دل کی خرابیاں یعنی شک۔ سُستی۔ خواہش وغیرہ سے جو خلل پڑتے ہیں انکا علاج یہ ہے کہ پرانایام کرے۔ یا اوم کا جاپ کرے یا دھیان جماوے دل کے اندر یا ناک کی نوک پر۔ تو دل ساکن ہو جاویگا۔ اور ہمیشہ اپنی قسمت پر شاکر رہا کرے۔ نہ کسی بات سے زیادہ خوش ہو نہ رنجیدہ۔ نفرت و بیرحمی سے پرہیز کرے شہوت سے دل کو پاک کرے۔ اور بُرائی کبھی نہ دل میں لاوے نہ زبان پر۔

سر ودیہ۔ چونکہ یوگ ابھیاس کرنے کے لئے بیماریوں سے نجات حاصل کرنا بھی ضروری تھا اور جنگل میں جوگیوں کے پاس نہ ادویات ہیں نہ اور کچھ سامان اس لئے انہوں نے اپنی تمام ضروریات پوری کرنے کے لئے یہ علم دریافت کرلیا ہے۔ اور اس کو ایسا عجیب باقاعدہ علم بنا دیا ہے کہ اکیلے اسی کی مشق سے انسان تمام بیماریوں سے محفوظ رہ سکتا اور مخفی باتوں کو جان سکتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ فرنگی عالم ابھی اس کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ اسی واسطے ان کی زبان میں اس کے واسطے کوئی نام بھی نہیں مقرر ہوا نہ اس کی زیادہ سائنٹیفک تحقیقات ہوئی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ہر انسان ایک وقت میں ایک ہی نتھنے سے سانس لیتا ہے۔ حالانکہ عام خیال یہ ہے کہ دونوں نتھنوں سے ایک ساتھ سانس لی جاتی ہے۔ مگر اس کا امتحان ہر شخص اپنی ناک پر انگلی رکھکر کر سکتا ہے کہ سانس

ایک ہی طرف سے باہر نکلے گا۔ اس سانس لینے کو سُر کہتے ہیں۔ وہنا سُر سورج سُر کہلاتا ہے۔ اور مرد سمجھا جاتا ہے۔ بایاں چندر سُر اور عورت۔ سورج سُر گرم ہوتا اور چندر سُر ٹھنڈا۔

دن بھر چندر سُر چلاوے رات کو سورج سُر رکھے تو وہ شخص ہمیشہ تندرست رہیگا کیونکہ گرمی سردی کا وزن برابر رہیگا۔ وہنا بایاں سُر تندرستی میں برابر دیر تک چلتا ہے۔ وہنا سُر چلتا ہے تب وہنا پھیپھڑے کو طاقت پہونچتی ہے۔ چونکہ جگر وہنی طرف ہے اور وہنے اعضا زیادہ چلتے ہیں۔ اس لئے وہنا سُر تیز چلا کرتا ہے سُروں کا استعمال۔ سخت چیزیں دہنے سُر میں کھاوے۔ پتلی چیزیں بائیں سر میں تو جلد ہضم ہوں۔ گروہ اور مثانہ کی بیماری میں بایاں سر اور جگر و معدہ کی بیماری میں دہنا سُر ساوہنا چاہئے۔ ہر ایک کام بلکہ ارادہ بھی پورک سر یعنی سانس کو اندر کھینچتے وقت کرے۔ ریچک سُر میں دنیا کا کوئی کام شروع نہ کرے۔ دعا کا اثر بھی پورک سُر میں جلد ہوتا ہے۔ بددعا کا ریچک میں۔ جب سر کو بدلنا چاہو اس کی دوسری کروٹ سے سوؤ مثلاً بخار میں داہنی کروٹ سونے سے چندر سر چلکر بخار جلد اُتریگا بائیں کروٹ سویا کرو۔

یوگ کا عمل

یوگ ابھیاس کاتک کی پہلی تاریخ سے شروع کرے تو اچھا۔ اس کے لئے مناسب وقت علی الصباح اور سندھیا یعنی شام کے ہیں۔ ایسی جگہ کرے جہاں کوئی آدمی یا جانور نہ ہو۔ جس کی وجہ سے دھیان ہٹے۔ یعنی ایکانٹ جنگل کا مقام ہو یہ ممکن نہ ہو تو کمرہ یا مکان میں اکیلا بیٹھکر کرے۔ پالتی مار کر بیٹھے سیدھا ہاتھ بائیں

ہاتھ پر رکھکر کمر کا بانس سیدھا کھڑا رہے اور چھاتی باہر کو نکلی رہے تھوڑی اندر کو دبا کر منہ بند کرے ۔ پھر زبان کو موڑ کر تالو میں لگالے مگر دانت نہ بھینچے پاویں پھر اپنی ناک کی نوک پر نگاہ جماوے ۔ پھر پرانا یام کرنا شروع کرے ۔ اور دل میں اوم شبد کا جاپ کرتا رہے یا نہ کرے تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ ہر ایک سانس کے ساتھ خود بخود یہ ہوتا رہتا ہے جس کو یوگی اجپا جاپ کہتے ہیں ۔ شروع میں کچھ نظر نہ آویگا ۔ سوائے ذرا سی اُس عجوبہ روشنی کے جو کبھی کبھی انگلی سے آنکھ دب جانے سے نظر آجاتی ہے ۔ کبھی صرف نہایت اندھیرا سا نظر آیا کرے گا جو کچھ عرصہ میں دور ہو جائیگا ۔ پھر تین مہینہ بعد ایک ایسی روشنی نظر آنے لگے گی جس کی نظیر دنیا میں کوئی روشنی نہیں ۔ سورج اور بجلی کی روشنی بھی جس کی برابری نہیں کر سکتیں ۔ پھر اس روشنی میں نینوں یوگ کے مخفی نظارے نظر آیا کریں گے جس کی خوبصورتی بیان سے باہر ہے جو بعض اوقات بالکل صاف ہو بہو دکھائی دینگے بعض اوقات علامات ظاہر کرینگے وغیرہ ۔ اس انت جوت کے درشن کے واسطے یوگ سادھا جاتا ہے اور اسی کے نظر آنے میں بس سب کچھ ہے ۔

اس روشنی کے نظر آنے کے بعد بھی مشق برابر استقلال سے جاری رہے اور پرانایام کی مشق کو اس قدر بڑھاتا جاوے کہ دو تین گھنٹہ تک سانس کو روک سکے ۔ تب یوگی میں اتنی طاقتیں پیدا ہو جاوینگی کہ غائب چیزوں کو دیکھ سکے آنے والی باتوں کو جان سکے ۔ خیال کرتے ہی چاہے جس جگہ پہونچ جاوے ۔ دوسرے

نوٹ ۔ پرانایام کی مشق میں شروع میں پسینہ آیا کرتا ہے ۔ دوسرے درجہ میں جسم کانپنے لگتا ہے تیسرے درجہ میں جسم اوچھلتا یا پھڑکتا ہے ۔ چوتھے درجہ میں اسقدر ہلکا ہو جاتا ہے کہ زمین سے اوپر ہوا میں گذارہ سکے ۔ اسیطرح یوگ ابھیاس کے بھی چار مرحلے ہیں ۔ ابتدا بیہوشی ۔ گیان لیہ ہو جانا ۔

کے جسم میں اپنی روح داخل کر سکے۔ کیمیا بنا سکے۔ کسی کو نظر نہ آوے۔ ہوا میں اُڑ سکے
مگر یہ خیال رہے کہ ابھیاس کرنے سے پہلے جسم اور دل کی صفائی بخوبی کرے جو پہلے
بیان کر چکے ہیں۔

دہارنا یعنی دل کو یکسو کرنا اس میں نہایت ضروری ہے دل میں خیال کی ترنگ اُٹھتی
رہتی ہیں۔ جب وہ بند ہوں تب وہ اپنی اصلی حالت میں آکر کچھ کام کر سکے جس طرح
کہ تالاب کا پانی پتھر پھینکنے سے ہلنے لگتا ہے تب اس میں کوئی سایہ وغیرہ ٹھیک
نظر نہیں آسکتا جب لہریں بند ہو کر ساکت ہوتا ہے تب اس پر چاہے جیسے عکس
ڈال لو یا نقش بنالو۔

کسی عضو پر دہیان جمانے سے مطلب صرف دل کا یکسو کرنا و قابو کرنا ہے۔ جس پر
دہیان جماؤ پھر بس وہی اکیلا معلوم ہوتا ہے۔ اور سارے جسم کی خبر نہیں رہتی
اس کی مثال صاف دیکھ لو کہ جب کبھی جسم میں درد ہوتا ہے تو ساری توجہ اسی
طرف آجاتی ہے۔ اور اگرچہ درد ایک انگلی میں ہو مگر سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔ اور
ذرا باتوں میں لگ جاؤ تو شدید درد کو بھی بھول جاؤ گے۔ یوگی کو چاہیے کہ صرف اپنی
روح کو دیکھنے کی کوشش کرے اور کسی قسم کا خیال دل میں نہ رکھے۔

مسلمان صوفیوں کا یوگ

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند گر نہ بینی نور حق بر من بخند

کیسا برجستہ کلام ہے جو دنیا میں بھی کام آتا ہے اور یوگ کا عمل بھی سکھاتا ہے
انسان اگر سب برائیوں اور لالچوں کی طرف سے آنکھ موند لے۔ بری باتوں کی
طرف سے کان موندے اور خود اپنی زبان کو قابو میں رکھے تو دنیا میں اُسکو کچھ تکلیف
نہو گی چاروں طرف خوشی ہی خوشی سی نظر پڑیگی۔ یوگ کے عمل میں جب خواہشوں کو

بند کر کے ان کی راہ ہر طرف سے روک دیجاتی ہے وہ اندھیرے میں گھبرا کر سوشمنا
ناڑی میں گھس جاتے ہیں جو بہت روشن ہے۔ اور روح کا صدر مقام ہے پھر وہ
اس مادی دنیا سے بے واسطہ ہو کر خالص روحانی دنیا کی سیر کرتے ہیں بلکہ ذات
پاک میں جا ملتے ہیں۔ پھر ان کو نہ کوئی ضرورت یا خواہش رہتی ہے نہ کسی کا کچھ خوف
رہتا ہے نہ اپنے جسم کی پرواہ۔ منصور و شمس تبریزی وغیرہ کے قصے مشہور ہیں۔
ہندو یوگی کا منتر اہم برمھ۔ صوفیوں میں انا الحق کہلاتا ہے۔ اور فرنگی یوگی اس
کی جگہ کی مشق کرتے ہیں۔

کسی مہینہ میں جب نیا چاند نکلے یعنی دوج کے روز کے بعد جو دن ہفتہ کا ایسا
آکر پڑے جس کے اعداد مقررہ عامل کے نام کے اعداد ابجد کے برابر ہوں اس روز
سے مشق شروع کرے۔ آدھی رات کو اٹھکر گرم پانی سے غسل کر کے ہلکا سفید ادنیٰ
کپڑا پہنکر بیٹھے۔ آنکھ کان ناک منہ کو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے بند کر کے
ایک نتھنے سے سانس لیکر اندر روک کر باہر نکالے۔ اسی طرح ہر رات کو بیس منٹ
تک کیا کرے۔ عمل کے درمیان گلاب کے پھول تازہ بار بار سونگھتا رہے۔ شروع
میں دھندلی روشنی نظر آویگی۔ پھر ایک کالا داغ سا جس کے چاروں طرف روشنی
کا حلقہ ہوگا۔ یہ گویا روح ہے اندھی حالت میں۔ پھر روزمرہ جوں جوں مشق بڑھتی
جاویگی یہ سیاہی روشنی میں بدلتی جاویگی۔ آخر ایک ماہ بعد ایک چوندھیا دینے والی
روشنی بلا سیاہی کے نظر آویگی۔ گویا سب ترکیب وہی ہے۔ جو اوپر ہندو لوگ
ابھیاس میں بیان ہوئی صرف ذرا سا تکلف اور شامل کر دیا ہے۔

جب تک مشق کرے۔ اسم جلال (خدا تعالیٰ کے نام) جو ایک ہزار کے
قریب ہیں برابر جپتا رہے۔ یہ نام ہر قسم کی دنیاوی ضروریات کے مطابق ہیں اس
لئے اپنے مدعا کے موافق خاص ناموں کا ہی سمرن کرے تو کافی ہے۔ کچھ استقلال

سے عمل کرتا رہے تو حسب دلخواہ عجیب نتائج و طاقت حاصل ہوں یوگی منتر کم جپتے ہیں صوفی زیادہ۔ یوگی دن میں عمل کرتے ہیں صوفی رات میں۔

ہفتہ کے دنوں کے اعداد یہ ہیں۔ سوموار۔ منگل۔ بدھ۔ برہسپت۔ شکر۔ سینچر انوار۔ اور کسی شخص کے نام کے عدد اس طرح نکالے جاتے ہیں کہ پہلے اس کے ہر ایک حرف کو لکھو۔ پھر ہر ایک کے نیچے اس کے اعداد مفروضہ ابجد کے حساب سے لکھو۔ پھر ہر ایک حرف کے نیچے والے اعداد کو باہم جوڑ دیعنی تلے اوپر رکھکر میزان لگاؤ پھر جو رقم ہے اس کے بھی ہر ایک عدد کو جوڑو۔ اسی طرح جوڑتے جوڑتے ایسا کرلو کہ صرف ایک ہندسہ کا عدد رہجاوے۔

ابجد کا حساب یہ ہے کہ ابجد۔ ہوز۔ حطی۔ کلمن۔ سعفص۔ قرشت۔ ثخذ۔ ضظغ اس فقرہ میں سے پہلے دس حروف کے تو ایک دو تین اس طرح دس تک بالترتیب ہیں۔ پھر بیس تیس اسی طرح نوے تک۔ پھر سو دو سو اسی طرح ہزار تک بالترتیب ہیں۔

سنت سادھوؤں کا یوگ

سب میں بات وہی ہے صرف اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ ہے۔ کسی فرقہ کے گوروں نے کوئی ترکیب تبلائی کسی نے کوئی۔ اصل مقصد اور راستہ سب کا ایک ہی جگتی دھیان۔ رات کے پچھلے پہر میں اُٹھکر حاجات سے فارغ ہوکر ناک منہ صاف کرکے چار پانچ چلو پانی پیکر استک آسن سے بیٹھکر پالتی مار کر کمر کو سیدھا کرکے تھوڑی کو سینہ میں جماوے۔ دہنے ہاتھ سے بائیں پاؤں کا انگوٹھا پکڑے بائیں سے دہنے کا۔ زبان کو تالو میں لگاوے۔ دونوں آنکھ بند کرکے دھیان کرے نیند آوے تو سووے نہیں۔ دو گھنٹہ تک دھیان جمانے سے آیندہ کے حالات

نظر آوینگے ۔کمزور ہو تو چت لیٹ کر۔ سوتم کا دھیان کرتا ہے یا دیوار کا سہارا لیکے۔
سہج سمادھ ۔تخلیہ میں بیٹھکر ناک کے اس حصہ کو جو دونوں آنکھوں کے بیچ میں ہے ایک ہاتھ کی دو انگلیوں سے خوب دباوے اور قدرت کا تماشہ دیکھے۔
الحد شبد۔ایک قسم کی آواز ہر شخص کے کانوں میں خود آتی رہتی ہے مگر کام میں دل لگنے و باہر کی آوازوں کی وجہ سے اس کو سن نہیں سکتا ۔ذرا اپنے کان بند کر کے ابھی دیکھ لیجئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سڑک پر بہت سی گاڑیاں زور سے چل رہی ہیں ۔اس کی مشق کرنے سے آخر کار غیب کی آوازیں سنائی دینے لگتی ہیں ۔چار بجے صبح کے اشنان کر کے پالتی مار کر بیٹھے اور دونوں کانوں کو اچھی طرح سے بند کر کے آدھ گھنٹہ تک دل کی آواز کی طرف کان لگا دے۔ پہلے چڑیا کی سی آواز آیا کریگی ۔پھر گھنٹہ بجنے کی ۔پھر سنکھ ۔بین ۔بانسری وغیرہ کی اور آخر کار کچھ عرصہ بعد غیبی آواز یا ندا آنے لگے گی۔

فرنگی عالموں کا یوگ

انگریز لوگ سارے کام اپنے سورج کے مرکز یعنی منتر پور چکر کے دھیان سے ہی نکالتے ہیں ۔اور ان کے کام اکثر جسمانی تندرستی و دنیاوی کاروبار کے متعلق ہوا کرتے ہیں ۔کیونکہ وہ میٹریلسٹ زیادہ ہوتے ہیں ۔ان کے خیالات بھی سنئے سورج کا مرکز جو ناف کے مقام پر ہے وہی گویا ہمارے جسم کے تمام نظام کا سورج ہے ۔جس طرح سورج اپنی تمام دنیا کے ہر ایک کونے کونے میں روشنی حرارت و زندگی پہونچاتا ہے اور بغیر بولنے کے ہر ایک پر اثر پہونچاتا ہے اسیطرح سورج کا مرکز ہمارے جسم کا سورج بھی ہمارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قطرہ خون کو زندگی و قوت پہونچاتا ہے ۔جس طرح روشنی سے ناقابل چیز جل جاتیں اور مضر حشرات الارض

بلکہ وبا وغیرہ بھی بھاگتی ہیں۔ اسی طرح ہمارے جسم کی خرابیاں بھی دور ہو جاتی ہیں جس طرح بلا روشنی کے پودے پژمردہ رہتے ہیں اسی طرح سورج کے مرکز کے خوابیدہ حالت میں رہنے سے ہمارا جسم ہمارے خیالات خواہشات بلکہ ہمارے گرد کے سب سامان بھی مردہ رہتے ہیں۔ اس لئے نہ کسی کی شکایت سے فائدہ ہے نہ کسی دوسرے پر بھروسہ کرنے سے نتیجہ۔ خود اپنی طرف غور کرو۔ روشن ہو سورج کی طرح چمکو۔ اپنے سورج کو چمکاؤ۔ جس سے کوئی تم کو نہیں روک سکتا۔ پس اس سے تمہاری ساری تکالیف دور ہونگی تمام خواہشیں پوری ہونگی سب تمہارے قابو میں ہونگی۔

سورج کو جگانا۔ دل میں اچھے خیالات ہوں تو سورج کا مرکز زیادہ پھیلتا اور چمکتا ہے۔ برے خیالات سے سکڑتا اور دھندلا جاتا ہے۔ اس طرح گویا ہر ایک خیال خواہش اور محسوسات کے ساتھ یہ ہر وقت نامعلوم طور پر گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ جھک کر بیٹھنا۔ تنگ کپڑے پہننا۔ خوف جن سے سانس رکتا ہی اور اندر کم ہوا داخل ہوتی ہے سب اس کے گھٹانے والے ہیں۔ گہرا سانس لینے سے یہ بہت کم چمکتا ہے کیونکہ جتنا گہرا سانس لیا جاویگا اتنا ہی گہرائی تک کے ذرات کو متاثر کر سکے گا۔ زور سے سانس لینے والا شخص کبھی بیمار یا کمزور نہیں ہو سکتا۔ صرف پھیپھڑے ہی سانس نہیں لیتے بلکہ خون کا ایک ایک قطرہ اور جسم کا ہر ایک ذرہ سانس لیتا ہے جس کو کافی ہوا ملتی ہے وہ زندہ و بیدار ہو کر خوب کام کرتا اور بڑھتا ہے جس کو نہیں ملتی وہ مردہ یا خوابیدہ رہتا ہے۔ افسوس بہت کم لوگ پورا سانس لیتے ہیں ورنہ سب ادھورا لیتے ہیں۔ خصوصاً مستورات اور بھی کم۔ غرض پرانایام ہی سورج کو جگانے کی اکیلی اور اصلی دوا ہے۔

گہرا سانس لینے کی عادت ڈال کر دیکھو چند روز میں کیا سے کیا ہو جاؤ گے دمہ اور دق کے بیمار کو تو کسی اور دوا کی ضرورت ہی نہیں۔ ہمیشہ ناک ہی سانس لو

زکام کی حالت کے۔ ادہورا سانس لینا گویا ادہورا زندہ رہنا ہے۔ ایک ساتھ پھیپھڑے یا سانس کے دروازے پر زیادہ زور بھی مت ڈالو۔ آہستہ آہستہ لو اور ذرا رک کر آہستہ ہی نکالو۔

ایک راز سربستہ۔ سانس لینے سے ہوا جسم میں اندر داخل ہوتی ہے عام لوگ بس اتنا ہی جانتے ہیں۔ مگر یوگی عالموں نے تحقیق کیا ہے کہ سانس کو اندر لینے کے وقت جو خیال اور خواہش دل میں ہو وہ پوری ہوتی اور روکنے کے وقت اسکی قوت اپنے قبضہ میں رہتی ہے۔ اور باہر نکلتے وقت اپنا اثر دنیا میں پھیلاتی ہے۔ پس سانس کو مطلب کے ساتھ لو نہ کہ یوں ہی بے مطلب۔ مثلاً سانس لینے کیوقت اگر دولت کا خیال کروگے تو دولتمند بن جاؤ گے۔ قوت یا خوبصورتی کا خیال کروگے تو طاقتور یا خوبصورت اور نکالتے وقت کسی کو خوش یا قابو میں کرنا چاہو گے تو اُس پر ویسا اثر ہوگا۔

خون کا ایک دورہ سارے جسم میں دو منٹ کے اندر ہو جاتا ہے پس جسم کی حالت بدلنے کو جو چند دورے درکار ہیں وہ جلد پورے ہو جاتے ہیں اس لئے روزانہ آدہ گھنٹہ کی مشق بھی اگر بلا ناغہ ہوتی رہے تو بہت فائدہ پہونچا سکتی ہے۔ سب سے مقدم تو یہ ہے کہ۔

میں ہوں خود مختار ہوں بے خوف ہوں۔ اس خیال کو سارے جسم میں دورہ کرنے دو پھر جو خواہش ہوگی وہ پوری سمجھو۔ اس کا زیادہ مفصل بیان ہم تیسرے باب میں قوت خیالی کے ضمن میں کریں گے۔

ایک عجیب اثر۔ مگر یاد رکھو کہ سانس باقاعدہ ایک چال سے رہتا ہے وہ زیادہ اثر کرتا ہے۔ حال میں عالموں نے تحقیق کیا ہے کہ آواز کی باقاعدہ مسلسل لہر سے ہی مکان کو گرا سکتے ہیں۔ اور سارنگی کی گت سے وہ پل ٹوٹ سکتا ہے جس پر فوج

گاڑی ہزاروں من بوجھ لاد کر جا سکے۔ سانس کی باقاعدگی سے دل کی حرکت اور خون کا دورہ باقاعدہ ہوگا جس سے جسم تندرست اور قوی ہوگا اس لئے اسکا اثر بھی قوی تر ہوگا۔ نیند کے وقت سانس ایک سا چلتا ہے۔ اسیواسطے سونے سے اس قدر فرحت و قوت حاصل ہوتی ہے۔ خوف۔ غصہ۔ حسد۔ دغا۔ شہوت پرستی کے وقت سانس باقاعدہ نہیں رہتا اس لئے ان سے بچو۔ اور اگر دماغ میں کوئی خراب خیال بھی ہو تو اُس کا اثر دل تک مت جانے دو سانس کو ہمیشہ ٹھیک رکھنے کی عادت ڈالو۔ باقاعدہ سانس کے اثر کا ایک حیرت انگیز چٹکلہ تم کو بتلاتے ہیں اسی سے زیادہ سمجھ لو۔

ایک عجیب اثر۔ چار آدمی ملکر ایک ساتھ برابر اور گہرے سانس لینا شروع کریں اور اپنی انگلیاں کسی بڑے پہلوان کے نیچے ذرا برائے نام لگالیں تو تھوڑی دیر میں سانس کے اندر لیتے وقت ذرا اشارہ سے ہی اس پہلوان کو انگلیوں پر اُٹھا لینگے۔ اسی طرح دیہات میں بوڑھے لوگ نو کے منتر کا تماشہ کیا کرتے ہیں کہ ایک چارپائی کے نیچے نو آدمی صرف اپنے ہاتھ کی ایک ایک اُنگلی لگاکر یہ فقرہ باآواز بلند ایک ساتھ برابر گہرا سانس لیتے ہوئے کہتے جاتے ہیں۔

نو کا منتر چلے گا ٭ نہ جانے کہیں تو چلے گا

آخر تھوڑی دیر میں وہ چارپائی صرف انگلیوں کے سہارے اوپر اُٹھ جاتی ہے اسی اصول پر سڑک کوٹنے والی مدو کے مزدور جب ایک ساتھ اپنے اپنے دہرمٹ اُٹھاتے ہیں تو ایک آواز ملاکر گہری سانس سے بولتے ہیں۔

اولی ہاں۔ آئے ہاں۔ اس طرح ان کو دہرمٹ کا بوجھ اُٹھانا آسان ہو جاتا ہے اگر ان سے کہو کہ بالکل چپ رہکر اُٹھاؤ تو وہ نہ اُٹھا سکیں گے یا تھوڑی دیر میں تھک جاویں گے۔

یہی منتر کا اصلی راز ہے جن کے الفاظ در اصل کچھ بامعنی یا با اثر نہیں ہوتے صرف ان کا لہجہ ہی سب کچھ ہوتا ہے۔ یعنی ان کے الفاظ کی بندش اور ترتیب ایسے قاعدہ سے ہوتی ہے کہ بار بار پڑھنے سے ایک خاص قسم کی زوردار لہر انسان کے جسم یا خلا میں پیدا کر دیتے ہیں۔ اسی واسطے منتر کتاب سے سیکھے ہوئے زیادہ کام نہیں دیتے جب تک کہ گورو ان کا صحیح اچارن نہ تبلا دے اسی واسطے ویدوں کے رچاؤں کے خاص طور پر اُچارن کرنے کا طریقہ مقرر ہے اسی پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔

دنیاوی معاملات میں یوگ کا استعمال

مثل مشہور ہے۔ کھائے دل بور کر۔ اور لڑے سر پھوڑ کر۔ یعنی جس کام کو کرے خوب دل سے کرے تو ضرور کامیاب ہوگا۔ دل کی یکسوئی سے جو آیندہ حاصل ہوتا ہے اس کی مثالیں عام ہیں مگر خیال میں کم آتی ہیں۔ کسی امیدوار کو ملازمت ملجانا یا عاشق کو معشوق کے ملجانے سے جو بیحد خوشی ہوتی ہے وہ دل کی یکسوئی سے ہی ہوتی ہے۔ ورنہ امتحاناً اسی شخص سے کہدو کہ تم پر قتل کا مقدمہ قائم ہوگیا ہے تو پھر اس کو کسی بات میں مطلق مزہ نہ رہے گا اس کا دل ہٹ کر دوسری طرف رجوع ہو جاویگا اس سے معلوم ہوا کہ در اصل کسی چیز میں یا کسی جسم میں خوشی موجود نہیں ہے صرف خیال میں ہے۔ اسی طرح تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ ذرا توجہ ہٹا لو تو شاید درد بھی محسوس نہیں ہوتا اور ساری پریشانیوں کا پہاڑ سر سے ہٹ جاتا ہے۔ یہ تو معمولی بات ہوئی اب چند مشقیں یوگ کی اور لکھتے ہیں جو نہایت مفید ہیں۔

بیماریاں دور کرنا۔ حلق میں زبان کو لگا کر کھیچڑی مدرا کرنے سے زہر اثر نہیں کرتا۔ سورج کی ناڑی سے پرانا یام کرنے سے تمام جسم کو گرمی حاصل ہوتی ہے

حرارت بڑھتی ہے ۔چندر کی ناڑی سے ہے تو گرمی دور ہوتی ہے ۔گرمی دور کرنے کو شیتلی کبھک بھی کرتے ہیں جس طرح کتا اپنا دم روک کر سانس لیا کرتا ہے کنڈلنی شکتی کو جگادیں تو وہ سوشمنا میں اوپر کو چڑھکر ہر ایک بیماری و بڑھاپے کو دور کرتی ہے صبح اُٹھتے وقت بستر پر چت لیٹ جاؤ یا زو ڈھیلا کر تکیہ نکالکر اور منہ بند کرکے سارا جسم ڈھیلا چھوڑ دو اور سانس گہرا او آہستہ لینے لگو بیچ میں حرارت ہو تو معمولی سانس لے لو مگر پانچ سات دفعہ گہرا سانس ضرور لے لو اس سے تنگی نفس دور ہوگی ۔

روشن ضمیر ہونا۔دن کے وقت آنکھوں سے اور رات کو صرف دھیان سے ناک کے اگلے حصہ پر نظر جمانا دل کو یکسو کرنا اور غیب کے حالات دکھاتا ہے ۔چونکہ اس میں آنکھ پر زور پڑتا ہے اس لئے آنکھ موند کر کیا جاوے تو اچھا پہلے کھٹ کرم والے اہار وغیرہ سا دہن کرے ۔نگاہ ہٹانے کے بعد ایک منٹ تک آکاس کی طرف دیکھے پھر منہ کھول کر زبان کی نوک کو دیکھے علی الصباح بائیں سُر میں کرے ۔

کامیابی۔کے لئے جب سانس کھینچو تب یہ خیال کرو کہ ہمارا فلاں کام اس طرح ہو دوست دشمن دولت جسکی بابت ہو ۔

ضعف دور کرنا۔دوڑتا ہوا آدمی تکان رفع کرنے کو کھڑا ہو کر ناک کے اگلے حصہ پر نگاہ یا خیال جماوے تو سانس زور سے چلنا بند ہوگا ننگے ہو کر یا کپڑے ڈھیلے کرکے لیٹ جاؤ بازو پھیلا کر اور گہرا سانس لیکر سینہ کے بالائی حصہ میں سانس روک کر نکالو دل میں کہو کہ سوریج جاگ جاگ پھر تھوڑی دیر سانس کو باہر رہنے دو پھر اسی طرح اندر کو لو اور نکالو اور خیال سے سوریج کو جگاتے رہو تین بار ایسا کرنا ہی کافی ہے تکان رنج و فکر دور ہوگا پھر ذرا دور ٹہل کر اپنے کام سے لگ جاؤ اس سے پھیپھڑہ دل اور حلق کی بیماریاں بھی دور ہونگی ۔

عجیب قوتیں۔منہ بند کرکے دانت بھیچکر زبان کو تالو میں لگاکر ہوا کو اندر کھینچے اور

خیال کرے کہ ہوائی لہر کنڈلنی مقام پر گئی ہے تو چند روز ایسا کرنے سے تپ دق کو آرام ہو چھ ماہ تک کرے تو سب بیماریوں سے نجات ہو روشن ضمیری حاصل ہو سال بھر تک کرے تو عناصر قابو میں آدیں۔ آگ کی دہارنا کرے تو آگ لگادے جل کی دہارنا کرے تو جل برسادے۔ پدماسن مار بیٹھو زبان کو تالو میں اس طرح رکھو کہ دانتوں کی جڑوں سے ملجاوے۔ اب خیال کرو کہ تمہاری پیشانی پر تیسری آنکھ ہے اس خیال کو جتنا مضبوط جماؤ گے اتنی ہی تیز ایک روشنی نظر آوے گی پھر چند روز بعد سدہ لوگ نظر آنے لگیں گے جو قدرت کے سب بھید ظاہر کریں گے۔ اسی طرح اکاش یعنی خلا کا دھیان جماوے دل کو بالکل سب باتوں سے خالی کر کے اور ناک پر نگاہ جمائے تو ہوا میں اڑ سکے۔

غرض اصول ایک ہی اس سے جسطرح کام لینا ہو اسی کے موافق مناسب طریق نکال لو جسطرح ایک انجن میں پاور ہوتی ہے اس کو جس مشین سے ملادو گے اسی سے کام کرانے لگے گا خواہ چرخیاں چلواؤ یا آٹا پسواؤ یا گاڑی چلاؤ۔

مگر یہ خیال رہے کہ ایسی مشکل باتیں ہونا جو آسان نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دل یکسو اور خالی کرنا بھی ہر ایک کا کام نہیں اور سب سے زیادہ مشکل ہے اسی واسطے یہ مثل مشہور ہے کہ شیر کا مارنا آسان ہے مگر نفس کا مارنا دل کا مارنا آسان نہیں ہے اور جس نے اس کو مار لیا بس اس نے دنیا فتح کرلی۔

یوگ کی سدھیاں

اب ہم پتنجل کے یوگ شاستر میں جو جو باتیں یوگ ابھیاس سے حاصل ہونا بتلایا ہے ان کی صرف ایک مختصر فہرست دیکر اس باب کو ختم کرتے ہیں۔

پہلا ادھیائے سوتر ۲۱ ایشور کا نام جپنے سے تمام تکلیفات دور ہوں۔

۳۴۔ پراناپام سے دل خوش ہوتا۔
دوسرا۔ ۳۵۔ جو کسی جاندار کو گزند نہ پہونچانے کا عادی ہو اس کو کوئی جانور یا دشمن گزند نہیں پہونچا سکتا۔
۳۶۔ جو سچ بولنے کا عادی ہو پھر جو اسکی زبان سے نکلے گا سچ ہوکر رہیگا۔
۳۷۔ جو دوسرے کے مال پر نگاہ نہ کریگا اسکی ضروریات کی سب چیزیں خود بخود میسر ہو جاویں گی۔
۵۲۔ پراناپام سے اگیان کی تاریکی کا پردہ ہٹ جاتا ہے۔
تیسرا پاد۔ ۱۶۔ دہارنا دہیان سمادہ تینوں کے انجان وملان سے ترکال درشی روشن ضمیر ہوتا۔
۱۷۔ شبد ارتھ بودہ کے اصل مطلب سمجھنے سے ہر ایک جانور کی بولی سمجھ میں آتی ہے۔
۱۸۔ سنسکاروں کی ساکشات کرنے سے پچھلے جنم کا گیان ہوتا ہی۔
۱۹۔ چت کی برتی کے سنگم سے دوسرے کے دل کا حال معلوم ہوتا ہی۔
۲۰۔ انتر دہیان یعنی نظر سے غائب ہونا۔ ۲۳۔ بلوں میں سنگم کرنے سے ہاتھی کی سی طاقت آتی ہے۔
۲۴۔ پرکاش کی پربرتا سے دور کی چیز نظر آنا۔
۲۵۔ سورج میں سنگم کرنے سے ۱۴ بھون کا گیان ہوتا۔
۲۸۔ نابھ چکر میں سنگم کرنے سے تشریح جسمانی ظاہر۔
۲۹۔ کنٹھ کوپ سنگم کرنے سے بھوک پیاس دور۔
۳۱۔ موردہ جوت یعنی دماغ کے بیچ کے سوراخ میں سنگم کرنے سے سدہوں کے درشن ہوتے۔
۳۸۔ اُدان بایو کے جیتنے سے جل کانٹا وغیرہ سے بے خوف ہوکر اپنی موت مرے گا

۴۰۔ کان واکاش کے سنگم سے دور کی آواز سننا۔

۴۱۔ شریر واکاش کے سنگم سے ہوا میں اڑ سکتا عاقلاں را اشارہ کافی است لیجئے چلتے ہوئے کچھ اور لیجئے۔

تندرستی کے واسطے۔ پرانا یام اسطرح کرو کہ سیدھے بیٹھکر گھونٹوں پر ہاتھ رکھکر دم اسطرح کھینچو کہ آواز سنائی دے اور خیال کرو کہ قوت یا زندگی اندر جا رہی ہے۔ پھر ذرا دیر اندر روک کر اسطرح باہر نکالو اور خیال کرو کہ بیماری وکمزوری باہر جا رہی ہے دم لیتے وقت پیٹ کو پھیلاؤ اور نکالتے وقت سکوڑو۔

حالت خواب۔ پیدا کرنے کے لئے تاکہ اشراق واستغراق ہو یہ کرو کہ تمام حواس ظاہری کو کھینچکر دل میں جمع کرو اور دل کو پران یعنی سانس میں لگاؤ۔ تمام خواہشات و محسوسات کو دور کرکے آتما میں محو ہو جاؤ۔ نوک زبان کو تالو سے لگاکر علق کے سوراخ کو بند کردو تو دل وحواسوں کے حرکات بند ہو جاویں گے۔

شروع میں اس چیز کو بڑھاؤ جو پہلے سے تمہارے پاس تھوڑی سی موجود ہو۔ پھر نئی چیز کے مانگنے کی مشق کرو۔

باب ۲

علم سیمیا

قوت خیالی کے کرشمے

یوگ ابھیاس کے بعد اس کا بیان کرنا ضروری ہے کیونکہ جادو کے بہت سے کاموں میں اس کے اصولوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اسکے قواعد معلوم ہوجاویں تو سارے عملیات کی علت غائی اور انکے نتائج بخوبی سمجھ میں آجاتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ تمام جادو منتروں کی یہی کنجی ہے اسی کے اندر ساری کراماتوں کا راز ہے۔ اس کے اصول جان کر انسان جادو کی اصلیت وتہ کو پہونچ جاتا ہے اور پھر اپنی مرضی کے موافق چاہے جسطرح ان کو استعمال کرسکتا ہے بلکہ نئے نئے کرتب خود اختراع کرسکتا ہے۔

یہ علم کچھ بنا نہیں ہے بہت زمانہ سے اسکے عالم و عامل چلے آتے ہیں خصوصاً ہندوستان وایران میں تو اسکا بہت زور بڑھ چکا ہے جنکی یادگار ابتک ایسے فقرے موجود ہیں۔

شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست

عشق بازوں میں کرامات نہو کیا معنی ۔۔۔ جسکو جی چاہے ملاقات نہو کیا معنی

خوں رگ لیلےٰ سے نکلا فصد مجنوں کی جو لی

گورو گورکھناتھ کی بابت مشہور ہے کہ جہاں چیلہ نے یاد کیا فوراً وہاں پہونچکر اس کی مشکل کو آسان کیا۔ سری کرشن جی نے دروپدی کا چیرا کیے کردیا حالانکہ وہ ہزاروں کوس کے فاصلہ پر دوارکا میں بیٹھے چوسر کھیل رہے تھے وغیرہ ہزاروں واقعات ہماری مذہبی کتابوں میں بھرے پڑے ہیں ان پر اعتقاد نہ ہو تو تاریخی مثالیں لیجئے۔ ہمایوں بہت

بیمار ہوا۔ بابر نے اُس کے پلنگ کے گرد پھیری لگا کر دعا کی کہ یا خدا اسکے بدلے تو مجھے
اُٹھالے چنانچہ بابر بیمار پڑ گیا اور ہمایوں اچھا ہونے لگا اور ان کو بھی جانے دیجئے
ایسا کون شخص ہے جسکو اسکا تجربہ نہ ہو کہ بعض اوقات دل پر کوئی بڑا زور کا اثر ہوتا ہے
جسکی بابت پیچھے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے کسی رشتہ دار یا دوست نے بہت فاصلہ پر خیال
کیا تھا یا اُسکو کوئی تکلیف ہوئی تھی اس کا اثر ہوا۔ ہچکی جو آتی ہے تو عام بات ہے کہ
لوگ اس کو کسی کے یاد کرنے سے سمجھتے ہیں کوئی اپنا عزیز فاصلہ پر مرتا ہے تو اُس روز
بعض کو اُس کی شکل کا سایہ سا نظر آتا ہے اور دل میں وحشت یا بے چینی سی تو اُس روز
ہر ایک کو محسوس ہوتی ہے خواہ اسکو خیال میں لاؤ یا نہ لاؤ۔ نظر لگ جانا مشہور عام ہے
مانو تو دیو ورنہ پتھر کا فقرہ کس قدر زبان زد ہے۔ دعا اور محبت میں اثر سب جانتے ہیں
اور یہ تو موٹی سی بات ہے کہ خیال کرنے سے ہم کسی بات کو زیادہ دیکھ وسُن سکتے
ہیں اور غور کرنے سے باریک بات بھی سمجھ میں آجاتی ہے وغیرہ۔

اسکو سنسکرت والے پتوبل کہتے ہیں اور کسی خیال پر پختہ طور سے قائم ہونا ہی تپ
کہلاتا ہے۔ ویدانت فلاسفی کا قول ہے کہ سنسار سب جھوٹا ہے اور صرف خیال سے
بنگیا ہے ہندو مانتے ہیں کہ شروع میں ایک برمھ تھا اس نے خیال سے ہی جگت کی
رچنا کی۔ مسلمان بھی کہتے ہیں کہ کن کے کہنے سے کیا عالم بپا۔ غرض جدہر خیال کیجئے
ہزاروں باتیں اسکی تائید میں ملتی ہیں۔ اور اب سائنس والے بھی ماننے لگے کہ ہم اپنے
خیال کے اثر سے ہی بہت فاصلہ پر دوسرے شخص کے دل میں کوئی اثر پیدا کر سکتے
ہیں۔ لندن کے سوسائٹی آف سائکل ریسرچ نے جس کے ممبر لوگ بڑے مستند عالم
گنے جاتے ہیں اس کی تحقیقات کر کے پایہ ثبوت کو پہونچایا ہے۔ خیال صرف دوسرے
کے دل پر اثر نہیں کرتا بلکہ فوٹوگراف اور نازک باجے وغیرہ پر بھی اپنا اثر
ڈالتا ہے یہیں تک نہیں بلکہ۔

خیال کے اثر سے چلنے والے آلات بن گئے

ڈاکٹر براڈک نے ۱۸۹۵ء میں خیال کے فوٹو لئے بلکہ فاصلہ پر سے لئے۔ اس کا مضمون اکاڈمی ڈی میڈیشن کو بھیجا۔

مسٹر راجر نے روشنی میں ڈاک کے ٹکٹ کو دیکھا پھر اندھیرے میں جا کر فوٹو کے پلیٹ کی طرف دیکھا۔ ۲ منٹ تک پھر اس کو ڈیولپ کر کے دیکھا تو اس پر ٹکٹ کی تصویر نظر آئی۔ ۱۸۹۵ء

۲۲۔ جون ۱۸۹۵ء کے ولایتی اخبار ڈیلی گرافک میں چھپا تھا کہ ایک لیڈی نے فوٹو کے پلیٹ کے سامنے اپنے مردہ باپ کی شکل کا خیال کیا تو پلیٹ پر باپ کی تصویر ہوبہو آگئی

مسٹر برسل تمام یورپ و امریکہ میں مردہ روحوں کے فوٹو اتارنے کے لئے مشہور تھا جس کا تجربہ مسٹر سٹیڈ کے سامنے بھی کیا گیا تھا اور اس وقت بھی امریکہ کے ممالک متحدہ کے قصبہ لاس اینجلس میں مسٹر ایڈورڈ واٹلی ایسی تصاویر اتارتا ہے اس کے سوا بہت قسم کے آلات یورپ میں ایجاد و تیار ہوئے ہیں جو صرف خیال کے اثر سے ہی حرکت کرتے ہیں اور جن میں کسی قسم کی چالاکی یا شبہ کی گنجایش ہی نہیں رہتی مثلاً ۱۹۱۳ء میں برجی کا پنڈولم ایسا تیار ہوا جسکی حرکت خیال سے ہی بند کیجا سکتی ہے

ڈاکٹر براڈک نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے جو مریض کی تندرستی اور خیال و مرض کی طاقت کے درجے بتلاتا ہے۔

لندن کے مسٹر ہواری ڈیرادیگو نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے کہ تم اسکی طرف دیکھکر چاہو تو اسکی سوئی تمہاری طرف کو آوے اور چاہو تو ہٹ جاوے۔

ایم او ڈیارڈی کے آلہ سے چار گز کے فاصلہ پر بیٹھکر خیال کرو تو اس کی سوئیاں چلنے لگتی ہیں خیال نہ کرو تو بند ہو جاتی ہیں۔

جب ایسی ایسی ایجادیں ہو چکی ہیں تو پھر خیالی قوت کا سمجھ میں آنا کیا مشکل ہے

خیال سے بھوت بنکر نظر آنا مشہور ہے۔ اور یہ تو آپ بھی مانتے ہیں کہ برسوں کی دیکھی ہوئی بات یا مرے ہوئے آدمی کی صورت کا خیال دل میں کرو تو ایک لحظہ کے اندر ہو بہو وہ دل کے اندر صاف نظر آنے لگتی ہے۔ شہر کا شہر اور دنوں مہینوں کے واقعات دفعتاً آنکھوں میں پھر جاتے ہیں۔ اب رہ گیا ان کا دل سے باہر آنکھوں کے سامنے نظر آنا۔ اور فاصلہ پر نظر آنا۔ سو یہ بھی کچھ غیر قرین قیاس نہیں۔ خیال کی لہر جو ایتھر میں حرکت کرتی ہے وہ مثل سایہ یا عکس کے فوٹو کے پلیٹ پر جم جاتی ہے اور اسی طرح ہوا میں جم کر ایک ایسی شکل پیدا کر سکتی ہے جو آنکھوں کو اڑتی سی نظر آسکے اور جس طرح بجلی خبر کو یا تصویر کو بہت فاصلہ پر لیجا کر سنا اور دکھائی دیتی ہے اسی طرح خیالی موج اپنی بنائی ہوئی شکل کو بھی فاصلہ پر پہونچا اور دکھا سکے۔ جس طرح سے مقناطیس اپنی قوت لوہے کو عطا کر دیتا ہے اسی طرح سے اور جسم بھی اپنی قوت برقی دوسرے جسم کو پہونچا سکتا ہے بلا جسمانی لگاؤ یا چھونے کے اس کے ثبوت سے سائنس کی کتابیں بھر رہی ہیں اور اس کو تھیوری آف انڈکشن کہتے ہیں ہم بہت سے ظہور دیکھتے ہیں مگر وجہ نہیں جانتے۔ ہم بجلی کا اثر دیکھتے ہیں اور اس سے کام بھی لیتے ہیں مگر یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ وہ در اصل کیا ہے اور کیوں ایسا ہوتا ہے اسی طرح قوت خیالی کو سمجھ لو۔ قدرت میں بہت سی بے معلوم قوتیں کام کر رہی ہیں جنکو دیکھ نہیں سکتے مگر ان کے اثر و نتائج سے ان کے وجود کو ماننا پڑتا ہے۔

بے تار کے خبر رسانی نے ثابت کر دیا کہ یہ بھی ممکن ہے کہ بلا کسی قسم کے لگاؤ یا تار وغیرہ کے فاصلہ پر خبر پہونچائی جا سکے۔ ایکس ریز نے ثابت کر دیا کہ بلا روشنی کے عکس لینے والی طاقت کوئی دنیا میں موجود ہے۔ بجلی کے زور سے فاصلہ دراز پر لکھنے اور دیکھنے کے آلات ایجاد ہو چکے ہیں۔ کشش کی قوت ایسی عالمگیر ثابت

۱؎ دیکھو مسٹر جیمس کوٹی کی کتاب سی اینگ دی ان ویزبل۔

ہو گئی ہے کہ دنیا کی ہر ایک چیز اور ہر ایک ذرہ میں باہم ہر جگہ کام کر رہی ہے۔ اور مخصوص ایک ہی قسم یا ایک ہی جماعت کے اجزا میں نہایت تیز ہوتی ہے وغیرہ تعجب کی بات ہے کہ لوگ روزمرہ خواب میں ہو بہو صورتیں دیکھا کرتے ہیں نہیں بلکہ ذرا خیال کرتے ہی کسی کی صورت دل میں نمودار ہو جاتی ہے خواب کا اثر جسم پر بھی اکثر دیکھا کرتے ہیں یعنی رونا ہنسنا دھوتی بگڑ جانا وغیرہ پھر بھی قوت خیالی کے قابل ہو کر اس سے زیادہ کام نہیں لیتے۔ سورج کی کرن کو چھو نہیں سکتے مگر گرمی محسوس کرنے میں اور آتشی شیشہ پر جمع کریں تو انہیں غیر مادی لہروں سے مادہ میں آگ لگا سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہونے پر بھی لوگ اس میں حجت یا شک کرتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ زیادہ غصہ خوشی یا تعجب کے وقت تکلیف معلوم نہیں ہوتی مگر وقت ضرورت مصنوعی حالت پیدا کر کے تکلیف سے نہیں بچتے۔ خیال سے ہم غزل بناتے ہیں بھاری وزن اٹھا سکتے ہیں۔ خیال سے ہی آنکھ کسی طرف کو پھر جاتی ہے ہاتھ لگا کر نہیں پھیرنی پڑتی پھر بھی ہم اپنے دل کو نہیں پھیرتے غرض واقفیت سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ورنہ

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار   جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

اسی اصول پر بعض لوگ اپنے دشمن سے بدلا لینے کو بال رکھا یا کرتے ہیں کہ جب وہ مریگا تب ہی کٹوا دینگے۔ کوئی شخص بلا وجہ سست رہتا ہو تو سمجھو کہ کسی ایسی ہی بات کا اثر ہے اُسکو کبھی اکیلا مت رہنے دو ہر وقت اُس کو خوش کرتے رہو۔ حاسد پرجوش عوض طلب اور بدمعاش کی طبیعت خود ہی اثر کرتی رہتی ہے خواہ وہ جادو کے اصول نہ جانتا ہو۔ چین جاپان میں دشمن سے بدلا لینے کو اُسکے دروازہ پر خود پھانسی لگا کر مرجاتے ہیں جس کے بعد یقیناً وہ شخص بہت رنجیدہ رہنے لگتا ہے آخر کار بیمار ہو کر دہشت سے مرجاتا ہے۔ لعنت یا بد دعا کا اثر بھی اسی طرح ہوتا ہے ایک ہی دوا مختلف حکیموں کے ہاتھ سے اسی واسطے کم و بیش اثر کرتی ہے کہ اُنکے خیال کا اثر بھی اسمیں شامل ہو جاتا ہے۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ برق کے موافق دل کے بھی دو پول POLE ہیں اور خیال بھی بجلی کے موافق لہروں سے چلتا ہے اور روشن لہریں رکھتا ہے۔ اگر یہ شک ہو کہ خیال کی لہر کوئی چیز مجسم تو ہے نہیں پھر چلیگی کس طرح سے۔ تو لہر کسی کی بھی خود نہیں چلا کرتی صرف پاس والے جسم کو حرکت دیا کرتی ہے۔ کسی تالاب میں کاگ یا لکڑی کاٹ کر ڈالکر دیکھو کہ وہ نیچے اوپر اُسی جگہ پر ملتا رہیگا آگے کو نہ بڑھے گا۔ گویا خیال اپنے پاس کے ایتھر کو حرکت دیتا ہے پھر وہ مسلسل اپنے پاس والے حصہ کو حرکت دیتی ہوئی دور تک پہونچاتی ہے۔ اگر سوال کرو کہ خیال کی لہر دکھائی کیوں نہیں دیتی تو جب مقناطیس سوئی کو کھینچتا ہے تب سوئی کھنچتی ہوئی نظر تو آتی ہے مگر وہ کھینچنے والی کشش کی لہر کہاں دکھائی دیتی ہے۔ رونٹیجن کی شعاعیں کہاں نظر آتی ہیں مگر فوٹو تیار کردیتی ہیں۔ ہاں مقناطیس کی اور تیجن کے اور خیال کی لہریں نظر بھی آتی ہیں مگر دوسرے طبقہ کے رہنے والے دیوتاؤں کو یا اُن انسانوں کو جو کسی طرح ویسا درجہ حاصل کرلیتے ہیں جس سے اُن کی بھی باطنی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ بلکہ ان کو ان لہروں میں رنگ بھی نظر آتے ہیں۔ بجلی اور مقناطیس کی طرح قوت خیالی بھی دو طرح کی ہوتی ہے ایک اپنی طرف کھینچنے والی جس کو خواہش کہتے ہیں دوسری ہٹانے یا دھکیلنے والی جس کو ارادہ کہتے ہیں۔ یہ دونوں طرح کی خواہش جدا جدا بھی اپنا کام کرتی ہیں اور ملکر یں تو بہت قوی ہوجاتی ہیں اور مشق یا تحریک سے بہت بڑھجاتی ہیں۔ سانپ شیر باز گہرولی وغیرہ جانور اپنے شکار کی طرف دیکھکر ہی اس کی نظر کو ایسی باندہ دیتے ہیں کہ وہ باوجود گھبرانے اور بچنے کی کوشش کرنے کے خود اس کے منہ میں جاتے ہیں راستہ سے ہٹ کر بھاگ نہیں سکتے بلی کے سامنے چوہے کی ٹانگیں بے قابو ہوجاتی ہیں۔ سانپ اگر سامنے سے ہٹ جاوے تو بھی پرند تھوڑی دیر اُڑ نہیں سکتا اسقدر مجبور ہوجاتا ہے۔

بازی گروں کی نظر بندی

سب نے دیکھا ہے کہ آم کی گٹھلی بو کر فوراً درخت پیدا کر دیا جس پر آم بھی لگ گیا پھر درخت غائب تخم نکال لیا جوں کا توں۔

آپکی گھڑی گہرل میں کوٹ کر کنوئیں میں ڈلوا دی پھر ایک تربوز کاٹ کر اس میں سے نکالی اپنی عورت کو صندوق میں بٹھا کر غائب کر دیا پھر کسی بھلے مانس کی بغل میں بیٹھے ہوئے دکھایا۔

ایک ذرا سے ڈبہ میں کسی کو تماشے نظر آنا کسی کو شیر کسی کو جنگل وغیرہ۔

ہم جانتے ہیں کہ واقع میں یہ سب باتیں بے اصلیت اور ناممکن ہیں۔ اور وہ خود بھی پوچھنے پر صاف کہدیتے ہیں کہ سرکار نظر بندی کا سارا کام ہے۔ اور دراصل[۵۱] وہ ناظرین کی نظر کو ایسی باندہ دیتے ہیں کہ ان کے حسب مرضی مشاہدات دیکھنے لگے۔ چنانچہ ایک انگریز نے یہ بات اس طرح معلوم کی کہ جب بازی گر تماشہ کر رہا تھا اس نے اس[۵۲] کا فوٹو لیا تو اس کی عورت برابر اس کے پاس بیٹھی ہوئی تصویر میں ظاہر ہوئی حالانکہ تماشہ دیکھنے والے سب کہتے تھے کہ غائب ہو گئی نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس نظر بندی کا اثر بھی ایک خاص حلقہ میں ہوتا ہے اسکے باہر کھڑے ہو کر دیکھو تو کچھ نہیں۔

قوت خیالی کو روحانی قوت سمجھو۔ اسکے علاوہ جسم میں مادی قوت یا تاثیر مقناطیسی و برقی بھی ہوتی ہیں جو اپنی طرف کھینچتی اور سامنے سے ہٹاتی ہیں۔ مگر جس طرح جسم بغیر روح کے بے کار ہے نہ پھر سکتا دیکھ سکتا یا خیال کر سکتا ہے اسی طرح یہ انسان

۵۱ بازیگروں کے کرتب تین طرح کے ہوتے ہیں ایک تو ہاتھ کی صفائی کے جیسے روپیہ یا گولی اڑا دینا وغیرہ۔ دوسرے لاگ کے جیسے پانی میں سے بالو خشک نکالنا یا پانی زمین پاٹ پر بہو تنا وغیرہ۔ تیسرے نظر بندی کے۔ ہمارا ارادہ تھا کہ ان سب کی بھی ایک کتاب چھپوا دیں مگر پھر سوچا کہ یہ کھیل کی باتیں ہیں لکھتے کو ابھی بہت سے علوم باقی ہیں جو نہایت ضروری مفید ہیں۔

۵۲ مفصل دیکھو مسٹر ولیم واکر اٹکنسن کی کتاب مینٹل میجک و مینٹل فیسی نیشن۔

مقناطیس، انسانی برق بھی قوت خیالی کے مدد سے تو عجیب عجیب کرشمے دکھاتی ہیں مگر اس کے بغیر کچھ نہیں کر سکتیں۔ گویا جس طرح روح صرف خیال کے اشارہ سے ہی ہمارے اعضاؤں سے مختلف کام کرا لیتی ہے اسی طرح ان قوتوں سے بھی فائدہ اٹھا سکتی ہے قوت خیال کا سب سے بڑا اور اکیلا کام دوسرے کے دل پر خاص اثر پہونچاتا ہی۔ پھر اسی اثر سے خواہ اس سے بازیگر کے تماشے دکھاؤ۔ یا اپنی طرف مائل کر دیا اپنا اثر جماؤ بسی کرن۔ موہن۔ اُچاٹن۔ وغیرہ سب اسی کی شاخیں ہیں۔

قوت خیالی گویا بھاپھ یا بجلی کا انجن ہے۔ اُس کی ڈور جس سے لگا دوگے وہی کام انجام دینے لگیگا اس قوت کو ایک دفعہ مشق سے بڑھا کر اختیاری کر لو پھر جو چاہو کام اس سے لو۔ اب ہم اسکے بڑھانیکی ترکیبیں اور مختلف طرح کے کاموں کی مثالیں نیچے لکھتے ہیں۔

خیال سے قوت بنانا

انسان کا دماغ ڈینامو یعنی قوت کے پیدا کرنے کا کارخانہ ہے اور آنکھ۔ ہاتھ و زبان اُس کے ظاہر کرنے کے آلات ہیں۔ پہلے دماغ میں وہ نقشہ بناؤ پھر اُس کو آلات کے ذریعہ عمل میں لاؤ۔ پہلے دہیان میں نقشہ بنانا سب سے مقدم بلکہ تمام قوت کی کنجی ہے۔ وہی کاریگر موجد مصنف یا شاعر اچھا کام کر سکتا ہے جو پہلے اس کو اپنے خیال میں بنا کر دیکھ لیتا ہی میستری کو مکان کا نقشہ یا کاریگر کو چیز کا نمونہ پہلے درکار ہوتا ہے خواہ وہ مادی ہو یا خیالی بلا اس کے کام نہیں چلتا۔ مصور بھی تصویر کو کاغذ پر پیچھے بناتا ہے پہلے اپنے خیال میں اسکو بھر لیتا ہے۔ جس طرح نقشہ کھینچتے وقت ہاتھ ہلتا ہو تو نقشہ ٹہیک نہ بنیگا اسی طرح تصور جماتے وقت دل کا یکسو ہونا ضروری ہے۔ پھر جو بات چاہتے ہو اُس کا نقشہ اپنے خیال میں ایسا بناؤ کہ گویا وہ اس وقت ہو رہی ہے اور ہر وقت پیش نظر رکھو جب تک کہ وہ نظر آنے لگے اور اس کو موجود مجسم سمجھو۔ بس تمہارے کرنے کا اتنا ہی کام ہے

پھر تمہارے خیال کی لہریں اُس میں بھرنا شروع ہو جاوینگی اور اُس کو واقعی بنادینگی مگر یہ یاد رہے کہ پہلے کسی بات کی خوب دل سے خواہش کرو۔ پھر اُس کے پورا کرنے کا ارادہ کرو۔ پھر اُس کے پورا ہونے کو خیال میں دیکھو۔ اور اعتقاد کامل رکھو۔ سارے کام ضروری ہیں ان میں سے کوئی بھی کم نہ ہو۔ جب یہ ہوگا تو ضرور مراد پوری ہوگی وہ بھی اتفاق سے نہیں بلکہ خاص قدرتی عالمگیر کشش کے قواعد مقررہ کے درجہ اور اثر سے آنکھ کے مختلف طور پر جھپکنے سے مختلف معنی سمجھے جاتے ہیں جن کو تم بخوبی جانتے ہو۔ آئینہ سامنے رکھکر اپنی آنکھ کو خود دیکھو اور اُس کے اشارات کا اثر سمجھو۔ آنکھوں کو خوب کھولکر بڑے شوق سے شیشہ کی طرف اس طرح دیکھو گویا تم اُس شخص کی طرف دیکھ رہے ہو جو اسمیں نظر آتا ہے۔ اس مشق سے تمہاری آنکھوں میں عجب تاثیر پیدا ہو جاویگی۔

دوسرے کے دل پر اپنا اثر ڈالنا

اس کی ناک کی جڑ کی طرف دیکھو بلکہ ہو سکے تو ٹھیک اس کی آنکھوں کی طرف اس طرح دیکھو کہ گویا ان کی رنگت دیکھ رہے ہو یا ان کھڑکیوں میں ہو کر اُس کے دماغ کی اندرونی کیفیت معلوم کر رہے ہو۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اُس کی آنکھیں جلد تھک جاوینگی پھر تمہاری گفتگو کا اُس پر ایسا اثر ہوگا گویا اُس کو مسمرائز کر کے ہدایت کر رہے ہو۔ جوش اور جذبات کے ساتھ ہی انسان کے دماغ میں ایک روشنی سی پیدا ہوا کرتی ہیں جس کی شعاعیں آنکھوں کی راہ نکلکر دوسرے شخص کے دل میں گھس جاتی ہیں آنکھوں میں خیالی قوت کے اظہار کرنے اور پہونچانے کی قوت بہت زیادہ ہے اس کی وجہ معلوم نہیں ہوئی شاید کوئی اعصاب ہونگے۔ مگر اس کا اثر مسمریزم سے خوب ثابت ہو چکا ہے چھونے سے بھی برقی لہر ایک جسم سے دوسرے جسم میں بڑی آسانی سے جاتی ہے اگر کوئی ذریعہ نہ ہو تو بھی لہر چلتی تو ہے مگر اس قدر تیزی سے نہیں۔ انگلی کے پوٹوے ہتھیلی ہونٹ

ان میں یہ خاصیت زیادہ ہے۔جب کسی سے ہاتھ ملاؤ تو دل میں خیال کرو کہ تمہارے بازو سے قوت کی لہر ہاتھ کے راستہ اُس کے جسم میں داخل ہوئی۔پھر جب ہاتھ کو چھڑاؤ تو اسطرح سے ہٹاؤ کہ تمہاری انگلیاں اُس کی ہتھیلی سے ملتی ہوئی آویں، اور اُس کی انگلیاں تمہاری انگلیوں سے۔بات کرنے میں اپنی ہاتھ کی انگلیاں دوسرے شخص کی طرف رکھو یا کیا کرو تو بھی اُس میں تمہارا اثر زیادہ بھر جاویگا۔یہ دلگی کی باتیں نہیں ہیں اُن کو کرکے دیکھو لوگ پھر تمہارے کیسے دوست بنجاتے ہیں اور تم کو کسقدر قابو ان پر ہوتا ہے۔کسی شخص کو کبھی اپنے کندے پر ہاتھ مت رکھنے دو اس طرح اُس کا اثر تم پر زیادہ پڑیگا۔یہ باتیں پہلے لوگوں کو بھی شاید معلوم تھیں اسی واسطے بوسہ لینا ہاتھ پھیرنا۔ہاتھ ملانا۔بانہہ میں ڈالکر چلنا مروج ہوا۔

بولنے میں اعصاب کا زیادہ استعمال کرو بہ نسبت عضلات کے۔دوسروں کے الفاظ و لہجہ کا تمہارے دل پر جو اثر ہوتا ہے اُس کو سمجھو اور فائدہ اُٹھاؤ۔ہر ایک لفظ و اشارہ کے خاص معنی مقرر ہیں جو دوسرے پر وہی اثر پیدا کرتے ہیں۔چالاک آدمی بھی معتبر بننے کیلئے اعتبار کی مقررہ باتیں اپنے میں دکھاتا ہے لکچرار اور وکیل خاص الفاظ و طرز بیان کو اختیار کرکے ہی اپنی تقریر کو موثر بناتے ہیں۔الفاظ ہی قتل و جنگ کراتے یا انعام لیتے ہیں۔الفاظ کیا ہیں گویا خیال کی منجمد یا مجسم تصویر ہیں جو دوسرے کے دل میں جا کر گھلجاتے اور وہی خیال بنجاتے ہیں۔الفاظ کے باربار استعمال کرنے سے بڑا زبردست اثر ہوتا ہی جس طرح کھونٹے کی نوک ہر ضرب پر اندر کو زیادہ گھستی جاتی ہے یا پانی کی بوند بار بار پڑنے سے پتھر بھی گھس جاتا ہے اسی طرح الفاظ کا اثر بھی ہر بار پہلے سے زیادہ چسپاں ہوتا جاتا ہے کوئی حملہ بار بار کیا جاوے تو ہر بار اُس کا مقابلہ پہلے کی بہ نسبت کمزور ہوتا ہے آخر اُس کی برداشت کی عادت پڑ جاتی ہے۔اسی اصول پہ طالب علم سبق کو یاد کرنے کے لئے بار بار دوہرایا کرتے ہیں۔سوداگر بھی جب برابر کسی چیز کا اشتہار دیتے رہتے

ہیں تو بڑے کٹر خریدار بھی جن کو ضرورت بھی خواہ نہ ہو ایک بار اس کی خریداری پر تل ہو ہی جاتے ہیں۔ اسی کا نام انگریزی سجیشن ہے

سجیشن کا اثر تھکے ہوئے آدمی پر زیادہ ہوتا ہے یا اُس شخص پر جو اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دے یا جس کی قوت ارادی کمزور ہو جیسے مزدور ملازم پیشہ دوسرے کی صلاح پر چلنے والا رئیس کا بیٹا وغیرہ۔ دو شخص باتیں کرتے ہوں تو جو بلندی پر بیٹھا یا کھڑا ہو اُس کی بات کا دوسرے پر زیادہ اثر ہوگا جو بیٹھا ہو یا جسکی نشست ذرا نیچی ہو اسی واسطے دوکاندار اپنا تھڑا ذرا اونچا بناتے ہیں۔ تم کسی سے دبے جاتے ہو تو اُٹھکر بات کرو مضبوط ہو جاؤ گے۔ تم دوسرے کے سجیشن کے اثر سے بچنا چاہو تو تھکان کے وقت کسی کی بات مت سنو یا کم سے کم اس کا جواب اس وقت مت دو پھر پر ملتوی رکھو جبکہ تمہارے ہوش ٹھکانے ہونگے۔ جب کسی زبردست قوت والے سے بات کرو تو چپ ہوتے وقت اپنا منہ اس طرح بند کرو کہ دانت ملجادیں اس طرح تمہارے دماغ میں زیادہ قوت مقابلہ پیدا ہوگی۔ اور دل میں خیال کرتے رہو کہ نہیں میں تمسے زیادہ قوی ہوں تم مجھپر اثر نہیں ڈال سکتے۔ میں تمہاری بات نہ مانونگا وغیرہ

قوت ارادی کے بڑھانے کیلئے

توجہ کے سوائے خاموشی کی بھی زیادہ ضرورت ہے اپنے کسی کام یا اصول میں ڈھیلے مت ہو جس کام کے کرنے کا ارادہ کر چکے ہو پھر اس کو ضرور کرو خواہ کتنی ہی مشکلات سدراہ ہوں۔ جو کام ناپسند یا مشکل معلوم ہوں اُن کو کرکے اپنی طاقت مقابلہ بڑھایا کرو مثلاً رات کو جاگ کر فوراً اٹھ بیٹھنا وغیرہ۔ تصور کے بڑھانے کے لئے شیر یا سانپ وغیرہ خوفناک چیز کا خیال ایسا باندھو کہ ڈر کر آنکھ کھل جائے سر کو ہمیشہ اونچا رکھا کرو آنکھوں کو ٹھیک سامنے پاؤں ثابت قدم اور ہاتھ مضبوط۔ اور اپنی قوت پر بھروسہ کرنے کی

عادت ڈالو خود کو پیار کرو۔ اور میں ہوں خود مختار ہوں۔ ایسے الفاظ دل میں اکثر کہا کرو
پھر دیکھو کہ ان میں کیسا اثر ہے۔

دوسرے کے خیال پر اثر ڈالنے کیواسطے

اُسکے دل کی قوت کو تھکاؤ خواہ کسی روشن چیز کی طرف غور سے نظر کرا کے۔ یا مم مم
ایسی آواز سنا کر یا خوشبو وغیرہ کی دہونی دیکر۔ یہی طریقے قدیم سے جاری ہیں۔ پھر جیسا
اس سے کرانا چاہتے ہو یا جیسی حالت دیکھنا چاہتے ہو ویسا ہی نقشہ اپنے خیال میں
بناؤ تو اُس پر ویسا ہی اثر نمایاں ہوگا۔ مگر یہ بھی یاد رکھو کہ کسی شخص پر اتنا ہی اثر ہوسکیگا
جتناکہ اثر پذیر وہ ہوگا بازیگر لوگ بھی یہ کرتے ہیں کہ خود اطمینان کی نشست بیٹھتے یا
کھڑے ہو جاتے ہیں اور ڈوردیجاتے با کچھ گاتے ہیں کہ سننے والوں کے دل
ڈہیلے ہو جاتے ہیں۔ پھر نظر بندی کرتے ہیں۔ اور پہلے کئی سال تک خود مشق کرتا ہی
کہ اپنے دل میں کسی حالت کا نقشہ بنا کر دیکھا کرتا ہے جب خود اُس کو ہو بہو صاف
نظر آنے لگتی ہے تب دوسروں کو دکھانا شروع کرتا ہی۔

دوسرے شخص کے جسم پر اثر پہونچانیکا طریقہ

یہ ہے کہ پہلے دہیان میں اس کی شکل ایسی بناؤ کہ گویا وہ سامنے کھڑا ہے اور پھر جو اثر
اس پر ڈالنا چاہو اُس کو خیال کرو کہ پڑ رہا ہے۔ جس قدر گہرا تمہارا خیال ہوگا اور
جس قدر زیادہ اُس کا عقیدہ یا خوف ہوگا اسی قدر زیادہ اثر پہونچیگا۔ اسی واسطے
پریوگ کرنے والے موم کی مورت وغیرہ بنا کر اُس پر دہیان جماتے ہیں تاکہ زیادہ
مضبوط جمے۔ اور ایسی مورت وغیرہ کا نام سنکر لوگ ذرا خوف زدہ بھی ہو جاتے
ہیں اس لئے سمیشن کا سا اثر ہوتا ہے ورنہ خیال کی بات کسی کو کیا معلوم ہوگی۔

فاصلہ پر خبر پہونچانا

اگر اپنے کسی عزیز یا دوست کو خواب کے ذریعہ اپنی حالت سے خبردار کرنا چاہو تو اُس کے مقام کی طرف منہ کرکے رات کے وقت خیال کرو کہ وہ سو رہا ہے اور تم اُس کے سرہانے کھڑے ہو کر اپنے حالات بیان کر رہے ہو اس نقشہ کو خیال میں خوب جما لو اور اگر اس کی شکل آنکھوں میں سمائی نہ ہو تو اُس کی تصویر سامنے رکھ لو جس طرح کھانے کی چیز سامنے آنے سے بھوکھ تیز ہو جاتی ہے اسی طرح مطلوب کی تصویر سامنے رکھنے سے خواہش بھی زیادہ گہری و موثر ہو جاتی ہے۔

اس طرح سے جو ارادہ سے اپنا خیال دوسری جگہ پہونچایا جاتا ہے یا دوسرے کا خود سمجھا جاتا ہے اس کو انگریزی میں تھاٹ ٹرانسفرینس کہتے ہیں۔ مگر جو خود بخود بے معلوم طور پر دوسرے کے خیالات کا اثر اپنے دل پر ہوتا ہے اس کو ٹیلی پیتھی کہتے ہیں۔ اور جس طرح تار برقی سے ایک درجہ اوپر بے تار کے خبر رسانی ہے اسی طرح اور ایک درجہ اوپر ان کو سمجھو جو کسی روز اسی طرح عام ہو جاویگی۔ ۱۹۰۳ء میں لندن کے مشہور اخبار ریویو آف ریویوز کے دفتر میں معزز اشخاص نے اس کا تجربہ کیا اور صحیح پایا۔

خبر بھیجنے والے کو اپنا جسم ڈھیلا رکھنا چاہئے۔ زیادہ جوش کام کو خراب کرتا ہے۔ کمرہ بھی کسی قدر گرم ہونا چاہئے سردی میں ایسی لہریں کم تیزی سے دوڑتی ہیں۔ اس سے پہلے فرنگی استادوں نے ایسے کیڑوں پر تجربات کئے تھے جن میں باہم زیادہ محبت ہوتی ہے سب سے پہلے کچھ عرصہ تک بہت سے کیڑوں کو ایک جگہ رکھتے تھے تاکہ ان میں میل

جرمنی کے ایک دہقان کا قصہ لکھا ہے کہ اس کو روزمرہ رات کے وقت سخت دھماکے کی آواز غیب سے معلوم ہوا کرتی تھی اور اسکے تمام جسم میں درد ہوا کرتا تھا تحقیقات کرنے پر بھید کھلا کہ اس کا دشمن ایک لوہار اپنے گھر بیٹھا ہوا اسی وقت کسی لوہے کو ہتھوڑے سے پیٹتا اور اسکا نام لیتا جاتا ہے۔ لوہار کو اس فعل سے روکا گیا تو دہقان کا مرض جاتا رہا۔

پیدا ہو جاوے پھر کچھ کیڑے ان میں سے اپنے دوست کے پاس ہزاروں کوس فاصلہ پر
بھیجدیتے تھے اور ان کیڑوں کو مختلف خانوں میں رکھکر ان پر حروف لکھکر نامزد کر لیتے تھے
پھر جس کیڑے کو یہاں چھیڑتے تھے وہاں بھی اسی حرف کا کیڑا بلبلانے لگتا تھا۔ مگر
اس کے لئے وقت کا تقرر پہلے سے کرنا پڑتا تھا اور دوسری زیادہ تھی۔ اب یہ سب
باتیں صرف خیال سے ہی ہونے لگیں۔ یہ شک کرنا فضول ہے کہ ہمارے خیال کی
خبر دراز فاصلہ پر خاص شخص معلومہ کو کیسے پہونچے گی جبکہ بے تار کے خبر بھی اپنے اسٹیشن
پر ٹھیک پہونچ جاتی ہی حالانکہ راستہ میں پہاڑ سمندر وغیرہ سب کچھ ہوتے ہیں۔

قوت خیالی سے فائدہ اٹھاؤ

(۱) دکھ سے بچنا دل کو ہمیشہ خوش رکھا کرو تو بری خبریں آنا بند ہو جاویں گی۔ زندگی
اچھی کٹیگی کام زیادہ ہوگا دوست زیادہ ہونگے مزاحمت کم ہوگی۔ آنندی آدمی زیادہ عرصہ
تک جوان بنا رہتا ہے کیونکہ آیندہ خوشی کی امید کی جھلک ہر وقت اس کے پیش نظر رہتی
بخلاف اسکے غمگین طبیعت والا وقت سے پہلے بڈھا ہو جاتا کیونکہ اسکی نظر میں ہمیشہ اندھیرا
رہتا مصیبت میں سوکھا لقمہ بھی آنندی کو تو بڑا لذیذ معلوم ہوتا مگر غمگین کو اور زہر سا لگتا ہی
اچھے خیالات سے کھانا ہضم بھی جلد ہوتا اور امرت کا سا فائدہ کرتا ہی۔

(۲) سب پر غالب رہنا دوسروں کی خوشامد ہرگز مت کرو تم میں سب کچھ طاقت ہے
تم جتنا لوگوں سے ڈرکر و بچکر چلوگے اتنا ہی تم پر حملہ و غلبہ ہوگا۔ بیخوف ہوکر بھیڑ میں گھسو تو
ضرور راستہ ملیگا۔ تم کو کوئی پسند نہ کرتا ہو یا تمہاری عزت نہ کرتے ہوں تو تم خیال کرتے
لگو کہ مجھکو سب پسند کرتے و میری عزت کرتے ہیں چند روز میں یہی حالت ہو جاوے گی
جو عورت اپنے عاشقوں کے پیچھے بھاگتی ہے اس کی۔ کوئی قدر نہیں کرتا قدر اس کی
ہوتی ہے جو منہ نہ لگاوے۔ ڈرپوک و شرمیلے تو کوئی بات نہ پوچھے گا جس بات کا

خوف دل میں رکھوگے وہ پیش آکر رہیگی۔ بیخوف رہو کوئی مقابلہ نہ کرے گا کسی سے کوئی کام کرانا چاہو تو باہر سے کہو کہ مہربانی فرماکر یہ کر دیجئے۔ مگر اس وقت اندر دل میں کہو یا خیال کرو کہ تم کو ایسا کرنا ہوگا تمہاری مجال نہیں کہ ایسا نکرو۔ وغیرہ۔

(۳) دل کو قابو کرنا۔ تم جس کام کو کرنا چاہتے ہو اس کا الارم اپنی دل کی گھڑی پر لگادو مثلاً آج دو بجے تم کو کسی سے ملنا ہے تو اپنے دل سے کہو کہ یاد رکھنا کہ آج دو بجے فلاں جگہ جانا ہے بس ٹھیک وقت سے پہلے دل کو یاد دلادیگا۔ اگر تمہارا میلان کسی بُری عادت کی طرف ہو تو اُس کی خرابی ذہن نشین کرلو۔ دل سے کہدو کہ خبردار یہ عادت بُری ہے اور میں آیندہ اس کو ہرگز نہ کرونگا۔ پھر وہ خواہش دل میں پیدا ہو تو کہو نہیں میں نہیں مانونگا۔ نہیں مانونگا۔

(۴) موٹا و طاقتور ہونا کوئی چیز کھاؤ یا کوئی کام کرو طاقت یا صحت کے واسطے تو اُس کا خیال بھی دل میں کرتے جاؤ کہ یہ چیز یا کام مجھکو فلاں فائدہ پہونچاوے گا۔ اور وہ چیز یا کام اگر اُس فائدہ سے کچھ مطابقت رکھنے والا ہو تو اور بھی بہتر ہے کہ تصور مضبوط ہوجاوے مریض دوا کھاتے وقت اگر یہ اعتقاد رکھے کہ اس سے مجھے فائدہ ہوگا تو جلد اور زیادہ اثر ہوگا اور جو مریض مایوس ہو یا مرنا چاہتا ہو اُسکو کوئی دوا فائدہ نکریگی۔

(۵) دوسروں کو اچھا بنانا بچہ یا ملازم کو اگر بدمعاش بے ایمان کہا کروگے تو وہ ایسا ہی ہوجاویگا۔ اگر اچھی خاصیتوں[۱] سے پکارا کروگے تو دن بدن اچھا ہوتا جاویگا

[۱] ہمنے یہاں دانستہ خاصیت کا لفظ لکھا ہے۔ ایک نکتہ اور ہے اس کی غلط فہمی سے بچا نیکے لئے۔ کہ جس بچہ کا نام بہت شاندار رکھا جاوے بگا اُسکی زندگی شاندار نہ ہوگی یہ بھی ایک تجربہ کی بات ہے۔ گھسیٹا کوڑا ہیرا کوڑے مل وغیرہ بیہودے ناموں کے لوگ اکثر مالدار دیکھے جاتے ہیں۔ اور اکثر عمدہ ناموں کے ہی جہاز زیادہ ڈوبا کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ قدرت ہر جگہ دونوں پلڑے برابر رکھتی ہے اور جہاں ضرورت یا کمی دیکھتی ہے مدد کرتی ہے جہاں کوئی دست درازی دیکھی ہی خود ہاتھ کھینچ لیتی ہے جس طرح ہم اپنے کمزور بیٹے کی زیادہ خبر لیتے ہیں بہ نسبت چالاک کے یا کسی کو مار کر خود پھر اُس پر کچھ مہربانی کرنا چاہتے ہیں اسی اصول پر تو اکثر بچے جن کے ماں یا باپ بچپن میں مرجاتے ہیں ہمیشہ اور بانوں میں خوش نصیب ہوا کرتے ہیں اسیواسطے قدرت نے انسان کے جسم کو بغیر بال و پر وغیرہ کے پیدا کیا۔

تم جتنا کسی پر اعتماد کروگے اتنا وہ معتبر بنے گا (مگر آجکل اپنا ہاتھ پیر بچاکر اعتبار کرنا ہی مصلحت ہے) بچہ کا نام بھی ویسا مت رکھو جس میں کوئی بدی ظاہر ہوتی ہو ورنہ عام خیال کا اثر یہ ہوگا آخر وہ اسم بامسمیٰ بن جاویگا۔

(۶) سوداگری میں کامیاب ہونا سوداگر پہلے خریدار کی توجہ حاصل کرے پھر شوق پھر خواہش۔ جس قدر بار بار اشتہار دیگا اسی قدر زیادہ اثر ہوگا ایک دفعہ اطلاع دینا ہی کافی نہ سمجھے۔ گلی میں جو پھیری والا زور سے آواز لگاتا ہے اس کا سودا کچھ بک ہی جاتا ہے۔ آواز صاف اور الفاظ ایسے ہوں کہ اس چیز کے استعمال کا مزہ بھی تھوڑا سا آجاوے مثلاً پھل کو کہ۔ واہ کیسا میٹھا ہے جیسے.... تصویر ہو تو اور بھی زیادہ اثر کرے۔

(۷) دست شفا ہونا تم حکیم ہو تو بیمار سے کہو کہ ہم تم کو بہت جلد آرام کردیں گے ایسے بہت سے مریضوں کو آرام کر چکے ہیں اور دوا کے علاوہ اس پر سے کچھ اتارا وغیرہ کرو ہندو ہو تو ہنومان باوا کے نام کا اور کسی دیوتا کا مسلمان ہو تو اس کے عقیدہ کا۔ کیونکہ خیال کا اثر نظام اعصابی پر براہ راست پڑتا ہے جس سے سب بیماریوں کا تھوڑا بہت تعلق ہوتا ہے۔

(۸) قوت حافظہ بڑھانا طالب علم ہو تو کسی بات کو یاد کرنے کے لئے اشعار بنالو یا اس کے مشابہ کوئی کہاوت یہ بات ذہن نشین کرلو۔ یاد کی ہوئی بات کو بھی اکثر دہراتے رہا کرو جو بات مشکل معلوم ہو اس کو یا تو آنکھ بند کرکے غور سے سوچو یا اس وقت چھوڑ دو رات کو سوتے وقت خیال کرو کہ کل ضرور سمجھ میں آجاوے۔ اکبر بادشاہ کے پیچیدہ سوالوں کا جواب بیربل اسی طرح دیا کرتے تھے۔ جس بات کو یاد کرنا چاہو اس کو سوتے وقت دو چار دفعہ کہکر پھر یہ خیال کرکے سو جاؤ کہ یہ بات یاد رہے تو وہ یاد رہے گی امتحان کی رات کو ضرور اس کا تجربہ کرو۔

(۹) حمل میں بچہ پر اثر ڈالنا۔ حاملہ عورت ایام حمل میں جیسا خیال دل پر نقش کریگی ویسے ہی آثار بچے میں نمایاں ہونگے۔ اسی طرح حسب دلخواہ خوبصورت عقلمند نیک بہادر اولاد پیدا کر سکتے ہیں نہیں بلکہ لڑکا یا لڑکی بھی اسی قوت خیال کے زور سے کر سکتے صرف خیال کی مضبوطی شرط ہے چنانچہ جب عورت کا خاوند مر جاتا ہے اور اس کو بیٹے کی از حد تمنا ہوتی تو عموماً دیکھا گیا ہے کہ ایسی حالت میں لڑکا ہی پیدا ہوتا ہی۔

(۱۰) اپنی مراد پوری کرنا ہو کسی چیز کی ضرورت ہو تو دل سے اس کی خواہش کرو وہ تم کو ضرور ملیگی۔ تمہارے خیال کی لہریں پھیل کر کسی شخص کو کھینچکر تمہارے پاس لا دینگے جس سے تمہارا کام ہوگا یا جو کام بننے کا راستہ بتلاویگا۔ خود بخود معلومات سامنے آوینگی اور دروازہ سا کھلیگا۔ تمہارے دل کی لہر ہر شخص کی لہر سے ٹکر کھاتی ہوئی اس طرح اپنا مقصد حاصل کریگی جس طرح ہم کسی سے راستہ پوچھتے ہیں۔ اگر تم کسی سے محبت کرتے ہو اور وہ تم سے نہیں کرتا تو تم دل میں تو یہ خیال جماؤ کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے اور یا ہر خود اس کے پیچھے لگنا ترک کردو تو وہ ضرور تم سے محبت کرنے لگیگا۔

(۱۱) جادو ٹونے سے بچنا تم کو معلوم ہو کہ کوئی تم پر اپنا سجیشن یا جادو کا ڈال رہا ہے تو تمہارے پاس اس سے بچنے کے لئے سہل علاج موجود ہے۔ اپنے دل میں کہو کہ مجھ پہ اثر ہو ہی نہیں میں ناقابل فتح اور اپنا مالک خود ہوں۔ بس کافی ہے اگر مخالف کو زبردست سمجھو تو دھیان میں نقشہ جماؤ کہ اس کی طرف سے قوت کی شعاعیں آرہی ہیں اور تم ان کو مار کر ہٹا رہے ہو۔ تمہاری آورا تمہارے گرد قلعہ سا بنا رہی ہے۔ اور کہو کہ۔ جاؤ ہٹو جہاں سے آئی ہو وہیں چلی جاؤ۔ ایسے مقابلہ جادوگروں کے اکثر تم نے سنے ہیں کہ ایک نے کچھ کرکے دکھانا چاہا دوسرے نے

۱؎ اس کے دیگر قواعد دیکھو ہماری کتاب علم النسا میں قیمت ؏۔ مگر یہ خیال رہے کہ آجکل نقلی کتابیں اس نام کی بہت چل رہی ہیں خاص ہماری مصنفہ دیکھکر خرید و۔

اس کو کیل باندھ دیا آخر ہارنے والے سے کچھ کام نہ ہو سکا یا اس کے منھ سے خون نکلنے لگا وغیرہ۔ تم اپنی طبیعت پر کسی خواہش کا غلبہ دیکھو تو اس طرح سوچو کہ اس وقت ذرا صبر کرو پھر اس سے ذرا بچنے کی تدابیر کرو۔ غصہ کے وقت دس تک گنتی گن لو غصہ نہ رہے گا۔

(۱۲) بہادر بننا تم کمزور ہو تو قوت کا یہ نسخہ لو۔ اپنے دل میں خیال جماؤ ایک بہت بڑا چاروں طرف سمندر ہے زندگی کشش و قوت کا۔ اس میں اور کوئی مخلوق نہیں صرف تم بیچ میں مضبوطی سے کھڑے ہو۔ تمہارے جسم سے قوت کی شعاعیں نکل رہی ہیں حسب دلخواہ کاموں کے کرانے والی شکلوں کے۔ اس کا نقشہ دھیان میں جماکر ذرا دیکھو تو تمہارے سب کام کیسے بنتے ہیں اور تکان کے وقت تم کو کس قدر مضبوطی محسوس ہوتی ہے۔

(۱۳) خوبصورت بننا ہمیشہ ہنس مکھ رہو۔ استادوں نے معلوم کیا ہے کہ دلی خیالات اور جسمانی فعل لازم ملزوم ہیں مثلاً جس طرح غصہ ہونے پر ہم دانت پیسنے لگ جاتے ہیں اسی طرح اگر تھوڑی دیر تک ہم دانت پیستے رہیں گھونسا اٹھاویں آنکھیں لڑی رکھیں تو خواہ مخواہ دل میں غصہ پیدا ہو جاویگا۔ ہنسنے سے دل کو خوشی پیدا ہو ہی جاتی ہے لفظ ہنسو کو پڑھکر یا ہنسنے والے کو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ دل میں خوش ہو چہرہ شگفتہ رہیگا۔ غرض تم اپنے میں جو خاصیت پیدا کرنا چاہو اسی کا اظہار پہلے مصنوعی کرنے لگو پھر قدرتی ہونے لگیگا۔ جس عادت کو چھوڑنا چاہو اسکے خلاف والی بات کیا کرو قوت خیالی سب کی بھول میں پڑی ہے کوئی اس سے کام نہیں لیتا۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو ہر کام کے کرتے میں خیال کا بھی استعمال کرتے ہوں اسی واسطے کامیابی کم

سیل CELL کے معنی کوٹھری یا خانہ کے ہیں جیسے شہد کی مکھی یا بھڑ کے چھتہ میں ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک قطرہ خون یا گوشت کا چھوٹے سے چھوٹا ٹکڑہ ایسے خانے رکھتا ہے۔

ہوتی ہے بات کرو تو خیال سے - خط لکھو تو خیال بھر کر - دعا کرو تو اندرون دل سے جو کبھی خالی نہ جاویگی - جس بات کا تمہارے دل پر خود پورا اثر نہیں اُسکا تم دوسروں پر کیا اثر ڈال سکتے ہو - ہر وقت کی اور بیجا خواہش بھی بُری ہے صرف وقت ضرورت اور واقعی ضرورت کی خواہش کرو ورنہ قدرت کا بھنڈاری تم کو ہر وقت کا ہاتھ پھیلانے والا سمجھکر شاید کم توجہ کرنے لگے -

دماغ ایک مادہ سے بنا ہے جسکو PLASM کہتے ہیں یعنی ابتدائی زندہ مادہ اور اُس میں ۵۰ کروڑ سے لیکر دو ارب تک سیل ہوتی ہیں جیسا کوئی دماغی کام کرنے والا ہو ویسی ہی زیادہ - ان میں سے لاکھوں سیل بلا استعمال کے فاضل رہجاتی ہیں خواہ کوئی عمر بھر کتنا ہی کام کرے - بلکہ حسب ضرورت اور پیدا ہوتی رہتی ہیں اس سے ثابت ہی کہ کوئی شخص جسقدر چاہے دل و دماغ کی قوت بڑھا سکتا ہی -

واشنگٹن کے پروفیسر گیٹس نے ثابت کیا ہے کہ دماغ استعمال اور مشق سے بڑھتا ہی اور صرف ارادہ سے بھی بڑھایا جا سکتا ہے - اور جس قسم کا کام اس سے لیا جاوے اسکے موافق دماغ کا خانہ بھر کر اُس جگہ فراخ نمایاں ہوتا ہی -

افسوس لوگ ایسی اختیاری اور مفتی قوت سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں اُٹھاتے اسواسطے کہ اس پر یقین نہیں کرتے یا اُس کو ایسی زبردست نہیں سمجھتے - ہم نے سب قواعد بیان کردیئے - اب جو چاہیں وہ ایکبار ان کو آزما کر دیکھیں خواہ پہلے سے یقین نہ ہو مگر تھوڑی دیر کے لیے اُسے صحیح فرض کر آزماویں - شہوت جوش ہمت ان کو دیکھ نہیں سکتے مگر ان سے کیسے کیسے عظیم نتائج پیدا ہوتے دیکھتے ہیں یہ سب اسی کے اثر سے ہیں یہ قدرت کے دقیق راز ہیں جو ہمنے مثالیں دیکر سمجھائے ہیں -

تمام باہری چیزوں کا بھروسہ چھوڑ دو اپنے دل پر بھروسہ کرنا سیکھو - لڑائی میں اپنی ہی قوت کام دیتی ہے ساتھیوں کا بھاگ جانا ممکن ہی جس کام کے خود کرنے کا ارادہ

رلوگے اُس کے گنے ہونے میں شک نہ رہیگا۔ ہمت اور جوش ہی فتح نصیب کراتے ہیں
قوت کا مختلف اطراف میں بکھیر دیتا اس کو اس طرح ضایع کرنا ہے جس طرح گرم پانی کو
گھڑے میں سے نکال کر گلاسوں میں بھرنا روزمرہ اکیلے بیٹھکر دل میں اس منتر کا چند منٹ
تک دھیان کیا کرو۔

قوت بڑھانیکا منتر۔ میں کسی کے بھروسے نہیں ہوں سوائے خدا کے جو میرے
اندر موجود ہے۔ جو سب پر قادر ہے۔ جس کی مجھ پر خاص نظر ہے
مجھکو کسی چیز کی کمی نہیں اس کے لامحدود خزانہ سے جو چاہوں لے
سکتا ہوں۔ مجھکو کوئی نہیں روک سکتا۔ مجھکو کسی کا خوف نہیں
ہے۔ میں بڑا قوی ہوں.......

اسی طرح کا کوئی اور مضمون اپنی ضروریات اور حالات کے موافق بنا سکتے ہو خواہ کسی
زبان کا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ جس بات کا ہونا چاہتے ہو اُس کو اپنے دھیان میں ہوتی
ہوئی دیکھو اور اپنے ذہن نشین کرنے کے لئے سبق کی طرح بار بار کہو۔ سندھیا گایتری اور
ویدوں کے تمام منتر اسی طرح کے ہیں ارتھ کرکے دیکھ لو۔ سنسکرت میں اہم کا شبد اسی
مطلب کیواسطے نکلا تھا جس نے ہندوستان بھر کو اہم برمھ بنا دیا۔ اہم کے برابر زبردست
لفظ آج تک نہیں معلوم ہوا یورپ کے استاد بھی اُس کو ماننے لگے ہیں۔ زیادہ جوش
یا بزدلی یا فکر کی عادت چھوڑ دو اور ایسی صحبت و اسباب وغیرہ سے بھی بچتے رہو۔ خاموش
زیادہ رہا کرو۔ جھگڑہ اور بحث کے تو سایہ سے بھی بچا کرو۔ اپنے دل سے ایسے گہرے
بن جاؤ کہ جہاں اوپر کی لہروں کا اثر ہی نہ پہونچے۔ تمہارا دل ساکن و ایک سا رہے
خواہ اوپر کیسی ہی اشتعال انگیز یا رنگ برنگی باتیں ہوتی رہیں۔ سیسہ کیوں بھاری
ہوتا ہے ڈانامیٹ کیوں ایسا طاقتور ہوتا کہ پہاڑ کو اڑا دیتا ہے اس واسطے کہ اُس
کا زور گٹھا ہوا ایک جگہ جمع ہوتا ہے پھیلا ہوا نہیں۔ پھیلے ہوئے چشمے جلد سوکھ جاتے

ہیں اور بہت سی دھاریں مگر جو ایک دریا بنتا ہے۔ کیسا گہرا ہوتا ہے۔ بجلی آسمان میں چمکتی پھرتی ہے بیکار ہے۔ جب اس کو کسی باڑی میں جمع کر لیتے ہیں کو کیسی کیسی کام دینے لگتی ہے۔

غیبی قوت کی ایک مشق

قوت خیالی کو یوگ ابھیاس کے اصولوں سے ملا کر کام لو اور تماشا دیکھو کہ کیسی قوت حاصل ہوتی ہے۔ ہر روز شام کو جبکہ کسی کام کی فکر نہ ہو کپڑے ڈھیلے کر کے آرام کرسی پر لیٹ کر سورج کے مقام پر روشنی کا دھیان جماؤ ساکت بیٹھکر پانچ منٹ تک پھر ہفتہ دو ہفتہ کی اس مشق کے بعد اُس روشنی کی جگہ کسی آدمی کی صورت یا کسی تحریر کا دھیان کر تو حسب دلخواہ نتیجے پیدا کر سکو گے اور قدرت کے مخفی رازوں سے واقف ہو جاؤ گے۔ خاموشی یا علیحدگی کی ضرورت اس لئے ہے کہ دل یا خیال ہلتا رہیگا تو دھیان ٹھیک نہ جمیگا جس طرح فوٹو کھنچوانے والا یا کیمرہ ہلتا رہے تو فوٹو ٹھیک نہیں آتا۔ غذا کا پرہیز ایسے عملیات میں اس واسطے بتایا جاتا ہے کہ غذا کے موافق ہی دل کی حالت ہو جایا کرتی ہے اور جس طرح گدلے پانی پر کوئی نقش یا عکس نہیں جمتا اسی طرح دل صاف نہ ہو تو قدرت کی نازک لہروں کا اثر اُس پر نہیں پڑ سکتا جوتا اور کپڑے تنگ مت پہنو وہ بھی دوران خون کو اور روح کی لہروں کی روانگی میں حارج ہوتے ہیں۔

دھیان جمانے کی ترکیب

ایک نہایت سہل لیڈی لیڈا چرچل صاحبہ اپنی کتاب میں یہ لکھتی ہیں کہ ایسی جگہ بیٹھکر کچھ لکھو جہاں بہت بھیڑ ہو اور شور و غل ہو تم اپنے کام سے لگے رہو کسی کی آواز مت سُنو

اس طرح تم کو ایک طرف دہیان لگانے کی عادت ہو جاویگی۔ شروع میں تو باہر کے خیالات بیچ بیچ میں آ کر تنگ کرینگے مگر گھبراؤ نہیں استقلال سے مشق کئے جاؤ چند روز میں وہ اب اس طرح دخل دینا چھوڑ دینگے جس طرح دروازہ بند دیکھکر تماشے والے لوٹ جاتے ہیں۔ اگر دہیان ایک طرف ہو اور شور و غل سے علیحدگی ہو تو سوچنے و یاد کرنے کے کام جو گھنٹوں میں ہوتے وہ ذرا دیر میں ہو سکتے ہیں۔ دو منٹ تک بھی اگر دہیان جم جاوے تو بہت کام دیسکتا ہے۔ یوں تو کسی چیز کی شکل خیال کرتے ہی فوراً دل میں بنجاتی ہے مگر اسکا دیر تک قائم رہنا ضروری ہے تھوڑی تھوڑی دیر میں جو تبدیلی سی اس میں ہوتی رہتی ہے وہ نہ ہونے پاوے ایک سی صورت دیر تک بنی رہے۔ گلاب کے پھول کو اگر تم دس منٹ تک اپنے خیال میں دیکھ سکو تو پھر دوسرے لوگوں کو بھی دکھا سکو گے۔

ہمیشہ وقت مقررہ پر بلاناغہ دہیان کیا کرو تب نتیجہ عمدہ و ٹھیک ہوگا۔ بیوقوف بیوک بھی نہیں لگتی۔ دہیان کرو تو ایسے یقین کے ساتھ جیسے کسی سوداگر کو فرمائش بھیجتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ چیز ضرور آویگی مگر جس طرح فرمائش کے آنے میں کچھ عرصہ لگتا ہے اسی طرح دہیان کے نتیجہ کا بھی صبر سے انتظار کرو اسکے لئے بیقرار نہو جاؤ یا اپنے اعتقاد کو متزلزل نہونے دو۔ جلدی اور گھبراہٹ کام کو بگاڑتی ہے تم جانتے ہو کہ سبب کا نتیجہ ضرور ہوتا ہے اور کوئی چیز ہست سے نیست نہیں ہو سکتی یہ سائنس کے اٹل قول ہیں یقین تم بھی بھروسا رکھو کہ تمہاری خیالی لہریں کام کر رہی ہیں وہ خالی نہ جاویگی مایوسی کو کبھی پاس نہ پھٹکنے دو۔ بعض اوقات کام بگڑتا معلوم ہوتا ہے مگر اسی سے بننے کی صورت پیدا ہوتی یقین رکھو جاگتے والے کے مال کو چور نہیں آتا۔ مصیبت میں بھی گھبراؤ نہیں ذرا صبر کرنے سے دن کٹ جاتا ہے رہ نہیں سکتا ہر روز اندہیرے کے بعد صبح کی روشنی یقینی ہے

مصیبت عقلمندوں کو تجربہ سکھانے اور نئی راہ دکھانے کو آیا کرتی ہے۔ اگر مصیبت نہ ہوتی تو آرام کا لطف ہی معلوم نہ ہوتا۔ اگر دنیا میں صرف آرام ہی ہوتا تو انسان ہاتھ پیر بالکل نہ چلاتا اور کچھ ترقی نہ کرتا۔ جس طرح گھر آئے دشمن کی بھی تواضع کرتے ہیں مصیبت کو بھی خوشی سے قبول کرو اور آئندہ کے لئے زیادہ مضبوط ہو۔ اپنی کمزوریوں سے مطلع ہو کر چھوڑ دو۔

دوسروں کی رائے پر چلنا چھوڑ دو خود سمجھنے اور فیصلہ کرنے کی عادت ڈالو جس طرح بری صحبت سے بچتے رہو برے خیالات سے بھی بچو۔ کبھی بیمار ہونے کا خوف مت کرو۔ کتاب یا اشتہار میں بیماری کے ذکر پڑھنے سے اکثر دل پر ایسا اثر ہوا کرتا ہے یہ بیماری ہمکو بھی ہے۔ ایسے خیال کو ہرگز دل میں نہ آنے دو کسی بیمار کے پاس بیٹھنا پڑے تو دل میں خوف یا فکر نہ کرو۔ صرف بے پرواہ و خاموش رہنا ہی کافی ہے۔ میاں جی کے بخار کا قصہ سنا ہوگا کہ لڑکوں نے چھٹی لینے کے واسطے اچھے بھلے کو بیمار ڈال دیا۔

چند عجیب چٹکلے

۱۔لعنت کا اثر۔دو پودے ایک ہی قسم کے لگاؤ۔دونوں کی برابر خبر گیری کرو۔مگر ایک کو مہربانی سے دیکھا کرو۔دوسرے کو قہر کی نگاہ سے۔تو دوسرا پودا دو تین ہفتہ میں سوکھ جاویگا اور پہلا روز مرہ علاوہ شگفتہ و تازہ معلوم ہوگا۔

۲۔دشمن پر پرپوک موم کی مورت کسی شخص کی بنا کر اسکو کچے دھاگہ میں لٹکادو تو جسکی مورت بنائی ہی اسکو بڑا خوف پیدا ہوگا اگر اسکو پتھر سے دبا دو یا اسکا بازو توڑ دو یا اسمیں کوئی کیل گاڑ دو تو اس شخص کو اسی قسم کی تکلیف معلوم ہوگی بشرطیکہ کام کرتے وقت تم اس شخص کا خیال بھی مستحکم رکھو۔

۳۔ایک نیا چاقو لیکر ایک نیموں کے دو ٹکڑے کردو اور کسی شخص کا نام لیتے جاؤ اور دل میں خیال رکھو تو اس شخص کو ضرور تکلیف ہوجائیگی۔

۴۔مسّے کو سیم کی پھلی سے لگا کر پھلی کو پھینکدو تو جتنے پھلی گلیگی مسّہ کو بھی آرام ہوجاویگا۔

۵۔دہی بلونے والی عورت اس منتر کو پڑھتی جاوے تو مکھن جلد نکلیگا اور زیادہ۔

منتر۔مکھن مکھن جلدی ہیا۔ آئین آئے کشن کنہیا۔

۶۔صبح کھانا کھانے سے قبل ذراسی راکھ چٹکی میں لیکر داد پر لگاؤ یہ منتر پڑھکر تو چند روز میں داد کو آرام ہوگا۔منتر یہ ہے۔داد داد تو بڑھیو مت۔دن پر دن گھٹیو مت۔

۷۔دودھ سکھانا۔عورت جس نے بچہ کا دودھ چھڑایا ہو اپنا دودھ ذرا سا جلتے ہوئے کوئلہ پر ڈالے تو اسکی چھاتیوں کا دودھ خشک ہوجاویگا۔

۸۔گرہن کے روز ایک کھٹمل پکڑ کر گھر سے باہر پھینکدو یہ کہکر کہ سب کھٹمل اس گھر سے نکل جاویں تو بیشک کھٹمل اس گھر کو چھوڑ دینگے۔

۹۔ٹوٹنگ کرنیکے لئے کوئی تمہارے دروازہ پر کوئی بری چیز ڈالجاتا ہو تو تم اس سے مت بولو صرف ایک لوہا گرم کرکے اس چیز سے چھوا دو اس شخص کا خیال کرکے تو اسکو جلنے کی ہی تکلیف محسوس ہوگی۔

روشن ضمیری

اس میں غائب بینی - دور بینی - پیش بینی وغیرہ شامل ہیں مثلاً گذشتہ حالات معلوم کرنا - کسی چھپی ہوئی چیز کو تلاش کرنا - بند خط کا مضمون پڑھ لینا - مکان یا صندوق کے اندر کی چیز یا زمین کے اندر کے خزانوں یا معدنیات کو دیکھنا - ہزاروں کوس کے فاصلہ پر کے حالات کو دیکھنا - آیندہ ہونے والے واقعات کو دیکھنا وغیرہ - یہ سب باتیں سرسری طور پر تو سب ناممکن معلوم ہوتی ہیں مگر ذرا غور سے سائنس کے ہی اصولوں کی چھان بین کرنے اور ایک ایک قدم بڑھنے سے بالکل ممکن ثابت ہو جاتی بلکہ ایسی صاف سڑک نظر آنے لگتی ہے کہ جن پر آنکھ میچکر چلے جا سکتے ہیں -

دیکھئے بصارت کا علمی اصول یہ ہے کہ ہماری آنکھیں ان خاص چیزوں کو دیکھ سکتی ہیں جن کی روشنی کی لہر خاص قسم کی ہو اور فاصلہ کے مقررہ کی حد کے اندر ہو - حد سے زیادہ اور کی روشنی اور فاصلہ کی چیز کو ہم بالکل نہیں دیکھ اور سمجھ سکتے - اسیواسطے ہمکو خاص اپنی آنکھ کا سرمہ نہیں نظر آتا - سورج کی روشنی سفید نظر آتی ہے حالانکہ اُس میں سات رنگوں کا ہونا ثابت ہوا ہے - جو سپیکٹرم کے ذریعہ سے صاف دکھائی دیتے ہیں - مگر وہ بھی

لہ چاندنی رات میں اور چراغ کی روشنی میں چیز کا رنگ دوسرا نظر آتا ہے بہ نسبت دن کے بیماری سے ناک آنکھ کان کی قوت ماری جاتی یا خراب ہو جاتی ہے - عادات سے بھی حس کم ہو جاتی ہیں جیسے مٹی کے تیل کے دوکاندار یا بھنگیوں کو بدبو نہیں آتی بخار میں بھوک نہیں لگتی - بچہ عشق کی باتیں نہیں سمجھتا - جبتک بلوغ سے اسکی قوت بیدار نہیں ہوتی پانی میں رہنے والے جانوروں کو پانی میں ہو کر سورج نظر آتا ہے جس طرح ہم کو ہوا میں ہو کر - دوربین سے ہماری کمال ثابت کے موافق نظر آتی ہے بناوٹ کی۔

ہر شخص کو برابر نظر نہیں آتے۔ چند آدمیوں کو دکھاؤ کسی رنگ کی حد پوچھو تو سب مختلف لکیر تک بتلادیں گے یعنی بعض ان میں سے کسی رنگ کو زیادہ چوڑائی تک دیکھ سکیں گے بعض کم تک۔ پھر ایک شخص کی نگاہ بھی ہر وقت یکساں نہیں رہتی اُس کی قوت بھی مختلف اوقات میں اور مختلف سامانوں کی موجودگی میں بدلتی رہتی ہے اور ایک شیشہ کا مکعب ٹکڑا لیکر سامنے رکھکر دیکھو تو اس کا ایک کنارہ چھوٹا نظر آوے گا حالانکہ وہ سب برابر ہیں اور یہ ہماری آنکھ کا قصور ہے۔ وغیرہ۔ اسی طرح سننے وغیرہ کی قوتیں کسی کی کم کسی کی زیادہ ہوتی ہیں۔ بعض آدمی نہایت باریک آواز کسی جانور کی سن لیتے ہیں اور ان کے پاس بیٹھے ہوئے دوسرے لوگ نہیں سن سکتے۔ غرض اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہماری قوت باصرہ وغیرہ کی کوئی خاص حد مقرر نہیں۔

دوسری بات یہ کہ قدرت جہاں جس چیز کی ضرورت دیکھتی ہے بہم پہونچا دیتی ہے۔ صدہا نظیریں ایسی موجود ہیں کہ کسی شخص کا ہاتھ کٹ گیا ہے اور پانوں سے ہی ہاتھ کا کام لیتا ہے اور وہ بھی کیسا باریک کہ تصویر کشی یا کشیدہ کاری کا۔ اندھے آدمی کی دوسری قوتیں تیز ہو جاتی ہیں خصوصاً عقل بہت زیادہ۔ اور ایسی بھی مثالیں بہت سننے میں آئی ہیں کہ کسی شیر خوار بچہ کی ماں مرگئی ہے تو اس کی بوڑھی دادی کی چھاتیوں میں دودھ پیدا ہو گیا ہے۔ نہیں بلکہ گھر میں کوئی عورت نہیں ہے اور بیچارے باپ نے پیار سے بچہ کو اپنی چھاتی سے لگالیا ہے تو اُس مرد کی چھاتی میں دودھ نکلنے لگا ہے غرض ہر ایک اندری صرف آلہ کسی کام کے کرنے کا ہے کام کرنے کی قوت تو بیچ میں روح کو وہی ہے وہ وقت ضرورت سہنے جس سے کام نکال سکے بلکہ اب تو یہ ایک نئی بات ثابت ہوئی ہے کہ آنکھوں میں سننے کی بھی قوت بہت باریک ہے اور دیکھنے کی طاقت اسی طرح کانوں میں اور کنپٹی میں موجود ہے۔ اور مہذب انسان جنھوں نے بہت سے سامان اپنے مددگار مصنوعی پیدا کرلئے ہیں ان کی گیان اندریاں

ایسی کمزور ہو جاتی ہیں کہ بلا گھڑی کے وقت نہیں تبلا سکتے اور بغیر یادداشت دیکھے ان کو کوئی بات یاد نہیں رہتی۔
تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ جب روح ہی کام کرنے والی ٹھہری اندریاں سب اس کے آلے رہے تو وہ ایک وقت میں ایک ہی کام ٹھیک کر سکتی ہے خواہ ہاتھ پیر کا کام لے لو یا دل دماغ کا۔ دیکھئے ہم کسی آدمی سے بات کر رہے ہوں تو جب تک کہ ہم خود بولیں گے تب تک اس کی الفاظ کو ٹھیک نہ سنیں گے جب خود چپ ہو جاویں گے تب ہی سن سکیں گے بلکہ کسی کام میں لگے ہوئے آدمی کو گھنٹہ بجنے کی آواز نہیں سنائی دیتی۔ اسی واسطے جاہل اور کم کام والے آدمیوں میں جن کے خیالات پراگندہ نہیں رہتے ہر ایک قوت زیادہ تیز رہتی ہے بہ نسبت زیادہ کاروباری آدمی کے جس کو مرنے کی فرصت نہیں بھلا یاد رہنے کی کہاں سے آوے۔ اسیواسطے نسبتاً بیوقوف بچہ عورت اعصابی مریض یا ایسے لوگوں کو جن کی حواس کمزور ہو جاتے ہیں یا جو نشہ میں چور رہتے ہیں غیب کے حالات خود بخود نظر آنے لگتے ہیں اور معمولی تندرست آدمی کو کم وقت آتے ہیں جبکہ انہیں وہی حالت دماغی پیدا ہو جاوے۔ اسی اصول پر شاید بڑے بڑے فلاسفروں کو خدا میں اعتقاد نہیں رہتا اور بڑے حکیم کو کسی دوا کے حکمی اثر ہونے میں بجائے کہ معمولی کم پڑھے آدمی انہیں چیزوں سے واقعی روزمرہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔
اب خدا کے فضل سے خالی میٹیریلزم کا زمانہ گذر چکا جبکہ خدا کی قدرت کے نامکمل علم کا نام ہی مکمل سائنس سمجھنا فخر کی بات تھا۔ اب سائنس میں روزمرہ نئی نئی تحقیقاتوں کا اضافہ ہو رہا ہے جن سے پرانی باتیں دن بدن تصدیق ہوتی جاتی ہیں۔ بیچارے سائنس کی تھیوریاں تو اکثر بدلا کرتی ہیں مگر جو تجربات بزرگان سلف کر گئے تھے وہ خیالی نہیں واقعات تھے جو اعلیٰ معلومات سائنس پر مبنی تھے اگر ان میں کچھ کسر تھی تو یہ تھی کہ چھاپے کی ایسی آسانی نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے ہر بات کو مفصل بحث و دلائل کے

ساتھ نہیں لکھا صرف آخری اصول بتلا دے اور وہ سینہ بسینہ چلائے اس لئے جاننے والوں کے بخل سے وہ سب ان کے ساتھ ہی جہنم داصل ہو گئے۔ اور اتنی حیرانی موجودہ نسل کے لئے چھوڑ گئے کہ ہر بات کو پھر از سر نو تحقیق کر کے اس کے قواعد مرتب کرے اگرچہ اس میں ایک فائدہ بھی ہے کہ اب ایسی پختہ سڑک تیار ہوتی جاتی ہے کہ جس کا نشان مشکل سے مٹے گا اور جس پر خاص و عام ہر ایک چل سکیگا۔

خیر عاقلاں را اشارہ۔ اوپر کے چند اصول ذہن نشین کر لیجئے بعد اب ہم ہر ایک شاخ کو فرداً فرداً لیکر دکھلاتے ہیں کہ کسطرح ان کا ہونا قرین قیاس بلکہ سائنس کے مطابق ہے۔

غائب چیز کو دیکھنا

سائنس والوں سے پوچھئے تو وہ کہدینگے کہ یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ جو چیز نظر کے سامنے نہ ہو اُسکے اور ہمارے درمیان میں کوئی پردہ حائل ہو اُس کو ہم دیکھ سکیں۔ مگر ہم بتلاتے ہیں آپ ایک تجربہ کیجئے۔ اپنے کمرہ کے سارے کواڑیں بند کر دیجئے اس طرح سے کہ بالکل اندھیرا ہو جاوے۔ پھر کوئی ذرا سا سوراخ یا دراز کسی کواڑ یا چوکھٹ کا جس میں سے روشنی نظر آتی ہو اُس کے مقابل دیوار پر دیکھئے کہ ذرا سی جگہ میں روشنی سی پھیلی نظر آویگی اور باہر سڑک پر جو لوگ جس طرف جس طرح جا رہے ہونگے وہ سب اس میں دکھائی دینگے (کچھ دھندلے سے اور بہت چھوٹے قد کے) یہ کیسے نظر آئے جبکہ بیچ میں دیوار موجود ہے۔ جو روشنی کی شعاعیں ان کا عکس ٹیڑھا کر کے لائیں وہ ذرا زیادہ دور کا بھی لا سکتی ہیں۔ اور خواہ ہم اس کو کر کے نہ دکھلا سکیں مگر کم از کم اس کے ممکن ہونے میں تو کچھ شبہ نہیں رہتا آپ فرمائیں گے کہ یہ تو کھلی ہوئی چیز تھی اسلئے نظر پڑ گئی جو چیز صندوق میں بند ہو بالکل اندھیرے میں جہاں روشنی کا گذر نہ ہو وہ کیسے نظر آویگی۔ اس کے لئے اب ایک آلہ ایجاد ہو گیا ہے جو رونٹجن کی شعاعوں کا آلہ

کہلاتا ہے اور اکثر بڑے شہروں کے شفا خانوں میں موجود ہے جس کے ذریعہ سے جسم کے اندر کوئی ہڈی وغیرہ گل گئی ہو یا گولی گھس گئی ہو اس کو دیکھتے ہیں کس مقام پر ہے۔ اور ایک دوسرا آلہ اور ہوتا ہے جس کو حلق کے راستہ اندر پہونچا کر دل کی حرکت و معدہ کی غذا وغیرہ کا امتحان کیا کرتے ہیں وغیرہ۔

گذشتہ واقعات کو دیکھنا

یہ بات تو بالکل ہی سمجھ میں نہ آویگی۔ بھلا جو چیز گذر چکی اب اُس کا دیکھنا کس طرح ممکن ہے۔ مگر ذرا صبر کیجئے ہم آپکو دکھاتے ہیں کہ آپ روزمرہ گذشتہ واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتے ہیں لیکن خیال نہیں کرتے کہ یہ گذشتہ ہیں یا حال کے موجود ہیں دیکھئے آپ کو معلوم ہے کہ روشنی کی شعاع کسی جسم سے نکلکر کچھ دیر کے بعد کسی شخص کی نگاہ تک پہونچتی ہے اور آواز اُس سے بھی زیادہ دیر لگاکر۔ چنانچہ بجلی جب چمکتی ہے تو پہلے اُس کی کڑک سنائی دیتی ہے پیچھے چمک نظر آتی حالانکہ اُس سے کچھ سیکنڈ پہلے وہ دراصل چمکتی ہے۔ اسی طرح حساب لگایا گیا ہے کہ قطب کے ستارہ کی روشنی زمین تک پچاس برس کے عرصہ میں پہونچتی ہے اور بہت سے ستارے اتنے فاصلہ پر ہیں کہ ان کی روشنی کو ہم تک آنے میں لاکھوں برس لگ جاتے ہیں۔ گویا جو قطب کا ستارہ ہم کو آج نظر آرہا ہے وہ پچاس برس پیشتر کا ہے۔ خواہ اس وقت وہ صفحۂ ہستی سے بالکل مٹ چکا ہو مگر اُس کی روشنی جو پچاس سال قبل چلی تھی وہ اسوقت ہمکو نظر آتی ہے اور ہم اُس کو زندہ دیکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہم اس وقت قطب کے تارے میں بیٹھے ہوں تو جو لوگ اس وقت زمین پر بڈھے نظر آتے ہیں ان کی بچپن کی صورت و حالات ہم ہو بہو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ دنیا میں جو کچھ واقع کبھی ہوا ہو اُس کی روشنی کی لہریں اس وقت تک کسی نہ کسی جگہ پھرتی

ہیں اور اگر ہماری قوت بصارت کسی طرح حد مقررہ سے آگے بڑھائی جا سکے تو وہ صاف نظر آ سکتی ہیں۔ آپ کہیں گے کہ یہ تو صرف روشنی کے عکس کی بات ہوئی سب چیزوں کی بابت کیسے یہ فیصلہ کر سکتے ہیں۔ مگر ہم آپ کو بتلاتے ہیں کہ دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس میں تھوڑی بہت روشنی کی لہر نہ ہو کیونکہ آج تک ایک بھی چیز ایسی معلوم نہیں ہوئی جو اس قدر کالی ہو کہ بالکل نظر نہ آ سکے اور جو چیز نظر آتی ہے اُس میں روشنی کی لہر ہونا ضروری ہے۔

یہ تو کسی چیز کی صورت یا واقعہ کا دیکھنا تھا۔ اب پچھلی باتوں کی یاد آنا یا معلوم ہونے کی بابت سنئے۔ جو لوگ دریا میں ڈوبنے سے یا پہاڑ پر سے گرنے سے بال بال بچ گئے ہیں ان کا بیان ہے کہ اُس وقت زندگی بھر کے واقعات جو گذرے ہیں ایک لمحہ میں نظر کے سامنے پھر جاتے ہیں۔ یہ کیوں اسواسطے کہ اس وقت اپنی جان جاتی ہوئی سمجھ کر دل میں ایک جوش سا اپنے گھر والوں کے متعلق پیدا ہو جاتا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ روح جو لافانی ہے ہمیشہ سے زندہ ہے اس کو تو پہلی گذری ہوئی باتیں سب معلوم ہوتی ہیں صرف تحریک کی ضرورت ہے کہ پھر یاد آ جاویں۔ جس طرح کسی چیز کو دیکھکر یا کسی بات کو سُن کر اُس کے متعلق یا اُس کے موافق دوسرے قصے برسوں کے بھولے ہوئے یاد آ جاتے ہیں۔ تحریک میں بڑا اثر ہے۔ غدر کے ایام میں لوٹ کے ڈر سے وہ بیمار جو مہینوں سے چارپائی میں پڑے تھے فوج کے آنے کی افواہ سُنکر چھپنے کے واسطے کوسوں تک بھاگتے چلے گئے۔ مدت کا بچھڑا ہوا عزیز جب کوئی آتا ہے تو بیمار کی بیماری بھاگ جاتی ہے۔

اسی طرح آیندہ واقعات کا جان لینا بھی ناممکن نہیں ہے۔ اس واسطے کہ جو کچھ آیندہ ہوگا وہ پیشتر سے ہماری سب کی تقدیر کی تختیوں لکھا ہے اور اُس کا نقشہ آکاس میں موجود ہے۔ اور تمام واقعات جو آیندہ ظہور پذیر ہونگے ان سب کے

پہلے سے تیار و موجود ہوتے ہیں۔ اور چونکہ ہر بشر کی روح کا تعلق دوسری تمام روحوں سے یا عالمگیر روح سے ہوتا ہے اس لئے اس کو کچھ مشکل نہیں کہ وہ سب واقعات کو جو پہلے ہوئے یا آیندہ ہونگے یا دنیا کے کسی حصہ میں ہو رہے ہیں جان لیوے صرف ضرورت ہے تو اس میں تحریک و بیداری پیدا ہونے کی اور اس کو مادی دنیا سے بیواسطہ و ساکت ہونے کی ہے کیونکہ باریک آواز سننے کے لئے جس طرح خاموشی کی ضرورت ہے اور بھیڑ سے علیحدگی کے اسی طرح روحانی باتوں کیلئے بھی جسمانی مکدرات سے نجات کی ہی۔ فوٹو میں بھی ان باریک چیزوں کا عکس اترتا ہے جن کو ہم آنکھ سے دیکھ نہیں سکتے مگر وہ اندھیرے میں ہی فوکس پر جمنا اور اندھیرے میں ہی ڈیولپ ہوتا ہے دل میں بھی اندھیرا کر و سب کچھ نظر آویگا۔

اب زیادہ دلیل بازی چھوڑکر ہم قواعد بیان کرنے کی طرف رجوع ہوتے ہیں کیونکہ جائے تنگ ست مضامیں بسیار۔ اور اوپر کی بحث پڑھکر کم سے کم یہ خیال تو آپکا بھی نہ رہا ہوگا کہ یہ سب باتیں نا ممکن خرافات اور سائنس کے خلاف ہیں۔ رہا ان کا قطعی ثابت کر دینا سو یہ بھی ہم کر تو سکتے ہیں مگر اس میں اسقدر باریک اصطلاحات و قواعد آپ کو بجھانے پڑینگے کہ ہر شخص کی سمجھ میں آنا مشکل ہے اور پھر ایسے سمجھانے سے زیادہ فائدہ نہیں جبکہ ہم یہ کہنے کو تیار ہیں کہ۔ لیجئے یہ قواعد ہیں ان پر عمل کر کے دیکھ لیجئے کچھ نہ کچھ خود ظاہر ہو جاویگا۔ مشکل یہ ہے کہ یہ باتیں سائنس و فلسفہ کے اعلےٰ منزل کی ہیں اور ہمارے سب ناظرین امید نہیں کہ اس قدر اعلیٰ تعلیم پائے ہوئے ہوں اس لئے ان دلائل کا لکھنا بیکار ہے۔ جس طرح چھوٹا بچہ اپنی ماں سے خوب محبت رکھتا ہے مگر وجہ کے عشق کو وہ کچھ نہیں سمجھتا نہ سمجھانے سے ہی سمجھ سکتا ہے۔ مگر جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو اس کے حواس پختہ ہو جانے سے بلا سمجھائے خود ہی اس طرف مائل ہو جاتا ہے۔

دور کے حالات دیکھنا

یہ قوت بعض شخصوں میں خداداد ہوتی ہے۔ پہاڑی لوگوں اور خلوت پسندوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ بعض خاندانوں میں موروثی بھی ہوتی ہے اور جزیرہ ہیں تو ایک عجیب بات یہ ہے کہ اُس کے باشندوں میں سب میں یہ قوت تھوڑی بہت ہوتی ہے مگر جب وہ لوگ اس جزیرہ سے باہر جاویں تو ان میں بالکل نہیں رہتی گویا وہاں کی آب و ہوا میں ہی کچھ ایسا اثر ہے۔ جن لوگوں میں یہ قوت ہوتی ہے وہ بعض اوقات فاصلہ پر ہونے والے واقعات دیکھا کرتے ہیں مگر وہ واقعات اکثر ناگوار حادثات ہوتے ہیں جو ان کے ہی متعلقین کو کہیں پیش آرہے ہوں۔ ایسے نظارے ان کو اتفاقیہ کبھی کبھی بلا ارادہ نظر آجایا کرتے ہیں ان کے اختیاری نہیں ہوتے اور نہ وہ یہ جانتے ہیں کہ کس طرح اس قوت کو بڑھایا جاوے۔ بات یہ ہے کہ ان کے دماغ میں آسمانی لہروں کے قبول کرنے کی خاصیت زیادہ ہوتی ہے اور جو کچھ ان کے متعلقین پر کہیں گذر رہا ہوتا ہے اس کی لہریں باہمی یگانگت کی وجہ سے ان سے آکر ٹکر کھاتی ہیں اور وہ ان کی اصلی حالت کو محسوس کرنے لگتے ہیں۔ ایسے واقعات خواب کی حالت میں تو بہت زیادہ اکثر سب لوگوں کو ہوا کرتے ہیں مگر جنہیں خداداد خاصیت ہوتی ہے ان کو دن میں بھی نظر آتے ہیں۔

ڈنمارک کا مشہور عالم سوئیڈنبورگ۔ ایک روز ۱۷۵۶ء ایک دوسرے شہر میں دوپہر کے وقت کھا رہا تھا کہ ایک ساتھ چلا اٹھا۔ "او ہو میرے شہر میں خاص میرے محلہ میں آگ لگ گئی اب میرا گھر بھی جلنے جا دیگا کیا کروں۔ پھر تھوڑی دیر بعد بولا کہ شکر ہے آگ بجھ گئی اور میرا گھر بچ گیا"۔ اُس کا شہر وہاں سے پچاس میل کے فاصلہ پر تھا۔ دوسرے روز خبر لگی کہ واقعی اُسی وقت وہاں آگ لگی تھی۔ اس واقعہ کا جرمنی کے مشہور فلاسفر

کانٹ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ اس سے زیادہ مستند اور مثال کیا ہو گی اور صدہا مثالیں انگریزی کتابوں میں لکھی ہیں کہ کسی فرنگی کو دشمنوں نے پکڑ کر امریکہ میں قتل کیا اور اُس کے بچے نے اسی وقت اس واقعہ کو یورپ میں دیکھا۔ اور ایسے واقعات ہوتے تو ہندوستان میں بھی بہت ہیں مگر وہ تحریر میں نہیں آتے۔ ہاں جب کوئی عزیز اپنا پردیس میں مرتا ہے تو اُس کے گھر والوں کو اس کا سایہ سا نظر آتا ہے یا کچھ دل میں گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے جس کو اگاج انا کہا کرتے ہیں اسکا ذکر تو ہمنے بھی اپنے دوستوں سے بہت سنا ہے۔ مجھکو ایک مرتبہ خود اتفاق ہوا کہ میں اپنے گھر سے الور جے پور وغیرہ کی سیر کو چلا پیچھے میرے والد صاحب جو اٹاوہ میں ڈپٹی مجسٹریٹ تھے گھر پر تشریف لائے۔ دہلی اسٹیشن پر جہاں دوسری لاین بدلتی ہے میں اترا تو یکایک دل میں کچھ ایسی بے چینی سی پیدا ہو گئی کہ ہر چند میں نے آگے کو قدم بڑھایا مگر دل نے یہی کہا کہ نہیں گھر کو لوٹ چلو آخر گھر آکر دیکھا تو والد صاحب موجود تھے اور بڑے فکرمند تھے کہ ہم اتنے عرصہ بعد آئے اور وہ باہر چلا گیا نہ معلوم کب تک لوٹے گا اس کا نام سیکنڈ سائٹ ہے۔

عالموں نے اس کی وجہ یہ معلوم کی کہ حواس خمسہ کے علاوہ ایک چھٹا حواس انسان میں اور ہوتا ہے جو دور کے اثرات کو بلا کسی ذریعہ کے قبول کرتا ہے اس کا پتہ ۱۸۹۲ء میں ڈاکٹر بکانن کو اتفاقیہ لگ گیا جبکہ وہ دماغ کے حالتوں کی تحقیقات کر رہا تھا۔ اُس نے دماغ میں ایک گلٹی معلوم کی جس میں ایسی باریک لہروں کے قبول کرنے کی طاقت ہے۔ ڈاکٹر سیموئیل جانس نے بھی اسکاٹ لینڈ کے پہاڑی لوگوں میں تحقیقات کی جن میں ایسی خاصیت والے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اور یہ قرین قیاس بھی ہے کہ جب قدرت نے ہر ایک جانور کو ایک قسم کی خاص عقل دی ہے جو ان کو خطرہ سے فوراً خبردار کر دیتی ہے

توپھر انسان کو کیوں محروم رکھتی۔ اگر انسان میں کچھ کمی ہے تو وہ اُس کا اپنا قصور ہے۔ یہ دنیاوی جھگڑوں میں ایسا پھنسا رہتا ہے کہ قدرتی امداد کی طرف توجہ ہی نہیں کرتا مینھ برستا ہو یا برف پڑتا ہو اور راستہ خوب چل رہا ہو مگر گدھا راستہ کو سونگھ کر ہی اپنے مالک کا پتہ لگا لیگا۔ طوفان سے پہلے اکثر جانور اسکے آثار معلوم کر کے اندر گھس جاتے ہیں اور بندھے ہوئے ہوں وہ بڑی بےقراری ظاہر کرتے ہیں انسان کو بھی ایسا اضطراب پیدا ہوتا ہے مگر وہ پرواہ نہیں کرتا۔

جن کو یہ قوت کچھ حاصل ہو وہ اس کو اس طرح بڑھا دیں کہ۔ وقت معینہ پر روزانہ کسی چیز یا بات پر غور کیا کریں۔ اپنے کسی اشٹ دیو کا دھیان کیا کریں۔ رنج فکر غصہ چھوڑ دیں دل کو صاف خوش و بےلوث رکھیں۔ شہوت پرستی پیٹ بھر کر کھانا نشہ کرنا۔ ادویات کا زیادہ استعمال یہ باتیں اس کیلئے مضر ہیں (سٹوکر صاحب کی کلیر وائنس)

گذشتہ حالات جاننا

اس علم کا نام PSYCHOMETR ہے جیمس کوٹی کی کتاب سی انگ دی انوزیل اور مشفوہر کی کتاب میں اس کا بیان اچھا لکھا ہے۔ اس کا عامل کسی چیز کو اپنی پیشانی پر تھوڑی دیر رکھ کر اس کے مفصل حالات بیان کر سکتا ہے کہ وہ کہاں سے آئی کیسے کیسے لوگوں کے ہاتھوں میں ہو کر گذری وغیرہ۔ مثلاً اگر کوئی اینٹ اسکے ہاتھ میں دیدی تو وہ بتلا دیگا کہ جس پوکھر سے اس کی مٹی لیگئی اس کے گرد نواح ایسے درخت وغیرہ تھے ایسے لوگوں نے اس کو بنایا تھا اور پکایا تھا پھر ایسے مکان میں یہ لگی تھی وغیرہ۔ اگر اس اینٹ کو تم آگ میں جلا دو پھر دریا میں ڈالو پھر ٹکڑے کر اس کے ہاتھ دو تو بھی وہ سب باتیں بتلا دیگا۔ اسی طرح کسی شخص کے بال یا چھلا یا پہننے کا کپڑا دیا جائے تو اس آدمی کا حلیہ و عادات وغیرہ کا نقشہ کھینچ دیگا۔ کسی بند خط کا مضمون اور لکھنے والے کے حالات

بتلا دیگا۔ اور کسی مریض کا ہاتھ پکڑ کر اس کی اندرونی بیماریاں ظاہر کرسکیگا۔
اصول پر پروفیسر ونیٹن نے ۱۸۵۲ء میں اس کی تحقیقات کی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ کو پیشانی پر رکھنے سے عقل زور پکڑتی ۔کنپٹی پر رکھنے سے خاموشی و نیند آتی ۔پیچھے گردن پر رکھنے سے زور بڑھنا ۔کان کے اوپر رکھنے سے تحریک و کھجلی سی پیدا ہوتی ہے وغیرہ اسی واسطے کسی چیز کو پیشانی پر رکھتے ہیں بلکہ ہم ویسے بھی تو جب کوئی بات سوچتے ہیں تو ہمارا ہاتھ خود پیشانی پر رکھا جاتا ہے۔ لندن کے مشہور اخبار ریویو آف ریویوز کے مشہور مستند راستی پسند ایڈیٹر مسٹر سٹیڈ نے اس کے تجربات مسٹر جیمس کوٹسی ایسی ہوشیاری کے ساتھ کئے کہ لوگوں کے خطوں کے حرف کوتے پھاڑ کر انکو دکھلائے اور سب کا جواب صحیح پایا
حکیم فیثاغورث نے بھی اس کا بیان اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ اور اس کا اصل اصول یہ ہے کہ ہر شخص بلکہ ہر چیز کے جسم سے ایک قسم کی روشنی ہر وقت نکلا کرتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اور یہ روشنی دوسرے جسم پر جا کر لگتی اور اپنا اثر پہونچایا کرتی ہے اس کو اورا کہتے ہیں۔ بڑے مہاپرشوں کی اور زیادہ صاف و روشن ہوتی ہے اور دور تک اثر پہونچاتی ہے۔ مہاتما بدھ کی بابت لکھا ہے کہ انکی اورا کا اثر تین میل کے فاصلہ تک پہونچتا تھا معمولی آدمی کا گز دو گز تک جاتا ہے اور جسم کے ایک انچھ دو فد تک تو اس کی حرارت بھی بخوبی محسوس ہوتی ہے چاہے جس شخص کے جسم کے پاس ہاتھ لیجا کر دیکھ لو۔ یہی وہ روشنی ہے جو شری رامچندر جی اور سری کرشن جی کے ہر ایک تصویر میں ایک حلقہ شعاعوں کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ اسی سے شاید پہلے ہستی لوگ اوتاروں کو پہچان لیا کرتے تھے۔
ہانگ کے شاہی شفاخانہ کے افسر ڈاکٹر ہوکر جو بجلی روشنی کی شعاعوں سے علاج کیا کرتے تھے ان کا بیان ہے کہ ہزاروں مریضوں کا میں نے علاج کیا ہر ایک کے جسم سے خاص رنگت کی شعاعیں نکلتی ہوئی دیکھیں اور ان کے حالات دریافت کرنے

و جانچ کرنے سے اُن شعاعوں کے معنی حسب ذیل معلوم ہوئے

سرخ رنگ شہوت و خونریزی	زرد رنگ عقل و خوشی
گلابی رنگ رفاہ عام	شربتی رنگ مایوس فکرمند
نیلا رنگ سمجھدار و دیندار	گہرا سبز رنگ بیمار و فکرمند
نارنجی رنگ حوصلہ مند	کالا رنگ بدمعاش رنجیدہ

پھر زیادہ تحقیقات کرنے سے اور باریکیاں ان کی معلوم ہوئیں اور اب یہ ایک پورا جداگانہ علم بن گیا ہے جس کے قاعدے کبھی خطا نہیں کرتے۔ ہم کو اگر یہ شعاعیں نظر نہ آویں تو یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ درحقیقت ہوتی ہی نہیں کیونکہ ہمارے حواس کی قوت اول تو محدود ہوتی ہے پھر ہر شخص میں اور مختلف حالتوں میں ایک ہی شخص میں بھی مختلف ہوتی ہے۔ اندھا آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ دنیا میں روشنی ہوتی ہی نہیں۔

اور یہ جوہر جسم سے خارج ہوکر دوسرے جسموں پر اپنا اثر یا عکس ڈالتی رہتی ہی اس سے تمام واقعات کے جو کسی چیز پر یا دنیا میں گذرتے ہیں ایک تصویر اکاش میں بن جاتی ہے اور ہمیشہ موجود رہتی ہے اسی کو لوح محفوظ یا تختی تقدیر کہتے ہیں۔ جس طرح انسان کے جسم سے شعاعیں نکلکر فوٹو کے پلیٹ پر تصویر اُس کی بنا دیتی ہیں مگر وہ تصویر نظر نہیں آتی جبتک کہ ڈیولپ نہ کیجاوے حالانکہ موجود ضرور ہوتی ہے۔ اسی طرح اکاش میں بھی ہر ایک بات کی تصویر تو ہوتی ہے مگر اُسکا ڈیولپ کرکے دیکھنا باقی رہ جاتا ہے۔ بیماری کے جرم یعنی کیڑے صرف بکٹر یا لوجی کے عالم کو ہی نظر آتے ہیں ہمارکو نہیں۔ روشنی یا دھوپ سب کو سفید نظر آتی ہے مگر دراصل اُس میں سات رنگ ہوتے ہیں جو سپیکٹرم سے جدا کرنے سے ظاہر ہوتے ہیں بلکہ یقیناً کچھ اور نہایت ہلکے رنگ باقی رہجاتے ہیں جو سپیکٹرم کی بھی طاقت یا ہماری حد بصارت سے باہر ہیں۔ اسی طرح علم روحانی کے عالم کو ایسی باتیں نظر آیا کرتی ہیں ہر ایک کو نہیں۔

جس طرح ایک مشتاق موسیقی داں باریک سُر کو سمجھ لیتا ہے یا اُس کی غلطی کو پکڑ سکتا ہے جو معمول سننے والوں کے سمجھ میں نہیں آتی اسی طرح اس کے عامل اورا کو دیکھ لیتے ہیں۔

مشق یہ قوت کسی قدر ہوتی تو ہر شخص میں ہے مگر زیادتی اس کی پیدائیسی ہے مثل موسیقی شاعری یا مصوری کے۔ اور یہ مشق سے جلد بڑھ جاتی ہے۔ اسکے لئے کسی دوسرے میڈیم یا خاص جگہ یا وقت کی ضرورت نہیں۔ روزانہ زندگی میں کوئی بڑی تبدیلی یا تحریک اس قوت کو کم کر دیتی ہے۔ ایک سی عادت رکھنا۔ دل صاف جسم تندرست۔ گوشت تماکو و محرکات سے پرہیز رکھنا۔ زیادہ خوشی نہیں مگر تھوڑی سی تفریح ضروری۔ کمرہ صاف ہوادار ہو۔ تازہ پھولوں کی خوشبو اور موسیقی سے قوت بڑھتی ہے اس لئے یہ سامان اگر ہوں تو بہتر ورنہ ضروری نہیں۔ ایک ہی جگہ مقررہ وقت پر بیٹھکر اس کی مشق روزانہ بلاناغہ کیا کرو۔ بے اعتقاد مت ہو۔ نتیجہ کے لئے جلدی مت کرو۔ پورب کی طرف منہ کرکے بیٹھا کرو۔ تھوڑے عرصہ کے مشق کے بعد پھر چاہے جس جگہ و چاہے جس وقت دیکھ سکتے ہو مگر شروع میں اسکا خیال رہے کہ خاص جگہ خاص وقت میں دیکھا کرو کیونکہ مقررہ پر ہر روز روحانی قوتیں بھی خود اسی طرح پیدا ہوتی ہیں جس طرح دیگر ضروریات مثلاً بھوکھ یا پاخانہ کی حاجت اپنا وقت پکڑ جاتی ہیں۔ کھانے سونے بیٹھنے و تفریح میں باقاعدہ رہو۔ ہفتہ میں کم سے کم ایک بار ضرور بالکل اندھیرے میں بیٹھا کرو۔ غسل روزانہ کیا کرو۔ ہر قسم کی بدمعاشی چھوڑ دو۔ ہمیشہ شمال کی طرف سر کرکے سویا کرو تاکہ زمین کی مقناطیسی لہر کے موافق رہو۔ دل میں برا خیال آنا بھی برے فعل کے برابر سمجھو۔

عمل۔ چیز کو اپنے بائیں ہاتھ میں لو اور بہت کم صرف انگلیوں کے سہارے۔ پکڑ کر پیشانی سے لگاؤ اور آنکھیں بند کر لو۔ اور خیال میں دیکھو کیا دکھائی دیتا ہے ابرو کے برابر لگاؤ گے تو اُس کے شروع کا حال نظر آویگا ذرا اوپر لگاؤ گے تو قریب تر زمانہ کا۔ اور شروع میں نزدیک کے حالات ظاہر ہوتے ہیں پھر درجہ بدرجہ پیچھے کے حالات

سامنے آتے جاتے ہیں۔ جو باتیں معلوم ہوا کریں اُن کو روزمرہ لکھتے جایا کرو۔ کسی بات کی وجہ مت سوچو جو نظر آوے لکھو یا کہد و وقت اُسکو خود ثابت کردے گا۔ شک یا بحث مت کرو۔ بیمار یا فکرمند ہو اس کو روزانہ مت دیکھو۔ دیکھنے سے پہلے تھوڑی دیر آہستہ ٹھل کر آدھ گھنٹہ آرام کرلو جس سے دل ساکت ہو جاوے سب سے پہلے صرف رنگون کا خیال کرو۔ جو زیادہ نمایاں ہو اُسکو مانو ذرا سی بات پر دھیان مت دو۔ پیشانی و آنکھوں کو دوسرے ہاتھ سے ڈھک لو۔ اگر کوئی سوال پوچھنا ہو تو جواب اسطرح ملیگا کہ خیال میں بادل سے نظر آویں گے اگر سفید نظر آویں تو اچھے سمجھو کالے تو بُرے اوپر کو چڑھیں تو وہاں سمجھو نیچے کو اُتریں تو نا۔

بیماری کی تشخیص کرنا ہو تو بیمار کا ہاتھ پکڑ لو نرم ہاتھ سے مگر مضبوطی سے تو تمکو اپنے جسم میں وہی بیماری یا اُسی جگہ درد محسوس ہوگا جیسی کہ مریض کی حالت ہو کیونکہ دل کو دل سے راہ ہو جاویگی اور جب ہاتھ چھوڑ دوگے تب ہی وہ کیفیت بھی جاتی رہیگی مگر تھوڑی دیر تک ذرا تکان سی البتہ رہیگی۔ باہر کی کے حالات معلوم کرنا چاہو تو پورے چاند کے دنوں میں شام کے وقت پالتی مار کر بیٹھو اور چاند کی طرف منہ کرکے آنکھیں بند کرکے چند گہرے سانس لو۔ کئی مہینہ تک تو کچھ بھدّی سی شکلیں یا علامتیں نظر آیا کرینگی پھر ہر ایک بات صاف دکھائی دیگی۔ اور آواز بھی صاف سنائی دیا کرے گی اور چاند میں جو دنیا کا عکس پڑتا ہے اس کے عجائبات ملاحظہ میں آویں گے۔ صفائی جسم اور استقلال شرط ہے

وہ شخص اس علم والے کسی چیز کو دیکھکر دو طرح کے حالات بیان کریں تو کسی کو غلط نہ سمجھو کیونکہ اول تو ہر شخص اپنے نکتہ خیال سے ہر بات کو دیکھا کرتا ہے۔ دو شخصوں سے کسی تیسرے شخص کے چال چلن کی بابت پوچھو تو وہ جس نظر سے خود دیکھتے ہیں اور جو عیب و ثواب اس میں اپنے خیال کے مطابق محسوس کرتے ہیں ان کو ہی بیان کرینگے اور وہ ضرور مختلف ہونگے کیونکہ کسی کے دل میں کوئی بات چھپی ہے کسی کے میں کوئی۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ وہ دونوں

مختلف زبانوں کے حالات بتلا رہے ہوں یا کوئی زیادہ گہرائی تک دیکھ سکتا ہو کوئی صرف اوپری دیکھنے کی قوت رکھتا ہو۔ بیوقوف اور ناخواندہ آدمی اگر دیکھے گا تو وہ ٹھیک بیان بھی نہ کرسکیگا خواہ وہ دیکھے سب کی برابر کیونکہ قوت بیانیہ دوسری چیز ہے۔ بلکہ جاہل اور عالم کو بھی مختلف حالات نظر آویں گے کیونکہ ان کی نظروں میں بڑا تفاوت ہوگا۔ بلکہ ایک ہی شخص اگر دوسری بار دیکھے تو اُس کو اور نظارے نظر آوینگے یہ بھی خیال رہے کہ اپنا دل اگر بالکل خالی نہوگا تو اس کا اثر بھی نظاروں پر پڑے گا اور جن جن لوگوں نے اوس چیز کو چھوا ہوگا ان کے حالات کا بھی اسیواسطے ایسی چیزوں کو اکثر لفافہ میں بند رکھتے ہیں تاکہ کسی کا ہاتھ نہ لگنے پاوے۔

مگر یہ سب باتیں تب ہونگی جب تم اپنا دل صاف رکھو۔ خالی دل مثل ساکت سطح آب کے ہے جس پر گردنواح کے درختوں وغیرہ کا عکس صاف نظر آتا ہے۔ ذرا سی کنکری ڈالدو سب عکس خراب ہوجاوینگے۔ جب ہم جسم سے کام کرتے ہیں تو دوسروں پر اپنا اثر ڈالتے ہیں ہم پر اثر تب پڑے جب ہم اپنا جسم بالکل ڈھیلا چھوڑ دیں۔ اسیواسطے بیہوشی کی حالت میں روحانی قوت زیادہ اثر قبول کرتی ہے۔ اس لئے عامل عمل کے وقت اپنا دل بالکل خالی رکھے کوئی جوش یا تحریک نہ رہنے پاوے۔ اس علم کو سنسکرت میں وہراکاش ودیا کہتے ہیں۔ اس کی قوت بڑھانے کے لئے ہفتہ میں ایک بار بالکل اندھیرے میں بیٹھنا مفید ہوتا ہے۔

اوپر کی بات نہایت عجیب معلوم ہوتی ہے مگر اسکا راز صرف یہ ہے کہ عالم گیر ایتھر جو ہر ایک نظارے وخیالات کی لہروں کو دور تک لیجاتی ہے اس کے جسم انسان میں چند سٹیشن مقرر ہیں جن پر آکر وہ ٹکراتی ہے اور سب نظاروں کو اسیطرح دکھاتی ہے جس طرح بے تار کے خبر رسانی۔ اور اور جو ہر ایک جسم ہر وقت خارج ہوتی رہتی ہے وہ اسنے نقش ایتھر کی لہروں پر جاتی ہے اور وہ اس طرح قائم رہتے ہیں جسطرح کمرہ میں انگیٹھی رکھی ہو تو پھر

خواہ انگیٹھی کو باہر نکال لیجاویں مگر کچھ عرصہ تک کمرہ کی ہوا میں حرارت ضرور قائم رہیگی۔ اور یران کا جوہر جو ہر ایک جگہ میں رہتا ہے وہ ہر ایک عنصر کو جدا کرنے اور ملا کر زندہ شکلیں بنانے کی قدرت رکھتا ہے۔ یہی جسم میں گرمی پیدا کرتا ہے وہی گرمی رنگت بنکر روشنی کے ساتھ جسم سے نکلا کرتی ہے۔ عاملوں گوشت کہانا اسی واسطے منع ہے کہ وہ بلا روح و قوت کے مردار ہوتا اس لئے روح کو قوت نہیں بلکہ کثافت پہونچاتا ہے۔

مرد کی ادوا بہ نسبت کے زیادہ جلد و تیز اثر کرتی ہے۔ بچوں کی اور ادوا کے موافق سفید ہوتی ہے۔ پھر عادات کے موافق رنگ پکڑتی جاتی ہے۔ بدمعاش کی اورا سیاہ ہوتی ہے۔ ادر کنارہ یا توبہ سے اُسکی سیاہی چھٹ جاتی ہے۔ لکڑی پر اورا کم قائم رہتی ہے۔ کپڑا جو جسم سے لگا ہوا پہنا جاوے اُس پر زیادہ۔ اسی واسطے کسی کا اُترن پہنا بُرا سمجھا جاتا ہے خصوصاً بدمعاش و بیمار کا تو ہرگز نہ چاہیئے۔ بیمار کے جواہرات کے رنگ اسیوجہ سے بگڑ جاتے ہیں۔ اسی واسطے مکانات یا آلات میں بُرا اثر ہوتا ہے اور تبرکات میں برکت۔ پُرانا ہتھیار جو ہاتھ میں لیتا ہے اس کا دل بھی خون کرنے کو آمادہ ہو جاتا ہے۔ اچھے مصنف کی کرسی پر بیٹھکر معمولی آدمی بھی اچھا مضمون لکھ سکتا ہے اسی واسطے کرسی عدالت میں کچھ وصف حکومت سمجھا جاتا ہی بڑے نکار خانوں میں جاکر دل پر حوصلہ مندی کا اثر ہوتا ہے۔ سنگھاسن بتیسی میں بکرم کا چبوترہ لکھا ہے۔ نپولین اعظم نے اپنے سنتری کی جھونپڑی جلوا دی تھی جس میں بیٹھکر یکے بادیگرے تین سنتریوں نے خودکشی کی تھی۔ چارپائی بھی کان رکھتی ہے کہ ضرب المثل اسی سے شروع ہوئی کہ ہماری دیوار پر ہمارے تمام اعمال و خیالات کا رجسٹر ہوتا ہے۔

غور کرو تو یہ علم ایسا دلچسپ ہے اس کے ذریعہ وہ سب تماشے نظر آسکتے ہیں جو

آج تک دنیا میں ظہور پذیر ہوئے ہونگے مثلاً زمین کا بننا پیغمبروں کا آنا۔ طوفان نوح خطہ یونان۔ بڑے بادشاہوں کے فتوحات۔ قتل عام اپنے پچھلے جنموں کے حالات مردے رشتہ دار۔ وبزرگ۔ پچھلے جنم کے دوست ومکان۔ بیماریوں کے لئے نسخے وغیرہ۔

غائب بینی و پیش بینی

اسکو عارضی و دائمی۔ اور اختیاری وغیرہ اختیاری قسموں میں رکھکر سمجھنا چاہیئے ان میں سے عارضی توکسی دوسری چیز کے ذریعہ سے ہوتی ہے اور دائمی دل کی صفائی سے اور اختیاری عموماً دوسری چیزوں کی مدد سے حاصل کی جاتی ہے وغیر اختیاری قدرتی خداداد ہوتی ہے پچھلے جنم کی کوششوں کا نتیجہ ہے کیونکہ روح جو فضیلتیں حاصل کرتی ہے وہ تو بعد مردن بھی اسکے ساتھ رہتی ہیں صرف مادی چیزیں جسم کے ساتھ فنا ہو جاتی ہیں دوسری چیزیں جن کے ذریعہ غیب کے حالات معلوم ہوتے ہیں مختلف ہیں۔ جاپانی لوگ بلور کے شیشہ یعنی کرسٹل سے سوالات پوچھا کرتے ہیں۔ مصر والے روشنائی کے نشان میں دیکھتے ہیں۔ نیوزیلینڈ میں خون کے قطرے سے افریقہ والے پانی بھر کر۔ یہ تو مادی چیزیں ہوئیں۔ ان کے سوا روحانی میڈیم دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو کسی آدمی کو مسمریزم کا خواب مقناطیسی دیکر اس سے حالات معلوم کرنا دوسرے مردہ روحوں کو کسی آدمی کے سر بلا کر یا کسی اور ہلنے والی چیز مثلاً میز یا نڈولم وغیرہ میں بلا کر اُس سے دریافت کرنا تیسرا طریقہ نشہ سے دماغ کو بیکار کرکے اس سے کام لینا ہے جیسے آجکل ہندوستان کے فقیر سلفہ کا دم لگا کر

ل۱ اخبار جھنگ سیال کاتک سمت ۱۹۶۹ میں چھپا کہ کلکتہ کے میلہ میں بیجاناتھ نامی ایک بیل السیاد کھایا گیا جو کسی شخص کا اندرونی حال اشاروں سے بتلاتا تھا

کرتے ہیں اور ایران کے درویش اپنے ہی گرد زور سے گھومکر سر میں چکر پیدا کر لیتے ہیں۔ بعض آدمیوں کو جو اعصابی مریض ہوتے ہیں یا ہسٹریا کی بیماری والے یا جن کے مادّی حواس کمزور ہو جاتے ہیں بوجہ نشہ میں چور رہنے یا زیادہ شہوت پرستی کرنے کے (بام مارگ) یا جو کسی خیال میں مست رہکر جسمانی ستیاس کر لیتے ہیں انکو اکثر بدروحیں اور غیب کے حالات بھی بلا اپنی خواہش کے نظر آیا کرتے ہیں یوگی اور مہاتماؤں کا طریقہ سب سے آسان اور یقینی ہے وہ پرانایام اور اوم منتر کے جاپ سے ہی روشنضمیری حاصل کرتے جس کے مفصل قواعد ہم پیچھے یوگ ابھیاس کے بیان میں لکھ چکے ہیں۔ انگلستان کے ملک الشعرا لارڈ ٹینی سن نے لکھا ہے کہ اپنا نام بار بار لینے میں ہی اس نے عجیب اثر دیکھا ہے۔ یہ تو راج یوگ کے قاعدے ہیں دوسرا ہٹ یوگ کا طریقہ ہے کہ جسم کو مشکل مشقوں سے سادہ کر الیسا ساکت بنا دیتے ہیں کہ پھر اعضائے مادی لہروں کو قبول ہی نہیں کرتے اس لئے اس لئے روحانی قوتیں بیدار اور غیب کے حالات روشن ہو جاتے ہیں۔ ہندو لوگ سب کام صرف روح سے لیتے تھے فرنگی لوگ مادہ پرست ہیں اس لئے آلات سے لیتے ہیں۔

اب فرنگی عالم بھی ماننے لگے ہیں کہ دماغ خود کچھ جاننے والا نہیں ہے وہ صرف ایک محسوس کرنے والا عضو ہے جو ہر قسم کی لہروں کو لیتا اور ظاہر کر دیتا ہے اسی واسطے جب کسی نئی بات کو سیکھتے یا یاد کرتے ہیں تو دماغ پر بڑا زور پڑتا ہے پھر وہ صرف خیال کے اشارہ سے ہی اس کام کو کرانے لگتا ہے حواس خمسہ کے اعضاء کا تعلق بذریعہ خاص اعصاب کے دماغ کے مرکزوں میں ہے۔ پھر دماغ کے ان مرکزوں کا تعلق بھی روحانی جسم کے خاص مقامات یا مرکزوں سے ہی جنکو کہتے ہیں۔ ڈاکٹر لوگ بھی ان مقامات سے نو واقف ہیں مگر وہ یہ نہیں جانتے یہی وہ مقامات ہیں جہاں جسم روحانی و مادی کی ملاقات ہوتی ہے خبریں پہونچتی ہیں۔ یہ مقامات جس قدر زیادہ

مکمل ہوں یا کر لئے جاویں اسی قوت روشنضمیری کی حاصل ہو جاوے۔
جس طرح بلند کوٹھے پر چڑھکر غریبوں کی تنگ گھروں کے حالات دیکھکر ہم انکی بے پردگی کرسکتے ہیں اسی طرح ہر شخص کے روشنضمیر ہو جانے سے بھی دنیا میں بڑی خرابی پھیل سکتی ہے اسیواسطے یہ علم اب تک مصلحتاً سینہ بسینہ رہا اور مدت کے امتحان کے بعد صرف ایسے لوگوں کو بتلایا جاتا تھا جن کی شرافت پر پورا بھروسہ ہو جاتا تھا اس کا چھاپنا منع رہا کیونکہ قوت کی ترقی سے ذمہ داری کی بھی ترقی ہوتی ہے جس کا اگر خیال نہ کیا جاوے تو اطلانطیون[1] کی طرح بیڑہ تباہ ہوتا ہے۔ اسی واسطے میں بھی صرف اسیقدر یہ چھپواتا ہوں جس قدر کہ پہلے انگریزی کتابوں میں چھپ چکا ہے باقی جو زیادہ سیکھنا چاہیں وہ اس کے لئے تیار نہیں مہاتما لوگ خود ان کو درشن دینگے اور آگے کا راستہ دکھا دینگے یہی قاعدہ قدرت کے ایوولیوشن کا سدا سے چلا آتا ہے۔ اس مضمون پر مسٹر لیڈبیٹر کی کتابیں اچھی ہیں۔ مشہور فلاسفر کانٹ ایک قصہ لکھتا ہے کہ ڈچ سفیر مارٹیول مرگیا اُس نے ۲۵ ہزار روپیہ کسی کو دیا تھا اسکی رسید نہ ملتی تھی۔ اُس کی عورت مہاتما سویڈنبورگ کے پاس آئی منت کی کہ روحانی ملک میں اسکے خاوند سے مل کر رسید کا پتہ پوچھیں یا اُسی رسید کو غیب سے تلاش کریں۔ مہاتما نے آٹھویں دن اُس عورت کو بلا کر جواب دیا کہ رات تمہارے خاوند سے خواب میں ملاقات ہوئی تھی اور اس نے کہا کہ میں ابھی جا کر اپنی عورت کو رسید کا پتہ بتلاتا ہوں چنانچہ عورت نے بھی کہا کہ واقعی وہ رات مجھکو خواب میں نظر آئے تھے اور رسید مل گئی ہے روحوں سے ملاقات اور غیب بینی کا اس سے زیادہ مستند ثبوت کیا ہوگا جو ایسے معتبر عالم نے لکھا ہے

[1] جہاں آجکل بحر اٹلانٹک ہے وہاں پہلے ایک بڑا ملک تھا جو کوئی کمز ار سال ہوئے یکایک طوفان آکر سمندر میں ڈوب گیا اس کے باشندے بڑے عقلمند روشنضمیر اور جادوگر تھے افلاطون نے انکا حال لکھا ہے اسی کی بات مشہور ہے کہ خطہ یونان غارت ہو گیا۔ ہندوستان کے دراوڑی لوگ بھی اسی نسل کے ہیں۔

کراماتی شیشہ

بادشاہ جمشید کا جام جہاں نما مشہور ہے۔ وہ بھی اسی کرسٹل یعنی بلّور کے موافق ہوگا۔
ایک گیند کے موافق شفاف گول شیشہ ولایت سے آتا ہے۔ اس میں مصنوعی بات کوئی
نہیں اس کی قدرتی خاصیت یہ ہے کہ ایک تو اس کی طرف دیکھنے سے حواس قابو میں
آجاتے ہیں۔ دوئم یہ باریک لہروں کے جمع کرنے میں فوکس کا کام دیتا ہے اور یہ بذات
خود مثل سالگرام (حجر اسود) کی قوت روحانی کو مدد بھی دیتا ہے۔ اس کی طرف غور سے دیکھتے
ہیں جس سے دماغ میں بیہوشی ہو کر آنکھ کے پاس کا روحانی مرکز بیدار ہو جاتا ہے
یہی بات اپنی ناک کی نوک کو دیکھنے یا کالی سطح پر سفید داغ کی طرف دیکھنے سے ہوتی ہے
بلا آنکھ جھپکائے دیکھنے سے آنکھ کا پردہ ریٹینا کمزور ہو جاتا ہے جس سے وہ داغ
نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔ اس پر بھی دیکھنا اگر جاری رہے تو آنکھ کی تمام رگیں مع
دماغ کے معطل و بیکار ہو جاتی ہیں اور غیبی نظارے نظر آنے لگتے ہیں مگر اس سے
آنکھ کو بہت نقصان پہنچتا ہے اور کچھ دماغ کو بھی پھر آنکھ کسی چیز پر ٹھیک نہیں جمتی
بلور پر اس طرح نظر جاوے کہ پلک نہ گرنے پاویں اور اپنی آنکھوں کی تپلی کی روشنی
کی طرف دیکھتا رہے جب حالت شیریں خوابی (لاہوت) کی پیدا ہو جاوے گی تب
حسب دلخواہ نظارے دیکھے گا۔

یہی بات خون کے قطرے اور سیاہی کے داغ میں ہوتی ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب آنکھ
کی پتلی تھک کر الٹتی ہے تو حسب خواہش حالات غیب کے نظر آنے لگتے ہیں قوت روحانی
کے زور سے تخلیہ میں بیٹھ کر چراغ کی ٹیم پر جو ذرا اونچا رکھا ہو ٹکٹکی باندھ کر نظر
جماؤ کہ آنکھ بالکل نہ جھپکے تو بھی یہی نتیجہ ہوگا۔ نیند اور غشی دونوں میں انسان جسم خاکی
سے علیحدہ ہو کر روحانی دنیا میں جا پہونچتا ہے۔ اگر دل صاف اور تربیت یافتہ ہو

تو وہاں کی باتیں یاد رکھ سکتا اور بیان کر سکتا ہے ورنہ سب بھول جاتا ہے دل کو صاف خیالات کو عمدہ بناؤ اور روح کو اپنا کام کرنے دو۔

باریک آواز سننے کے لئے جس طرح خاموشی ویکسوئی کی ضرورت ہے اسی طرح روحانی نظاروں کے لئے بھی جسمانی حواس کا بند ہونا ضروری ہے۔ پانی اور شیشہ پر جو عکس پڑتا ہے وہ صرف سطحی ہوتا ہے اور الٹا نظر آتا ہے۔ پانی لہردار ہو تو عکس بھی ٹوٹا ہوا پڑیگا۔ پہلے ہر بات دھندلی سی نظر آتی ہے پھر جوں جوں مشق بڑھتی جاوے صاف ہوتی جاتی ہے کیونکہ نگاہ مشق سے ہی میسر بنتی ہے نظارے سب ایسے چھوٹے نظر آویں گے جیسے دوربین میں آتے ہیں۔ اور ان کا بیان کرنا دیکھنے والے کی لیاقت پر منحصر ہوگا۔ اپنے خیال کے قوت سے انسان خود دوسری جگہ جا پہونچے تو وہاں پورقدکے نظارے دیکھے گا۔ یا اپنی روح بحالت خواب یا نشہ سیر کرتی پھرے تو بھی سب باتیں ہو بہو دیکھے گی۔ ایسے کاموں کے واسطے پچھم یا اُتر کی طرف منہ کرکے سووے۔ سورج کی طرف منہ کرکے کرنے سے کام اچھا اور آسانی سے ہوتا ہے۔ شام کو ہلکی غذا اور کم کھاوے اور سویرے سو جاوے معمول کو بٹھاوے تو اس طرح کہ پشت شمال کی طرف ہو چہرہ جنوب کی طرف اور پاؤں بھی دکھن کی طرف پھیلے ہوں۔ کسی روح سے کام لینا ہو تو خوشامد سے اُس کو مائل کرے یا قوت خیالی کے زور سے۔ ایتھر سے کام لینا ہو تو اس میں لہر پیدا کرے مابین اپنے اور موقع یا شے دیدار طلب کے۔ یہ نکتے بتلا دیئے ہیں واشتہ آید بکار۔

کرسٹل کو دس انچھ کے فاصلہ پر برابر لیول میں رکھکر دیکھیں پیچھے اوس کے کالا کپڑا ٹانگ دیں دونوں طرف چراغ جلاویں چند منٹ بعد نظر آویگا کہ فلاں شخص کیا کر رہا ہے اور گزشتہ و آئندہ واقعات جو دل میں سوچے۔

سادہ آئینہ پانی میں ڈالکر اُس میں بھی دیکھ سکتے۔ بلکہ کٹورے میں پانی بھر کر بھی مگر یاد رکھو جب کبھی روحانی قوت سے سوال کرو تو اپنے دل کو مثل کورے کاغذ کے خالی کر لو ورنہ عبارت سے بھرے ہوئے کاغذ پر روح کہاں لکھیگی۔

کراماتی انگوٹھی

جس کے نگینہ کی طرف غور سے دیکھنے سے مردے رشتہ داروں کی یا جن کا خیال کرو شکلیں نظر آتی ہیں۔ انگوٹھی تو معمولی ہوتی ہے۔ اس میں نگینہ کے بجائے یہ مصالحہ بھرا جاتا ہے۔ سنگ مقناطیس کا چورن۔ کاجل۔ تیل ملاکر۔ اس میں اصلی چیز تو مقناطیس ہے کاجل سیاہی کے واسطے اور تیل اس کو چکنا و چکدار بنانے کے لئے۔ انگشتری کے بجائے اس مصالحہ کو اگر کٹورے یا ناخون پر ہی لگا لیں تو بھی یہ کام دیسکتا ہے۔



باب ۵

علم ریمیا

جادو۔ ٹونا۔ ٹوٹکہ تنتر

جادو کیا ہے قدرت کے ان قواعد کا نام ہے جو ابھی تک ٹھیک سمجھ میں نہیں آتے۔ جو باتیں جادو کی سمجھ میں آتی جاتی ہیں وہی سائنس کی تھیوریوں میں داخل ہوتی جاتی ہیں ہر ایک چیز اور کام کی مخفی قدرتی خاصیتوں و اثرات اور تمام اجسام ارضی و سماوی کے باہم تعلقات کے علم کا نام جادو ہے۔ یا یوں کہو کہ سائنس اور فلسفہ کے اعلیٰ مراتب ہی جادو کہلاتے ہیں۔ جو شخص نیچرل فلاسفی نجوم و سائنس سے بخوبی آگاہ ہو وہ اچھا جادوگر ہو سکتا ہے جادو کے تمام عملیات کی تہ میں ان چار باتوں میں سے کوئی ایک ہوتی ہے

تسخیر ارواح۔ یعنی روحوں موکلوں یا بیروں کو تابع کر کے ان سے حسب دلخواہ کام کرانا

جنتر۔ ستاروں کے اثرات جانکر ان کو کسی چیز میں بند کر کے فائدہ اٹھانا علم لیمیا

منتر۔ قوت خیالی یا مقناطیس انسانی کا اثر خاص الفاظ یا عبارت کے ذریعہ کسی پر پہونچانا۔

تنتر۔ اشیاء کی مخفی خاصیتیں کو جانکر مختلف ترکیبوں سے کام لینا۔ علم ریمیا۔ نیچرل میجک۔

ان میں سے تسخیر ارواح کا بیان کچھ تو پہلے صفحات میں ہو چکا ہے۔ زیادہ مفصل لکھنے کے لئے ایک جدا رسالہ درکار ہے کیونکہ ارواح بھی مختلف اقسام کی ہوتی ہیں۔ اور ستاروں و عنصروں میں بھی ارواح مانی جاتی ہیں جن سے اس طرح کام لے سکتے ہیں جس طرح بجلی و بھاپ وغیرہ سے۔

جنتر۔ اس کی کئی صورتیں ہیں۔ تو ایک کاغذ پر کوئی نقشہ بنانا جسکو

نقش کہتے ہیں اسکے اندر یاتو کوئی متبرک نام لکھا جاتا ہے۔یا کسی نام کے اعداد بھرے جاتے ہیں دوسرا تعویذ جس میں کسی ستارہ کے علامات یا حروف مناسب کسی پتھر یا دہات پر جو اس ستارہ سے تعلق رکھتی ہو اُس ستارے کے عروج کے وقت میں کھودتے اور ایسے ہی وقت میں پہنتے ہیں۔ہر ایک کام کیواسطے خاص ستارہ اور وقت وغیرہ مقرر ہے تیسرے جواہرات وغیرہ جس میں خاص ذاتی تاثیر ہوتی ہیں اور ان کا تعلق خاص ستاروں سے اور خاص وقت میں پیدا ہونے والے آدمیوں سے ہوتا ہے۔اس لئے اگر مناسب جواہر کو اُس کے متعلق ستارہ کے عروج کے وقت میں وہ شخص پہنے تو بہت نمایاں اثر کرتا و فائدہ پہونچاتا ہے۔

اگر کسی کو نقصان پہونچانا ہو تو ایسی چیزوں کو منحوس ستاروں سے تعلق کرا دیا جاتا ہے اور جیسا شخص یا کام ہو اسی کے موافق خانے و ستارے نجوم کے حساب سے استعمال کرتے ہیں۔اسکا ایک پورا سائنس ہے اس لئے اس کے مفصل قواعد بھی ہم دوسری جلد اکتاب میں چھپوا دینگے۔(از لارنیس کی ہندو میجک)

منتر۔قوت خیالی کا بیان ہم پہلے کر چکے ہیں مگر وہ مثل بارود کے ہے وہ صرف جانتی ہے اڑنے کے لئے کوئی مادی چیز گولی وغیرہ کی ضرورت رکھتی۔یا مثل بجلی کے قوت کے جو کر تو سب کچھ کر سکتی ہے مگر اس کے اظہار کے لئے باٹری و تار کی ضرورت ہی اثر ان الفاظ میں کچھ نہیں ہوتا اثر تو خیال کا زور کرتا ہے مگر الفاظ کے ذریعہ ایتھر میں تموج پیدا کیا جاتا ہے جو اس کو وجود میں لاتا ہے۔جو صورت کہ دماغ میں خیال سے پیدا ہوتی ہے وہ الفاظ کے راستہ باہر نکل کر ہوا میں خاص شکل یا اثر پیدا کرتی ہے اسی واسطے جو لوگ بغیر اصول کے سمجھے کسی منتر کو پڑھیں تو وہ کچھ کام نہیں دیتا خاص الفاظ کو خاص لہجہ میں متواتر بولنے سے ایک خاص لہر ہوا میں پیدا ہوتی جو اعصاب پر خاص اثر ڈالتی ہے ان لہروں کی اثر کی قوت کا بیان پہلے صفحہ ۲۹ میں کر چکے ہیں

اور دو مثالیں سناتے ہیں۔ فرنگی لوگ بھی ان کا اس قدر خیال رکھتے ہیں کہ جب کسی آ ویزان پل پر ہو کر فوج گذرتی ہے تو اس کا قدم ملا کر باقاعدہ نہیں چلنے دیتے اس خوف سے کہ ہمدرد تموج ہوگا جو ہر قدم پر اس قدر شدید ہوتا جاویگا کہ شاید پل اسکو برداشت نہ کر سکے اور ٹوٹ جاوے۔ اگر کسی ستار کا ایک تار چھیڑو اور اُس کے پاس اور ستار رکھے ہوں تو ان کے تار خود بخود بجنے لگیں گے۔

منتر کو سدہ کرنے کے لئے سوا لاکھ یا ہزار بار اس واسطے پڑھتے ہیں کہ اُسکا نقشہ پختہ و مستحکم ہو جاوے اور اپنا خیال اوس میں زیادہ بھر جاوے۔ اسیواسطے منتر خواہ کسی زبان و مذہب کا ہو اس کی کچھ قید نہیں۔ اور اکثر تو اُس کے الفاظ پر جوش معنی دار ہوتے ہیں اور جو کچھ بے معنی بھی ہوتے ہیں وہ صرف نادانوں کے اعتقاد جمانیکے لئے مصلحتاً ہوتے ہیں گرہن کیوقت ہر لشر کا تعلق روحانی ایک دوسرے سے ہو جاتا ہی اور مقناطیسی اثر میں تغیر ہونے سے ذراسی خواہش ہزار گنا اثر کرتی ہی اسلئے اکثر منتروں کو گرہن کے وقت سدہ کیا کرتے ہیں یا کسی تیوہار کے روز جبکہ دل میں امنگ زیادہ ہوتی ہے اور دنیاوی تفکرات سے کچھ اسوقت فرصت ہو کر اعصاب اکثر ڈھیلے دل یکسو ہوتا ہے۔ روزہ رکھنا و غذا کا پرہیز اس واسطے بتلایا جاتا ہے کہ ہاضمہ اچھا نہ ہو تو خیال بھی ٹھیک کام نہیں کرتا۔ بلکی غذا کھانے سے خواب بھی صاف نظر آتے ہیں۔

تلنتر یعنی اشیاء کے مخفی خواص کا علم بڑا وسیع ہے۔ بہت سے کام اس سے ایسے ہو جاتے ہیں جو بادی النظر میں بالکل بعید از قیاس معلوم ہوتے۔ اس باب میں اسی کے قواعد مختصر بطور نمونہ دکھلاتے ہیں۔

نیچر کے چند عالمگیر اصول

قدرتی میلان کا اصول بہت چیزوں میں پایا جاتا ہے مثلاً اگر کسی جگہ پر پانی بہا دو تو

اسکے خشک ہو جانے پر پھر پانی ڈالوگے وہ بھی ٹھیک اُسی جگہ پر ہو کر بہیگا جہاں پہلی دھار بھی تھی حالانکہ قانون کشش کے موافق اُس کو زیادہ نشیب کی طرف جانا چاہیئے تھا اس طرح انگور یا جو کی شراب خواہ ملک سے باہر لیجا کر بنائی جاوے مگر جب آئندہ فصل میں ملک میں انگور یا جو بوئینگے تو بنی ہوئی شراب میں بھی تغیر نمایاں ہوگا خواہ وہ کتنے فاصلہ پر کیوں نہو اور لاش کی خبر گدہ و عقاب وغیرہ کو صدہا کوس کے فاصلہ پر ہو جاتی ہے جہاں تک نہ وہ دیکھ سکتے ہیں نہ سونگھ سکتے ہیں اسی طرح اگر قاتل مقتول کی لاش کے پاس آکر کھڑا ہو تو لاش سے تازہ خون جاری ہو جاتا ہے۔ اگر ایک شخص کی کھال دوسرے کے جسم پر پیوند لگائی جاوے اور پہلا شخص مر جاوے تو دوسرے کے پیوند کی جگہ والی کھال بھی سڑ جاتی ہے ایک خون یعنی خاندان کے لوگوں میں اسیواسطے باہم کچھ زیادہ اتحاد ہوتا ہے جیسی غذا نباتی یا حیوانی کھائی جاوے ویسا ہی مزاج بنتا ہے۔ نہیں بلکہ شکل واولاد پر بھی اُس کا اثر ہوتا ہے جس کی مثال مچھلی خور ننگالیوں کی آنکھیں چھوٹی واولاد زیادہ ہوتی ہے اسی خیال کو لیکر گوسائیں جی نے کہا ہے۔

میں کاٹ جل دہوئے کھائی اُدہک پیاس ۔ تلسی پیت سرائے موئے پیت کی آس

قدرتی دشمنی یا نفرت بھی اکثر چیزوں میں ثابت ہو چکی ہے مثلاً سانپ اور کیگڑہ میں دشمنی ہے تو اسکا اثر یہاں تک ہے کہ جب آفتاب برج سرطان میں ہوتا ہے تو سانپ کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ سانپ کپڑے پہنے ہوئے آدمی کے پیچھے بھاگتا ہے مگر ننگے آدمی سے ڈرتا ہے دیوانہ سانپ کو انجیر کے درخت سے باندہ دو اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جاوے گا سانپ اِلش ٹری کے سایہ میں کبھی نہ آویگا انگور کی بیلی بر لیک کے درخت پر ہرگز نہ چڑہیگی اور سب پر چڑہجاوے گی۔ ہاتھی سوار کی آواز سے کانپتا ہے۔ بھیڑیا تلوار وبھالے سے نہیں ڈرتا مگر اینٹ مارنے سے ڈرتا ہے جس کی چوٹ لگنے سے اُس کے زخم میں کیڑے پڑجاتے ہیں شیر آگ اور مشعل سے بھاگتا ہے۔ بچھو چھپکلی کو دیکھکر بہت ڈرتا ہے مشک بلاؤ

اور چیتے کی کھال پاس لٹکا دو تو چیتے کی کھال کے بال جھڑ جاویں گے اسی طرح ہرن کو سانپ سے۔ کوا کو چیل ڈالو سے۔ مکڑی کو سانپ سے۔ گھڑیال کو ان سے ایلوہ کو گندھک سے۔ لوبان کو پارہ سے۔ دشمنی ہے۔ ان قواعد کے موافق کسی جانور کو باندہ یا کیل سکتے ہیں یا دو شخصوں میں دشمنی پیدا کرا سکتے یا دشمنوں حملوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں جنکی مثالیں ہم آگے چلکر لکھیں گے۔

قدرتی کشش۔ ہمارے جسم کے ہر قطرہ خون میں باہم ایسا ربط ہوتا ہے کہ وہ بہت فاصلہ پر رہکر بھی باہم اثر محسوس کرتے ہیں اور پھر کبھی ملنے کا موقع ہو تو ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں یا اپنے ہم جنس سے مل جانیکو مستعد رہتے ہیں۔ یا اپنے ساتھ ہمارے خیالات اثرات و بیماری کو بھی لے جاتے اور دوسری جگہ پہونچاتے ہیں۔ مینڈک کے سر سے نکلا ہوا پتھر سانپ کے زہر کو چوستا ہے۔ بیماریوں کا اُتار ابھی اسی اصول پر ہوتا ہے۔

تاثیر مخصوص۔ یہ ایک نئی بات اُستادوں نے معلوم کی ہے کہ ہر ایک عدد و حرف کی بھی خاص تاثیر ہوتی ہے اور ان سے خاص قسم کی لہر پیدا ہوتی و خاص رنگت ظاہر ہوتی ہے تین و تیرہ کے ہندسے ہر ملک میں منحوس مانے جاتے ہیں۔ ابجد و رمل اسی اصول پر بنے ہیں۔ مگر یہ بات ابھی تک ہمارے سمجھ میں نہیں آئی اس واسطے زیادہ نہیں لکھتے۔ کچھ اور پڑھکر پھر اُس کو مفصل جداگانہ میں لکھیں گے۔

اشیاء کی مخفی خاصیتیں

چاند میں بہت سی عجیب خاصیت معلوم ہوئی ہیں۔ نئے چاند کا اثر دماغ پر زیادہ ہوتا ہے۔ پورے چاند کا اثر عورتوں کا حیض جاری کراتا ہے۔ نئے چاند کیوقت جو خواہش کیجاوے وہ سال بھر کے اندر ضرور پوری ہو جاتی ہے اگر ایک ماہ کے اندر نہو بشرطیکہ ناممکن نہو پورنماشی کے روز کوئی تصویر بناکر چاند کو دکھاؤ تو اس کا عکس بہت فاصلہ پر اور لوگونکو

چاندکے دائرہ میں نظر آویگا جتنا بڑا زاویہ بنیگا اتنا ہی صاف نئے سال کے نئے چاند کو جب دیکھو تب جیب میں ہاتھ ڈالکر آنکھیں بند کرکے جو روپیہ پیسہ جیب میں پڑا ہو اُس کو اُلٹ دو یعنی اوپر کا رخ نیچے کردو تو سال بہر تک جیب خالی نہ رہیگی نئے چاند کو سامنے سے دیکھو یا دہنی طرف سے بائیں طرف سے یا کہڑکی میں سے یا شیشہ میں ہوکر دیکھنا یا اُس کی طرف پشت کرنا بڑا اثر رکھتا ہے۔ نیا چاند سنیچر کا اور پورا اتوار کا نہ دیکھے۔ نئے چاندکے دنوں میں پاگل پن بڑہ جاتا ہے اس لئے ان دنوں میں کمزور لوگوں پہ زیادہ اثر پہونچا سکتے ہیں۔

حیض کا خون۔ بالخاصیت بہت سی بیماریاں پہیلاتا ہے۔ دوج کی رات کو چاندنی میں رکھا رہے اور دن کو دہوپ میں تو اُس جگہ کوئی وبا پہیلادے شراب سے لگ جاوے تو کہٹی کڑوے تیل میں رنگ لگادے۔ کتا چکھے تو پاگل ہو جاوے۔ جو ہار کے چھتہ میں لگ جاوے تو سب مکھیاں بہاگ جاویں۔ گہوڑی و عورت کا اسقاط ہو جاوے اس کی راکھ سے پھول کا رنگ جاتا رہے۔ حیض والی عورت قبل طلوع آفتاب ننگے پانوں کہیت میں چلی جاوے تو مضر جانور اُس میں نہ رہیں مگر دن میں جاوے تو اناج سوکھ جاوے۔ اندہیرے پاک کا حیض زیادہ زہریلا ہوتا ہے اور حیض والی عورت کے بال گوبر میں دبادیں تو سانپ پیدا ہوں۔

اب اس کے فوائد و استعمال بھی سنئے۔ کنواری لڑکی کا حیض دروازہ کی چوکہٹ سے لگادو تو مکان آفات سے محفوظ رہے۔ کپڑا جس پر وہ لگ جاوے آگ میں نہ جلے گا حیض والی عورت کے بال جلاویں تو سانپ بچھو وغیرہ بہاگ جاویں۔ کپڑا اُس میں بہگو کر جلاکر تیل میں ملاویں تو زخم کو بہرتا ہے۔ بوڑہی عورت جس کا حیض بند ہو گیا جو بے وفائی سے ناراض ہو بڑا اثر زیادہ پہونچا سکتی ہے۔ عورت کا خیال زیادہ اثر کرتا ہے سوتے وقت اور جبکہ وہ اکیلی ہو۔ غصہ اور عورت کے ہاتھ کا پکا یا ہوا کھانا بھی خراب اثر کرتا ہے

عورت شدہ دودھ سے بخار سے مرے اور بچہ کا بھی مرنا چاہیے تو بچہ ضرور مر جاوے گا سب

جہاں کا مرنا چاہیے تو ضرور دیا پہلے۔

قدرتی چھاپہ۔ غرض کہاں تک بیان کریں ہزاروں چیزیں ہیں انکے ایک فہرست چاہیے مگر قدرت نے یہ اچھا کیا ہے کہ ہر چیز پر اس کے خواص کی مہر لگا دی ہے جو اس کی شکل دیکھتے ہی حاؤں پر اثر کرتی ہے۔ نباتات پر جو نقش و نگار ہوتے ہیں وہ بے معنی نہیں بلکہ ان کی تاثیرات کے رجسٹر ہیں۔ انہیں معلومات سے کام لیکر بہت سے عمل کئے جاسکتے ہیں جو نہ جاننے والوں کو عجیب معلوم ہوتے ہیں۔

ان کی مثالیں کچھ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں مشتے نمونہ

قیافہ ادویات۔ دوا کی شکل دیکھکر تاثیر جاننا

جن چیزوں کی صورت آنکھ سے مشابہ ہوتی ہے اُن سے آنکھ کا علاج ہوتا ہے۔ جیسے بادام جن کی بناوٹ دماغ کی سی ہے وہ سر کی بیماریوں کو مفید ہیں جیسے اخروٹ۔ ریٹھا۔ ناریل برہمی جنکی صورت بالوں کیموافق ہو وہ بالونکو جیسے جہاؤ یا کریل ہنسراج کا جوشاندہ گرے ہوئے بالونکو پھر پیدا کرتا ہے۔ دل کی صورت کی اشیاء مقوی و مفرح قلب ہیں جیسے سیب۔ امرود۔ پان۔ جو اندام نہانی کی صورت کی ہیں وہ اسکی بیماریوں کی دوا ہیں۔ جیسے دنبہترا ہرن کھری شنیو لنگی کریل و ہر جوڑی ہڈیوں کو جوڑتی ہیں جیسی کہ اسکی شکل ہے۔ مروڑ پھلی پیچش کی دوا ہے۔

فراش کے درخت پر پھل نہیں آتا اس لئے اسکا جوشاندہ عورت کو بانجھ کرتا ہے۔

گل طرہ اور اشیوک کے پھول سرخ ہوتے ہیں اور حیض کی خرابی دور کرتے ہیں۔

زمین قند بواسیر کی دوا ہے اُس پر بھی مسے سے بہت ہوتے ہیں۔

جو پودے گداز ہیں وہ موٹا کرتے ہیں جیسے اسگند۔ ستاور۔ کیلا۔ شکر قند۔

جن میں دودھ ہوتا ہے وہ دودھ کو بڑھاتی ہے یا منی کو جیسے برگد۔ ستاور۔ دودھی۔ کھرنی۔ گوندی

جن پر چیچک کے سے نشان ہوں وہ چیچک کی دوا ہیں جیسے رودراکش۔ سیمل۔ پہاڑی لکڑی۔ اسٹابری کا آب مقطر جذام کی دوا ہے۔ اسکی شکل ملا لو۔ نرلیسی کا پتہ۔ سانپ کے پھن جیسا ہوتا ہے۔ لال ساگ برص کی دوا ہے جیسے اسکے پتے پر نشان ہوتے۔ انڈخربوزہ رسولی و تلی کی جیسا اسکا پھل ہوتا انار کی کلی ضیق النفس کی دوا ہے۔ ورم بینگن ورم خصیہ کی۔ بارہ سنگا کا سینگ درد پسلی کی کچنار خنازیر کی دوا ہے۔ گانگڑی گھٹیا کی رسیمل مہانسہ کی۔

اسی طرح اور صدہا ادویات میں یہ بات پاؤگے خود آنکھ پھیلا کر دیکھ لو۔

اسیطرح رنگوں کے بھی معنی ہیں سفید رنگ کے پھول والے درخت بلغم کو مفید ہوتے زرد رنگ کے صفرا کو سرخ رنگ کے خون کو اور جن میں کئی رنگ ملے ہوں وہ بھی اپنے اپنے معنی ملا کر مجموعہ خواص ہوتے ہیں۔

قدرتی جادو کے چند شعبدے

(اب دیکھیے انہیں خواص کے موافق جادو کی باتیں اس طرح بن گئیں)

۱- زمرد کو گرنے کی چوٹ سے سخت نفرت ہے۔ اگر کوئی شخص گر پڑا ہو اس کی چوٹ پر زمرد کو بار بار پھیر دو چوٹ کو آرام ہوگا نہیں ہوگا تو زمرد کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگے۔

۲- مور سانپ کو نگل جاتا ہے۔ جہاں سانپ زیادہ ہوں مور کا پر جلاؤ سب بھاگ جاوینگے۔

۳- چوہے و بچھو میں دشمنی ہے۔ بچھو کے کاٹے پر چوہا پھیر دو درد جاتا رہیگا۔

۴- شیر کو مرغ سے نفرت ہے۔ شیر کے مارے ہوے زخم پر مرغ کی چربی لگاؤ۔ چیتا اُس چیز کو ہرگز نہ چھوئیگا جس پر مرغ کی چربی لگی ہو۔

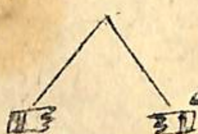
۵- بھیڑوں کے احاطہ میں بھیڑیئے کا چمڑا رکھدو کوئی بھیڑ کھانا نہ کھاویگی۔

۶- زیتون کو کسبی سے اسقدر نفرت ہے کہ اگر کسبی اپنے ہاتھ سے اُس درخت کو لگاوے تو نہ بڑا ہوگا نہ پھولیگا۔ زیتون کا تیل درازی و فربہی عضو تناسل کی مشہور دوا ہے۔

۷- مشک بلاؤ کا چمڑہ جسم پر باندھکر دشمنوں کے درمیان سے سلامت نکل سکتے ہو۔
۸- ہیرا اور مقناطیس پاس رکھے ہوں تو مقناطیس لوہے کو نہ کھینچ سکیگا۔
۹- بھیڑ بھیڑیا کے تانت سے کوئی باجا بناکر بجاویں تو کبھی اسکا شر نہ ملیگا۔
۱۰- مرے ہوئے کتے کی زبان ملے اسکو سکھاکر جوتے میں رکھو تو کتے نہ بھونکیں گے۔
۱۱- مچھلی کی کھال سے ڈھول بنا ہو اس کی آواز جہانتک جاویگی رینگنے والے جانور پاس نہ آوینگے۔
۱۲- تلوار جس سے کوئی شخص قتل ہوا ہو اُس کے لوہے کا دہانہ بنواکر لگاؤ تو کیسا ہی تند گھوڑا ہو قابو میں آجاوے۔ شراب میں اسی تلوار کو ڈبوکر چوتھیا والیکو پلاؤ تو آرام ہو۔
۱۳- کسی عورت کے سر پر کوئی گھاس جمی ہو اسکو سر پر رکھنے سے درد سر اچھا ہوگا۔
۱۴- جب انگور پھولیں تو ایک بوتل درخت پر لٹکاکر اس میں ایک شاخ اندر کو کردو اور تیل بھردو۔ جب اُس شاخ کے انگور پک جاویں تو اُس تیل کو لاکر رات کو جلاؤ اوس کی روشنی میں انگور نظر آوینگے۔
۱۵- مقناطیس کا ہٹانیوالا حصہ لگانے سے درد سوزش وغیرہ کو آرام کرتا ہے۔ کھینچنے والا حصہ جانگھ کے درمیان لگانے سے بچہ کو باہر نکالتا ہے۔ اور چوچی پر لگانے سے گرتے حمل کو روکتا ہے۔
۱۶- مولی کھاکر اسکے پتے ٹوپی میں رکھ تو بدبو کی ڈکار نہ آویگی۔

خزانہ تلاش کرنا

ہیزل۔ ایلم۔ وللو کی لکڑیاں دہات اور پانی سے کشش رکھتی ہیں اس لئے زمین کے اندر کا خزانہ یا پانی کا سوتا کا نشان تبلاتی ہیں ایک دوشاخہ لکڑی ہیزل کی ڈہائی فٹ لمبی لے اگر نہ ملے تو وللو کی لکڑیوں کو ڈورے سے



باندھدے پھر تندرست آدمی جو کھانا کھا چکا ہو دونوں ہاتھوں سے دونوں شاخوں کے کناروں کو ہلکا پکڑے اس طرح کہ جوڑ کی طرف کا کونا مقابل یا ذرا بلند رہے اور بخوبی حرکت کر سکے۔ اس کو لیکر شمال یا جنوب کی طرف ایک ایک قدم آہستہ چلے جہاں خزانہ یا سوتا ہونیکا گمان ہو۔ تو جب ایسی جگہ پہونچیگا۔ جس کے نیچے کوئی دہات کی کان یا خزانہ یا پانی کا سوتا ہو تو وہ کنارہ پہلے تو ذرا ہٹے گا پھر نیچے کی طرف جھکے گا۔ جہاں جھک کر زمین سے لگ جاوے اسی جگہ ٹھہر جاوے اور کھودے جس قدر زیادہ کشش جس چیز میں ہوگی اس کی کان کے پاس جاکر وہ اسی قدر تیزی سے جھکے گا۔ سب سے زیادہ کشش سونے میں ہوتی ہے پھر اس طرح نمبروار کہ تانبا۔ لوہا۔ چاندی۔ سرمہ۔ کوئلہ پانی کے سوتا میں سب سے کم ہوتی ہے۔ اسکو ڈیوائننگ راڈ کہتے ہیں۔

چند ٹوٹکے بیماریوں کے لئے

۱۔ جس قدر مسے ہوں اسی قدر گانٹھ ایک سوتلی میں لگا کر مسوں سے چھوا کر اسکو مرطوب جگہ میں گاڑ دو یہ کہکر گئے تو ہی اس بلا سے چھٹا دے تو جبتک سوتلی گلے گی مسے اچھے ہوجاوینگے مگر پھر مسوں کا خیال بالکل نہ رکھو نہ انکی طرف کبھی دیکھو بھی نہیں۔

۲۔ جیب میں کچا آلو رکھنے سے ہر قسم کی گٹھیا کو آرام ہوتا ہے۔

۳۔ بھینس کے سینگ کا کنگھا ادہا سیسی کو آرام کرتا ہے جس طرف درد ہو اسی طرف کے سینگ کا ہو مویشی کا دودھ خراب ہوجاوے تو اسکو ہلکی آگ پر جلا ہوا نہ ہو سبھی چھڑی وغیرہ سے پھینٹے ہوئے پھر اسکو پینے سے دو تو جادو کا اثر جاتا رہے گا بلکہ جادوگر کے جسم پر نشانات زخم کے ہوجاوینگے۔

بیماری کا اُتار

کسی تندرست آدمی کے بال جسم کا میل پسینہ یا خون اگر سایہ میں ذرا گرم جگہ میں سکھائے
جاویں تو ان کی قوت مقناطیسی نکل جاتی ہے اور وہ بہت بھوکے ہو جاتے ہیں کہ ایسی قوت کہیں
سے جذب کریں پس ایسی چیز کو پھر کسی بیمار کے جسم سے لگا دو تو وہاں کی زیادہ حرارت
کو اسفنج کی طرح کھینچ لیں گے اور ورم وغیرہ بیٹھ جاویگا۔ پھر ایسی حرارت کھینچی ہوئی چیز کو
زمین میں گاڑ دو اور اس پر کوئی پودہ بو دو تو اثر پودے میں آ جاویگا اور وہ چیز پھر
کام دینے لگیگی بیمار آدمی کے بال وغیرہ پوڑیا میں بند کر کے راستہ میں ڈالدیں یا بیمار کے
جسم پر کوئی رقیق یا جاذب چیز چند بار اتار کر چوراہے میں ڈالدیں تو جو شخص اسکو اٹھاوے
یا اسپر ہو کر گذرے اسپر اس بیماری کا اثر پہونچیگا اور بیمار کی کچھ بیماری ضرور اس جاذب
چیز میں جذب ہو کر باہر نکل جاویگی۔ کم عقل و تیز حس آدمی پر اثر زیادہ ہوتا ہے۔ اسیطرح
اتار کر کسی درخت پر منتقل کیجا سکتی ہے یا کسی جانور پر مثلاً بیمار کا خون ایک دو قطرہ گرم دودھ
میں ملا کر کتے کو کھلاویں تو خون کے ذرات میں باہمی کشش ہونیسے بیماری بھی کتے میں منتقل
ہو جاویگی جو تندرست ہے اس طرح جس طرح کے کسی گھنے آباد خطہ کو چھوڑ کر کچھ آدمی کسی
اور جزیرہ یا غیر آباد ملک میں چلے جاویں تو وہاں میدان خالی دیکھ کر اور اپنے ہم
وطنوں کو بھی بلا لیتے ہیں۔

ایسی باتوں پر اکثر لوگ یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ جب اثر ہوتا ہے تو صرف بیوقوفوں پر
ہی کیوں ہوتا ہے عقلمند پر کیوں نہیں ہوتا اسکا جواب اسی مثال میں کافی ہے کہ مقناطیس
لوہے کو ہی کھینچتا ہے لکڑی کو کیوں نہیں کھینچتا اور بجلی تار میں ہو کر کیوں جاتی ہے دیوار میں
ہو کر کیوں نہیں بیمار کے بال وغیرہ سکھا کر یا بیمار کا پسینہ ملا کر مٹی میں ملا کر اس میں کوئی
مناسب پودا لگاؤ پھر اس پودے کو پانی سے بڑھاؤ یا دھوپ میں رکھو یا گرمی یا سردی

کی بیماری ہو تو اُسکے خاں نت ۔ بیماریوں کے لئے خاص مناسب پودے بھی اُستادوں نے معلوم
کر لئے ہیں جنکی مثالیں چند درج ذیل ہیں
دق کی بیماری کا ۔ اوک چیری ۔ آرکس
حبس حیض کا پودینہ ۔
کثرت حیض و زخم کا ۔ پولیگونم پرسیکیریا
درد دانت کا ۔ بلیک تھورن

افسوس ہے یہ سب نام انگریزی ہیں ہندوستانی نام انکے کچھ نہیں ہوتے ہاں ان سے ملتے جلتے نام ہماری کتاب جوہر نباتات میں ملسکتے ہیں ۔

مومیائی ست ہوتا ہے تمام خاصیتوں و عادات و قوت اُس جسم کا جس سے وہ لیا گیا ہو ۔
زندہ جسم سے لیا جاتا ہے ۔ جو آدمی تندرست ہو تلوار سے پھانسی سے یا چوٹ سے مرتا ہے
اس کی مومیائی زیادہ مقوی ہوتی ہے ۔ بیماری سے گھٹ گھٹ کر مرے اُس کی کمزور ۔
ڈوبنے والے کی مومیائی پانی میں مل جاتی ہے ۔ جلنے والے کی آگ میں اور دفن کئے
ہوئے کی مٹی میں پھر اُس سے مخلوق پیدا ہوتے ہیں ۔
بیماری سے مرنے والے جانور کا گوشت اسیواسطے نہیں کھاتے کہ اسکی مومیائی خراب
ہو گئی جیسا جانور ہوتا ہو ویسی ہی اُسکی مومیائی ہوتی ہے اسیواسطے درندوں کا گوشت
مہذب اقوام میں نہیں کھاتے ۔ جب کوئی روح کمرہ میں داخل ہوتی ہو تو اسیواسطے ہوا کا جھونکا
سا معلوم ہوتا ہے بدبو یا تری بھی محسوس ہوتی ہے ۔ اگر لاش جلائی گئی یا ڈوبی ہو ۔ شرابی کی
روح آوے تو شراب کی بدبو آتی ہے ۔ پلیگ کے مردے کی قبر کی مٹی پھینکدو تو وہاں پلیگ
پھیلے گا ۔ شمشان کی راکھ سوتے ہوئے پر ڈالدو تو بیخبر پڑا رہیگا ۔ مویشیوں کی بیماری بھی
اسی طرح پھیلا کرتی ہے ۔ اس مضمون پر ڈاکٹر لاربنیس نے اپنی کتاب ہندو میجک میں خوب
لکھا ہے مگر اُسکا سمجھنا کارے دارد ۔

نظر لگنا ۔ اُس کا علاج

عالموں نے معلوم کیا ہی کہ کوئی جانور یا آدمی ہو تو اُس کے پسینہ و سانس میں ایک قسم کا زہر

پیدا ہو جاتا ہے۔ رنجیدہ ہو تو دوسری قسم کا خوف یا حسد کرے یا تیسرے و چوتھے قسم کا۔ اس کو کیٹابولسم کہتے ہیں۔ اسی طرح خوشی نیکی داعتبار کے خیالات سے ایک قوت پیدا ہوا کرتی ہے جو انابولسم کہلاتی ہے۔ نظر بد کا اثر بھی اسی طرح کا زہر ہے جو نگاہ کیساتھ دوسرے کمزور جسم میں داخل ہو کر نقصان پہونچاتا ہے۔ پروفیسر گیٹیس نے ثابت کر دکھایا کہ ہر شخص کے پسینہ وغیرہ کا رنگ وخواص مختلف ہوتے ہیں۔

جتنا بدمعاش وحاسد آدمی ہوگا اتنی ہی اُسکی نظر زیادہ لگیگی۔ ترچھی نظر پڑے تو زیادہ اثر کرتی ہے سیدھی کم بچے کے کپڑے میلے ہوں تو زیادہ اثر ہوگا۔ جو زیادہ اویری بستر سے اُٹھتے ہیں ان پر زیادہ ہوتا ہے۔ جنکی مقناطیس قوی ہوتی ہے انکی نظر خوشی کی حالت میں بھی لگجاتی ہے۔ جسکو نظر لگجاتی ہے اسکا رنگ اُتر جاتا ہے آنکھیں بھاری خشک یا آنسو زیادہ بہتے منہ سے آہ نکلتی ول ڈوبا جاتا ہے وغیرہ۔ آگ کی طرف غور سے دیکھنا۔ اس کو مرچوں کی دہونی دو تو معلوم نہیں ہوتی۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اسکے سر پر سے سات پرچیں اُتار کر آگ میں ڈالدیں۔ یا گیہوں کا آٹا اس کے جسم پر ملکر دریا میں ڈالدیویں یا چورا ہے کی مٹی کی دہونی اسکو دیویں۔ چڑیا دیودار کی شاخ سے اُسکے منہ کو جھاڑ دیں۔ اور حفظ ماتقدم کے لیے بچے کے گلے میں سویا کے بیج لٹکادیں۔ یا گھر کی تالیاں اسکے سرہانے لٹکادیں۔ مویشی خانہ میں پہاڑی الیش ٹری کی شاخ ٹانگ دیں۔ بچہ کو بجر بٹو کا دانہ پہنادیں۔

ہر قسم کے جادو کے اثر سے بچنے کو سرس کی پتیاں ٹوپی میں رکھا کریں۔

نظر بد کا اثر دور ہوتا ہے جلتی آگ کی طرف دیکھنے سے۔ آگ پر پیشاب کر کے بجھا دینے سے۔

ے دیکھو یونیس ماغی کی کتاب میڈیکل لا ان پرچول ورلڈ۔



یہ بھی یوگ ودیا کی ایک شاخ ہے۔ اس میں دوسرے آدمی کو بیہوش کرکے سلا دیتے ہیں پھر جو حکم اس کو دیتے ہیں اس کی وہ تعمیل کرتا ہے اور بعض اوقات غیب کے حالات بھی بتلانے لگتا ہے۔ اسکے قواعد کے ترتیب دینے والے ڈاکٹر میسمر تھا جس نے ۱۷۷۵ء کے قریب ملک اسٹریا میں اسکے تجربات کئے۔ پھر بہت جلد جرمنی روس اسٹریا وغیرہ کے بادشاہوں نے اپنے ملکوں میں اسکے اصول پر علاج کے شفاخانے کھلوا دیئے تمام یورپ کے علماء اور امیر و شہزادے اس سے ملنے کو آئے اور اپنا علاج کراتے تھے اس سے پہلے سولہویں صدی میں پیراقلسوس ایک بڑا عالم ایسی باتوں کا یورپ میں ہو چکا تھا اور یونان کا مشہور حکیم بقراط بھی اس طرح کا علاج کرتا تھا اور مصر شام ایران و ہندوستان میں تو ایسی باتیں ہزاروں سال پیشتر سے رائج تھیں مگر سائنس کے موافق اس کی تعلیم دینا یہ کام میسمر نے ہی شروع کیا۔ اس سے اس علم کا یہ نام پڑا۔ پھر کچھ عرصہ بعد نجیم طب کے ڈاکٹر بریڈ نے ہپناٹزم کا دوسرا طریقہ نکالا وہ بھی یوگ کے ہی موافق تھا۔

مسمریزم میں عامل کسی دوسرے آدمی کے چہرہ پر ہاتھ پھیر کر اسکو سلاتا ہے۔ ہپناٹزم میں وہ شخص خود کسی روشنی یا داغ کی طرف دیکھکر نیند آکر سو جاتا ہے۔ یہ دونوں میں فرق ہے۔ مسمریزم کے خواب کے چھ درجے ہوتے ہیں جنمیں سے پہلے دور دشنفیری کی

قوت رکھتے ہیں ہپناٹزم میں صرف تین درجے ہوتے ہیں اور وہ قوت نہیں رکھتے۔ اس علم کی بنیاد اس اصول پر ہے کہ جسم انسان و ہر حیوان میں ایک قسم کی مقناطیسی قوت جس کو اوڈ ایل کہتے ہیں ہوتی ہے جو دوسرے پر اثر کرکے اس کو نیند لاسکتی ہے اور بہت سی بیماریاں دور کر سکتی ہیں۔ یا اس کی عادات بدل سکتی ہے وغیرہ

جو شخص مسمریزم کا کرنے والا ہوتا ہے اس کو عامل اور جس پر کیا جاتا ہے اس کو معمول اور ہاتھ پھیرنے کو پاس کرنا کہتے ہیں۔

عامل کے اوصاف تندرست نیک دل پرہیزگار مستقل مزاج ہو۔ عمر ۲۵-۵۰ سال تک ہو۔ اپنی قوت پر بھروسا رکھنے والا اور خلیق ہو جس پر دوسرے بھی بھروسا کرتے ہوں۔

معمول کے اوصاف بچہ یا عورت۔ بڈھا یا مریض۔ جس کا دل صاف ساکت ہو ضد کرنے والا یا خلاف نہو۔ اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دے عامل کی مرضی پر۔

پاس کرنا۔ اپنے ہاتھ پھیلا کر معمول کے جسم کے قریب پھیرنا اسطرح کہ جسم سے چھونے نہ پاویں

عمل کا طریقہ معمول کو کرسی یا پلنگ پر آرام سے لٹا کر عامل اسکے سامنے کھڑا ہو کر اس کے سر پر سے نیچے کی طرف کو پاس کرے اور ہر ایک پاس کے ختم پر اپنی مٹھی بند کرکے تب ہاتھ کو واپس چہرہ پر لاوے اور اخیر میں اپنی انگلیوں کو ملا کر معمول کی آنکھوں کے پاس لیجاوے۔ ایسا ۲۰ منٹ تک کرے۔ اور معمول سے کہدے کہ عامل کی آنکھوں کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھتا رہے ذرا بھی پلک نہ جھپکے اور خود بھی غور سے اوس کی آنکھوں کی طرف دیکھے اور دل میں خیال کرے کہ اسکو نیند آجاوے تو تھوڑی دیر میں اسکی پلک بند ہونے لگیں گی۔ کچھ دیر ہو تو اور پاس کیے جاویں۔ جبتک کہ اسکو خوب نیند آوے شروع میں دیر لگا کرتی ہے۔ مگر پھر جلد آنے لگتی ہے۔ اگر پہلے روز بالکل نہ آوے تو ناامید نہو پھر دوسرے روز اسی طرح عمل کرے اگر معمول کو پہلے سے اپنے علم کی قوت ذہن نشین کردے تو جلد اثر پذیر ہوگا۔ عمل کے دوران میں معمول کو کوئی دوسرا

شخص سوائے عامل کے ہرگز نہ چھونے پاوے۔ ورنہ معمول کو بڑی تکلیف ہوگی۔ اور تھوڑی دیر عمل کرنے کے بعد معمول کو خواب سے بیدار کرنا بھی ضروری ہے اسکو بھول نہ جاوے۔

بیدار کرنا۔ بعضے معمول توصرف چہرہ پر پھونک مارنے یا پنکھا جہلنے سے ہی جاگ پڑتے ہیں بعضوں کے لئے الٹے پاس نیچے سے اوپر کیطرف کرنے پڑتے ہیں۔ مگر یاد رکھو جب تک کہ معمول اچھی طرح بیدار نہ ہوجاوے اس کو اکیلا نہ چھوڑو۔ اگر آنکھیں کھلنے میں مشکل معلوم ہو تو عامل اپنے انگوٹھے سے اس کی ابروؤں کو زور سے ملے ناک کی جڑ کی طرف سے کنپٹی کی طرف کو خواب کی حالت میں معمول سے پوچھ بھی سکتے ہیں کہ کتنی دیر سوویگا اور اس کو حکم دیسکتے ہیں کہ اتنی دیر بعد ضرور جاگ پڑے جب معمول سوویگا تب اسکے حواس سب معطل ہوجاوینگے اور وہ کسی تکلیف کو بھی محسوس نکریگا اور اس سے زیادہ گہری نیند ہو تو معمول عامل کے حکم کے موافق ہی دیکھیگا سنیگا یا اُس کے دماغ کے جس خانہ پر ہاتھ لگایا جاویگا اسکے موافق فعل وہ کریگا۔ روشنضمیری کی حالت ہر ایک معمول میں ہمیشہ پیدا نہیں ہوتی وہ صرف خاص لوگوں میں ہوا کرتی ہے اگر اسکا تماشا دکھایا جاوے تو اس میں بھی گھٹ جاتی ہے ہپناٹزم کے خواب میں معمول کے ہاتھ کو اگر عامل اوپر کو اٹھادے تو پھر معمول اوس کو نیچے نہ لاسکیگا۔ اور اس پر عمل جراحی کریں تو اُسکو معلوم بھی نہ ہوگا۔

خواب مقناطیسی یعنی ہپناٹزم کا عمل۔ عامل اپنے بائیں ہاتھ میں کوئی روشن چیز شیشہ وغیرہ لیکر دس انچ کے فاصلہ پر اسقدر اونچا رکھے کہ معمول کو اس کی طرف دیکھنے میں آنکھوں پر زور ڈالنا پڑے اور معمول اس کی طرف بلا آنکھ جھپکائے دیکھتا رہے پہلے تو اُس کی تپلیاں سکڑینگی پھر ذرا پھیلیں گی پھر جب آنکھیں تھک جاویں تب سیدھے ہاتھ کی اُنگلیاں کھولکر پلکوں کی طرف لیجاوے تو اسکے پلک ضرور بند ہوجاوینگے

دیکھتا رہے۔ شیشہ سے آنکھوں تک پاس کرے۔ بہ تو اور بھی جلد اثر ہوگا۔ پھر آزمائش کے لئے اسکے ہاتھ کو پکڑ کر اٹھا دو اور کہو کہ اب تم اسکو نیچے نہیں کر سکتے تب اگر ہاتھ اسیطرح کھڑا رہے تو سمجھو کہ اثر ہو گیا گر پڑے تو پھر پاس کرنے لگو اور کہتے جاؤ کہ دیکھو تم کو نیند آئی اب تمہاری آنکھیں بند ہونے لگیں یہ لو بند ہوگئیں تو بس ضرور وہ سو جاویگا۔ پھر جسطرح اسکے ہاتھ کو کر دوگے اسیطرح رہیگا۔ وہ موڑ نہ سکیگا بلکہ معمول مثل ایک مشین کے ہو جاویگا کہ جو چاہو کام اس سے لو یا حرکت پیدا کر دو یا خیالات اُس میں بھر دو۔ معمول صرف عامل کی بات سنتا ہے اور اُسی کے حکم کی تعمیل کرتا ہے اگر کوئی اور شخص اُسکے ہاتھ کو کھڑا کر دے تو وہ فوراً گر پڑیگا مگر عامل کرے تو ویسا ہی رہیگا۔ عامل چاہے تو معمول کا تعلق کسی دوسرے شخص سے بھی کرا دے صرف حکم دیکر۔ کوئی پردہ نشین عورت ہو تو شیشہ یا ایلومینیم کا گول چمکدار ٹکڑا اسکو بھیجدیں وہ خود اُسکو اپنے ہاتھ میں لیکر خواب کی حالت اپنے پر طاری کر سکتی ہے مگر اُس سے کام لینے کو اور بیدار کرنے کو دوسرے شخص یا عامل کی ضرورت رہیگی۔ معمول کے چہرہ پر پھونک مار کر کہنا کہ جاگ جاگ اسکو بیدار کرنیکو کافی ہے۔

مسمریزم اور ہپناٹزم کی تاثیر اور خواب میں صرف برائے نام فرق ہے سب باتیں ایک ہی ہیں دستور العمل۔ جس کمرہ میں عمل کیا جاوے وہ شور و غل سے دور ہو۔ اسمیں آرائش کا سامان کچھ نہو جو دھیان بٹاوے۔ نرم غلیچہ بچھا ہو کہ پاؤں کی آہٹ بھی نہو۔ زیادہ گرم ہو نہ ٹھنڈا زیادہ روشن یا تاریک بھی نہو۔ اس روز زیادہ سردی یا گرمی یا آندھی نہو۔ دروازوں پر نیلے و سبز پردے ٹنگے ہوں تو بہتر۔ کچھ خوشبو جلائی جاوے اور ہلکا ہارمونیم بجتا رہے تو اچھا ہے کہ اعصاب ڈھیلے و ساکن ہو جاویں مگر کچھ ضروری نہیں۔ عامل و معمول کا لباس ڈھیلا و صاف ہونا ضروری ہے گرمی زیادہ ہو تو معمول کو پہلے غسل کرا دو۔ عامل اپنا منہ شمال کی طرف اور پشت جنوب کی طرف رکھے۔ معمول کا سر شمال کو اور منہ آسمان کی طرف یا پشت شمال کو اور منہ جنوب کیطرف رہے۔ عمل کیوقت اگر وہ ہارمونیم سُر چلتا ہو تو اچھا خصوصاً معمول کا فکر کے

وقت یا بھرے پیٹ پر یا خالی عمل کرنا منع ہے کھانا کھانے کے تین گھنٹہ بعد عمل کرے اگر علی الصباح کرنا ہو تو ذرا سا دودھ پیکر تھوڑی دیر بعد کرے۔ عامل اگر عورت ہو تو معمول بھی عورت کو بنا دے۔ عمل کے کمرہ میں کم از کم ایک آدمی معمول کا دوست یا رشتہ دار ضرور موجود رہے۔ عامل غذا سادہ کھاتا اور ورزش کرتا ہو اور ورزش بھی کیا کرے جوش کا چھوڑ دینا یا بہت زیادہ کرنا اس کی قوت کو کم کر دیتا ہے۔ عامل کی آنکھیں صاف اور پوری کھلی ہوئی رہیں اور غور سے زیادہ دیر تک دیکھ سکنے کی طاقت حاصل ہو گئی ہو تب عمل کرنا شروع کرے۔ کسی دلگی باز ضدی یا دشمن کے سامنے یا اوپر عمل نہ کرے۔

یادداشت۔ اگر پاس کرنے میں عامل کا ہاتھ معمول کے جسم سے چھو جاوے تو اسکو جھاڑ کر پھر اوپر کو لیجاوے مگر اتنا زور سے نہ جھاڑے کہ اپنی قوت بھی جھڑ جاوے۔ جب ہاتھ اوپر کو واپس لیجاوے تو معمول کے جسم سے دور کر کے لیجاوے۔ پاس نہ بہت جلد کئے جاویں نہ آہستہ نہ ایک منٹ میں تین چار پاس کرنے چاہئیں۔ پاس جو سر سے پانوں تک کئے جاویں وہ کبھی سیٹ پر ہو کر کبھی پہلوؤں پر ہو کر۔ اور ہاتھ معمول کے جسم سے دو تین انچ کے فاصلہ پر رہے۔ جسم کو چھوتے ہوئے پاس یا مقامی یعنی کسی خاص عضو کے اوپر پاس تو صرف بیماری کے علاج کیواسطے کئے جاتے ہیں۔ نیند لانیکو سر سے پانوں تک اور جگانے کو پانوں سے سر تک پاس کرتے ہیں۔ بعض اوقات صرف سر یا سینہ پر پاس کرنے سے بھی نیند آجاتی ہے۔ نیند آجانے کے تھوڑی بعد بھی پاس کرتے رہو تاکہ نیند خوب گہری ہو جاوے۔ اگر عامل معمول کے چہرہ پر اپنے منہ کی بھاپ چھوڑے یا اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھے تو بھی جلد اور گہری نیند آتی ہے مگر ایسا کرنا صرف اشد ضرورت میں جائز ہے۔ عامل عمل کرتے وقت اپنی کمر کے بالنس کو نہ جھکنے دے۔ کاہل وجود عامل اور موٹا معمول اچھا نہیں ہوتا۔

معمول سے کام لینا۔ عامل جو کچھ خیال کریگا معمول ہو بہو ویسا ہی دیکھیگا یا کرے گا

عامل کے حکم سے معمول کی ہر قسم کی قوتیں بہت تیز یا سست ہو سکتی ہیں۔ معمول جو کچھ نہ پڑھا ہو یا جانتا ہو وہ صرف معمول نے حکم سے کسی زبان کو بولنے یا اس میں نظم بنا لیگا ستار کی کوئی گت بجاوے گا بند خط کو پڑھ دیگا۔ غیر زبان میں گفتگو کر سکیگا۔ کسی کتاب کا سارا مضمون بزبان حفظ کر کے سنا دیگا۔ معمول کی روح عامل کے قبضہ میں ایسی ہو جاتی ہے کہ وہ چاہے جس طرح اوسکو بدل دے۔ اگر عامل کہے کہ تو بچہ ہے تو کھیلنے لگے گا۔ کتا ہے تو بھونکنے لگیگا۔ اگر پتھر دکھا کر کہے کہ یہ لڈو ہے تو اس کو بڑے ذائقہ سے کھا لیگا اسی طرح اگر معمول بدمعاش بیوقوف یا بیمار وغیرہ ہو اور عامل کہے کہ بھلا مانس یا عقل مند یا تندرست ہو۔ تو وہ ویسا ہی ہو جاویگا۔ جس آدمی یا چیز یا کام سے کہو نفرت یا محبت کرنے لگیگا۔ مگر یاد رکھو کہ اس طرح ہرگز نہ کہو کہ تمہارا حافظہ خراب ہے یا تم کو ایسی بیماری ہے یہ اچھی ہو جاوے بلکہ یوں کہو کہ تمہارا حافظہ بڑا زبردست ہے تمہارا جسم بڑا تندرست ہے۔ کوئی مرض اسی کو ہو یا کسی اور شخص کو ہو تو اوس تشخیص دوا اوس سے پوچھ سکتے ہو ٹھیک بتلا دیگا۔ غیر مریض کے بال یا کپڑا معمول کے ہاتھ میں دیکر پوچھنا چاہیئے۔

شروع میں دو چار دن صرف نیند لاکر معمول کو جگا دو کوئی سوال سے مت کرنے لگو جس سوال کے جواب دینے سے معمول کو نفرت یا شرم ہو اسکو اوس سے مت پوچھو اگر معمول کچھ دیر اور آرام کرنے کی اجازت مانگے تو ضرور دید و وقت مقرر کرکے بیداری بعد معمول سے ان باتوں کا ذکر بالکل نہ کرو۔

جانوروں کا قابو کرنا۔ سپیرے سانپ کو ایسا کیل دیتے ہیں کہ لکیر سے باہر قدم نہیں رکھ سکتا پھر نہ بھاگتا ہے نہ کاٹتا ہے۔ اکثر ناظرین نے دیکھا ہوگا۔ کتا بلی خرگوش وغیرہ کی پشت پر آہستہ سے ہاتھ پھیر و ریڑھ کی ہڈی پر سر کی طرف سے دم کی طرف تو بہت محبت کرنے لگیں گے۔ ان کی آنکھوں سے ناک تک پاس کرو تو سو جاوینگے

ورنہ آنکھ ملانے سے ضرور ہی۔ پھر جگانیکے لیے رومال انکے چہرہ پر تیزی سے ہلاؤ۔ کناری
چڑیا کے چہرہ کے سامنے ایک فٹ کے فاصلہ پر اپنا ہاتھ دہنی طرف سے بائیں طرف کو
ہلاتے ہوئے آہستہ آہستہ چہرہ کے قریب بڑہاتے جاؤ تو یہ ناسو جاویگا پہر تالی بجاؤ گے تو
جاگ پڑیگا کبوتر کی چونچ کی نوک پر ذرا سا پوٹین لگادو اور ذرا اُسکو پکڑ رکہو کہ اوس
پر نگاہ پڑے بدمعاش گہوڑا جو کسی کو پاس نہ آنے دیتا ہو اس طرح سیدہا کرو کہ اصطبل
میں گہسکر دروازہ بند کردو اور سیدہے بخوف اُس کے پاس جاکر دہنے ہاتھ سے اس
کی چوٹی پکڑ لو اور بائیں ہاتھ سے اوسکا نتھوا زور سے پکڑ لو گہوڑا خواہ کتنا ہی اوچہلے کودے
تم اُسکو چہوڑو مت اور اوس کے کان میں چند منٹ تک پہونک مارتے رہو اس سے
اُس کا تمام جسم کانپنے لگیگا تب اسکو دہنے ہاتھ سے تہپکی دیکر پچکارو اور پیٹھ پر ہاتھ پہیرو
مگر ناک کو ابھی مت چہوڑنا۔ اتنے پر بھی کودنا بند نہ کرے تو پھر چوٹی پکڑ کر کان میں پہونک
مارو۔ پھر تہپکی دو اور ہاتھ پہیرو۔ پھر اوسکو ذرا چلا پہرا کر دیکھو اور ٹھیک نہ ہو تو پھر وہی
عمل کرو۔ اور باہر لیجاکر خوب چکر دو جب پسینے میں نہا جاوے تب پچکار کر لاکر باندہ دو
اس طرح چار چھ روز کرنے سے کیسا ہی بدمعاش گہوڑا ہو سیدہا ہو جاویگا۔
مسمریزم سے علاج کرنا اسکا مفصل بیان تو ہماری کتاب علاج بے دوایں دیکھیے
یہاں لکھنے کی گنجائش نہیں صرف اصول آپکو تبلائے دیتے ہیں سب سے پہلے مریض کو نیند لاؤ
دماغی اور اعصابی امراض کو تو اس سے ہی بہت کچھ فائدہ ہوگا۔ کوئی اور مرض ہو تو اس سے
حالت خواب میں اس کی دوا پوچھو یا کسی اور زیادہ قابل معمول کو خواب دیکر پوچھو۔ مریض
پر پاس کرتے وقت کپڑے اُتروانے کی ضرورت نہیں سوائے اس حالت کے کہ ریشمی یا
اونی ہوں۔ مریض فاصلہ پر ہو تو مقطر پانی یا مٹھائی وغیرہ کو مسمرائز کرکے بہیجدیتے ہیں جس
کے پینے سے دوران خون کے ساتھ ہی مسمریزم کا اثر بھی سب رگ و ریشہ میں پہونچ جاتا
ہے اور وہی پانی زخم یا چوٹ پر لگایا بھی جاتا ہے۔ پانی کو مسمرائز کرنیکے لیے آنجوڑہ کو بائیں

ہاتھ میں پکڑ کر دہنے ہاتھ کی انگلیاں اس پر پہراؤ اور دل میں خیال کرتے جاؤ کہ اسمیں تاثیر پیدا ہو جاوے جیسی کہ ضرورت ہو بوتل میں بند کرتے وقت بھی یہ خیال کرکے پھونک مارو مسمریزم کے علاج کے ساتھ مناسب پرہیز بھی جاری رکھا جاوے اور مرض کی وجہ وغیرہ بھی معلوم کر لی جاوے کسی قسم کا درد ہو تو اس پاس کرکے وہاں سے ہٹاؤ اور پھر کہنی یا انگلیوں تک لاکر جھاڑ دو ہندوستان کے فقیر لوگ تو بیماری کو مریض کے جسم سے جھاڑ کر اوس کے کپڑوں میں لاتے پھر کپڑے کو جلا دیتے تھے جس کا دستور اب بھی نقشبندی فرقہ میں ہے اگر مریض کو نیند لائے ہو تو اسوقت اُس کے ذہن نشین بھی کردو کہ اس کی بیماری بہت جاتی رہیگی۔ بچہ عورت اور جاہل کو اس علاج سے جلد فائدہ ہوتا ہے بڑے آدمی کو جس کی اوڈاکم ہو گئی ہو مشکل سے ہوتا۔ اور ہر ایک بیماری کا علاج بھی اس سے نہیں ہو سکتا۔

اپنی قوت بڑہانا آنکھ سے دیکھنے کی قوت صبح کے وقت بڑہاؤ جبکہ دل و دماغ صحیح و تازہ ہوں۔ سیدہا دیکھنے کی عادت ڈالو۔ آنکھ ایک جگہ قایم رہے اور دس پندرہ منٹ تک اس طرح دیکھ سکو کہ نہ پلک جھپکے نہ پانی نکلے۔ پھر کسی چیز کی طرف جو ذرا فاصلہ پر ہو آہستہ سے بڑہتے جاؤ اور آنکھ ٹھیک اسی نشانہ پر لگی رکھو۔ اس قوت سے حاصل کرنے کی ترکیب یہ ہو کہ کسی روشن چیز کی طرف دیکھا کرو اور نہ تھکنے کی عادت ڈالو۔ پھر عمل کرتے اُسی زور کی نگاہ سے دیکھو اور صرف دیکھنا ہی کافی نہیں بلکہ خیال بھی کرو کہ تمہاری آنکھوں میں ہوکر قوت نکلکر معمول پر اثر ڈال رہی ہے۔ کیونکہ دراصل اثر جو ہوتا ہے وہ تو اُس قوت کا ہوتا ہے جسکو اوراً یا اوڈ ایل کہتے ہیں آنکھ کے دیکھنے اور ہاتھ پھیرنے میں بلا اس کے کچھ اثر نہیں اورا کی آزمایش کی ایک عجیب مثال ہم بتلاتے ہیں کہ جلسہ یا تماشے میں تمہارے سامنے کوئی آدمی بیٹھا ہو جسکی پشت تمہاری طرف ہو تم اُس کی گردن پر اپنی نگاہ جاکر خیال کرو کہ وہ تمہاری طرف دیکھے تو تھوڑی دیر میں وہ ضرور پیچھے کو مڑ کر دیکھے گا آنکھ کی قوت بڑہانے اور پُر تاثیر کرنیکی ترکیب ہم قوت خیالی کے بیان میں لکھ چکے ہیں اس کو یہاں بھی کام میں لاؤ۔

اور طریقہ ہے کہ ایک سفید کاغذ پر روپیہ کی برابر گول سیاہ داغ بناکر اُس کاغذ کو دیوار میں ایسی جگہ لگادیں کہ اگر دیوار سے ایک گز یکھر کے فاصلہ پر بیٹھکر اسکی طرف دیکھیں تو ذرا آنکھ اُٹھاکر دیکھنا پڑے پھر اُس کو روزمرہ مقررہ وقت پر کچھ دیر تک بلا آنکھ جھپکائے دیکھا کریں۔ شروع میں کچھ دنوں تکلیف معلوم ہوگی اور آنکھوں سے پانی نکلا کریگا مگر پھر مشق ہوجانے سے کچھ نہ ہوگا۔ بلکہ یہ داغ سفید نظر آنے لگیگا۔ بس تب سمجھو کہ آنکھوں میں پوری طاقت آگئی۔ پھر تم کسی چھوٹے جانور پر مشق کرکے اتنی قوت اپنی آنکھ میں پیدا کرسکتے ہو کہ کسی جانور کی طرف دیکھکر ہی اُسکو چلنے سے روک دیا اپنی طرف کھینچ سکو۔ چاند کی طرف دیکھنے۔ یا گلاس بھرے پانی کو دیکھنے سے بھی نظر میں قوت آتی ہے۔ بھاپ اور ہاتھ کا تعلق دیکھو تو آئینہ پر ہاتھ رکھکر اُٹھالو تو اُسپر ہاتھ کا نشان سا بنجاویگا جو تھوڑی دیر میں بھاپ کی طرح اُڑجاویگا اور بالکل نظر نہ پڑیگا۔ پھر چار چھ روز بعد اوس پر پھونک مارو تو وہ نشان پھر نظر پڑیگا گویا برابر موجود تھا۔

اپنی پھونک کو قوی و پُرتاثیر بنانیکے لئے پرانایام کیا کرو۔ ہاتھوں کی قوت بڑھانیکے لئے کسی کتاب کی جلد یا تکیہ پر ہاتھ پھیرا کرو چند روز اس میں تکان سی محسوس ہوگی پھر مشق سے گھنٹوں تک پاس کرنیکی قوت حاصل ہوجاویگی۔ اور اپنی انگلیوں میں کچھ قوت سی محسوس ہونے لگیگی اور اگر آنکھ بند کرکے ہاتھ اپنے چہرہ کے پاس لیجاؤگے تو ہوا کا جھونکا سا معلوم پڑے گا۔ تانبے اور جست کے ڈنبل بنواکر ہلایا کریں تو بھی ہاتھوں میں برقی لہر جاری ہوکر قوت دیگی۔

احتیاط۔ کسی اجنبی آدمی کے ہاتھ سے اپنے کو خواب مقناطیسی مت کراؤ اور اپنی روح کو دوسرے کے اختیار میں دیکر خطرہ مت پڑو۔



بھوت پریت اور جنات کے قصے ہر ملک میں سدا سے مشہور ہیں اسلئے ان کی تہ میں کچھ سچائی ضرور ہے۔ آجتک کسی ملک یا قوم کے عالموں نے انکے وجود سے صاف انکار نہیں کیا حالانکہ خدا کی ہستی کے منکر بہت ہوگئے ہیں۔ وحشی ممالک میں اب بھی جنگلی لوگ خدا سے کچھ سروکار نہیں رکھتے ان کے سارے کام ایسی روحوں سے ہی نکل جاتے ہیں۔ شائستہ اقوام میں بھی کوئی ایسی نہیں جو ان کو نہ مانتی ہو۔ راماین میں لکھا ہے کہ جب شری رامچندر جی نے لنکا فتح کرلی تو انکے والد مرحوم راجہ دسرت بہشت سے آکر اُنسے ملے۔ اور اب بھی جہاں تہاں ایسے واقعات روزمرہ ہوتے رہتے ہیں چنانچہ دو نہایت عجیب مثالیں نیچے لکھی جاتی ہیں جو ایسی ہیں کہ ہزاروں آدمی جن کے شاہد موجود ہیں اور جنکی تحقیقات اب بھی ہوسکتی ہے۔

ساتھی ضلع متھرا کے پٹواری پرشادی لعل کی شادی تھی۔ راستہ میں کہیں برات ٹھہری اور نوشہ پاخانہ پھرنے کو کسی تھان کے پاس بیٹھ گیا۔ اُس کا سر کا موہر ہوا میں اُڑ گیا جو پھر نہ ملا اور اُسی وقت سے اُسکا پاخانہ جانا بالکل بند ہوگیا۔ قریب پندرہ سال تک قطعی پاخانہ کو نہ گیا اور اس عرصہ میں بخوبی کھاتا پیتا اور تندرست بنا رہا۔ ڈاکٹروں نے ہر طرح امتحان کیا کچھ سمجھ میں نہ آیا اور کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا۔ آخر ایک روز وہ بھوت اُسکے سر آیا جب اُسکی بہت منت سماجت کی تو کہا کہ اچھا لو اب ہم جاتے ہیں اُسوقت تمام جسم

سے آواز تڑاکنے کی سی ہونے لگی اور پھر پاخانہ بدستور جاری ہوگیا- اب بھی وہ شخص زندہ ہی بابو رام لال صاحب انجینیر خورجہ کا رشتہ دار ہے-

۱۸۸۶ء میں ہم مظفرنگر میں تھے تب سنا کہ ایک اجنبی لڑکا لیشمبر دیال جس پر ایک بھوت عاشق تہا اور اس کے باپ نے گنڈا تعویذ کرا رکہا تہا جس سے وہ پاس نہ آسکتا تھا- ایک روز رات کو لڑکا پڑھ رہا تہا بھوت نے آکر اُس سے کہا کہ اس تعویذ کو کھولکر پھینکدے لڑکے نے اُسکو گالی دی اس کا باپ جو باہر بیٹھا تہا اُس نے کہا کہ بیٹے تو اپنی آنکھ بند کرے اسکی طرف دیکھے مت لڑکے نے آنکھ بند کرکے پھر جو کھولی تو بالکل اندھا تہا اُس نے کہا کہ اب تو مجھکو کچھ نظر نہیں آتا- ہرچند علاج کرایا مگر ڈاکٹروں نے کہا کہ اسکی آنکھ میں کچھ نقص ہی نہیں- آخر ایک روز پھر وہ بھوت اُس کے سر آیا باپ نے بڑی خوشامد کی تو اُس نے کہا کہ اچھا یہ لڑکا میرٹھ کے شاہ پیر دروازہ کی فلاں قبر پر چار جمعرات کو جاکر چراغ جلادے اچھا ہوجاوے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا-

اسیطرح ہمارے شہر میں بھی کئی مکان ایسے مشہور ہیں جن میں بھوتوں کا وخیلہ بیان کیا جاتا ہی کتابوں میں ولایت کے بعض مشہور مکانات کے ایسے تذکرے لکہے ہیں- سر آکر غیب کی باتیں بتلانے یا خواب میں آئندہ بات تبلاجانے کے واقعات بھی میں نے اپنے عزیز اقارب میں بہت سنے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہی کہ اب تو بھوتوں کے فوٹو اُترنے لگے ہیں اسلئے اُن کے وجود میں شک کرنیکی گنجائش ہی نہیں رہتی- رہا ان کا نظر آنا- سو اسواسطے مشکل ہی کہ انکا جسم ہوائی ہوتا ہی اور ہوا نظر نہیں آیا کرتی بلکہ محسوس ہوا کرتی ہی- سو سایہ سا نظر اکثر کبھی نہ کبھی ہر ایک کو آجایا کرتا ہے مگر چونکہ دوبارہ یا ہمیشہ نہیں آتا اس لئے ہم اُس کو خیال نہیں کرتے اپنی نظر کا دہوکا سمجھ لیتے ہیں- اور چونکہ ہمارے حواس کی طاقت محدود ہے اسلئے محسوسات کا حلقہ بھی محدود ہے اور ایسی لطیف روحانی مخلوق کے دیکھنے سے قاصر ہے اگرچہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح زمین پر کوئی جگہ جاندار مخلوق سے خالی نہیں اس طرح

ہوا اور اکاش بھی خالی نہوا اور جس طرح مخلوقات درجہ بدرجہ اعلیٰ ہوتی گئی ہیں اس طرح انسان سے آگے بھی روحانی مخلوقات اور ہوں

۱۸۶۹ء میں لندن کی ڈائے لیکٹیکل سوسائٹی نے کمیشن مقرر کرکے اسکی باقاعدہ تحقیقات کی اور اس کے ممبروں نے بہت سے واقعات بچشم خود مشاہدہ کئے۔ اور مشہور مستند جرنلسٹ مسٹر سٹیڈ مرحوم نے بھی اس کی تحقیقات بہت منسٹ معزز عالموں کے ساتھ کی اور کتاب رئیل گھوسٹ سٹوریز چھپوائی۔ آجکل مشہور روحانی عالم مسٹر لیڈبیٹر صاحب بھی اس کی بہت تحقیقات کرکے کئی کتابیں۔ الیسٹریل پلین وغیرہ چھپوا چکے ہیں۔ پادری سکاٹ صاحب نے اپنی کتاب ایول سپرٹس میں دین عیسوی سے قبل کے چند پوجاریوں کے تواریخی واقعات لکھے ہیں جن کو روحیں غیب کے حالات تبلاتی تھیں۔ مثلاً

ڈلفوس کے پوجاری سے بادشاہ کروسس نے آزمانے کیلئے پوچھا کہ تبلاؤ میں اسوقت کیا کر رہا ہوں اور آپ کواڑ بند کرکے اندر کچھوے کا گوشت پکانے لگا جو پوجاری نے ہو بہو تبلا دیا

شہنشاہ تراجان نے ہیلیوپولس کے پوجاری کو امتحاناً ایک بند خط بھیجکر اسکو بغیر کھولکر دیکھنے کے جواب منگایا۔ اور قاصد سے کہدیا کہ میں ایران پر چڑھائی کروں یا نہیں یہ پوچھتا ہوں پوجاری نے بھی بند خط بھیجا جس کے اندر کچھ نہ لکھا تھا کیونکہ بادشاہ کا خط بھی بالکل کورا تھا ڈلفوس کا مندر اس طرح بنا تھا کہ یکایک ایک پہاڑ کی کھوہ میں ایسی بو نکلنے لگی جس کو سونگھکر وہاں چرنے والی بکریاں ناچنے کودنے لگیں اور چرواہوں کو بھی نشہ ہو گیا۔ پھر ایک ہمت والا شخص اس کھوہ کے پاس گیا جو پاگل ہوکر واہی تباہی بکنے لگا مگر جو کچھ اُس کے منہ سے نکلتا سب سچ ہو جاتا۔ پھر وہاں لوگ جمع ہوتے گئے اور ایسا مندر بنا کہ اس کی سی شان بیت المقدس کے مندر کو بھی نصیب نہیں ہوئی۔ وہاں خاص دنوں میں پیشینگوئی ہوا کرتی تھی پنڈا تین دن پہلے سے برت رکھتا تھا اور عمل کیوقت بیہوش ہو جاتا تھا۔

ط نوٹ نمبر صفحہ ۱۱۴۔ اس کا ثبوت مفصل دیکھو ہماری کتاب ملک عدم میں۔ قیمت ۸ھ

یہ روحیں بھی نیک و بد اور درجہ بدرجہ کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ کچھ تو ان لوگوں کی جو اکال موت مرجاتے ہیں اس واسطے ان کے مادی جسم کا کچھ حصہ اسطرح ان کی روح سے لگا رہتا ہے جسطرح کچے پھل کی گٹھلی نکالنے سے اس میں کچھ گودا لگا رہتا ہے اس لئے وہ زمین پر اپنے مسکن کے ارد گرد پھرتے رہتے ہیں۔ کچھ ان لوگوں کو جو کسی بڑی گہری محبت یا دشمنی یا خواہش کے پابند ہوکر اس کے آس پاس منڈلاتی رہتی ہیں وغیرہ۔ اور یہ سب عموماً کسی شخص کے سر آکر یعنی اس کے جسم میں داخل ہوکر گفتگو کیا کرتے ہیں اتنی دیر تک وہ شخص بیہوش رہتا ہے اور اکثر ایسے شخص کے سر آتے ہیں جو زیادہ سادہ لوح ہو اور جس کو اپنی طبیعت پر پورا اختیار نہو۔ اور اگر یہ کسی مادی چیز میں داخل ہوکر بات کرتے ہیں تو اسکے لئے اشارات مقرر کرنے پڑتے ہیں۔ اگر ہم کسی روح کو بلاویں تو جیسی وہ روح ہو اسکے موافق سامان بھی اپنے یہاں مہیا کرلیں ان سے اسکو للچا کر یا خوشامد کرکے بلا سکتے ہیں یا بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ روحیں جو وہاں موجود یا گذر رہی ہوں شوقیہ ہمارے پاس آتی ہیں یا جن کو ہم سے کچھ لگاؤ ہوتا ہے وہ خود ہم سے بات کرنا چاہتی ہیں۔

دہونی۔ روحوں کو کشش کرنے و ہٹانے کی بڑی قوت رکھتی ہیں جس طرح ہم کسی خوبصورت باغ کو دیکھکر اوس میں گہس جاتے اور بدبو زیادہ کی بو سے دور بھاگتے ہیں۔ بہوت پریت سُرخ مونگا سے دور بہاگتے اور سفید مونگا کے پاس زیادہ آتے ہیں۔ ہینگ لال مرچ سرکہ اور گندہک کی دہونی سے بہاگتے ہیں۔ کسی ولی یا دیوتا کا نام لینے یا قسم کہانے سے اور زبردست قوت ارادی والے کے پاس نہیں آتے۔ پاک و نیک زندگی بسر کرنے والے پر بدروح کا اثر بالکل نہیں ہوتا۔ ناپاک بیوقوف پر زیادہ ہوتا ہے جیسا کہ زندہ صحبت کا اثر ہوتا ہے اُستادوں نے تحقیقات سے بہت قسم کی دہونیوں کے خواص معلوم کرلئے ہیں جو ان کی قدرتی کشش کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس دہونی کے جلانے سے بہوت نظر آوینگے۔ زعفران پوست ہینگ۔ افیون۔ السی۔ سملاک۔ من بن۔ مانڈریک۔ سلاتم یارسی۔

جس ستارہ کو تسخیر کرنا یعنی اُس سے مدد لینا چاہیں اس کے لئے خاص دہونی مقرر ہے جو نقش یا جنتروں کو دی جاتی ہے۔

آفتاب کے لئے۔ عنبر۔ مشک۔ ایلوا۔ بلسان۔ لونگ مر۔ لوبان۔ وغیرہ خوشبویات زحل کے لئے لوبان وغیرہ کی جڑ۔ مشتری کے لئے جائپھل لونگ وغیرہ زہرہ کے لئے گلاب بنفشہ زعفران وغیرہ پھول۔ بدھ کے لئے دارچینی الائچی وغیرہ چھلکا اور تخم۔ چاند کے لئے مہندی وغیرہ کی پتی۔ منگل کے لئے گوند ایلوا وغیرہ۔ اور ہر ایک اچھے کام اور عشق و رضامندی کی غرض سے لئے عمدہ خوشبو کی چیزیں اور برے کام دشمنی و تکلیف کے لئے بدبو دار کم قیمت چیزیں استعمال کی جاتی ہیں۔

دہونی کا اثر جانوروں پر بھی ہوتا ہے چنانچہ بارہ سنگھا کا سینگ جلانے سے سانپ بھاگتے ہیں۔ گھوڑے کے سم کی دہونی سے چوہے دفع ہوتے ہیں۔ خچر کے بائیں سم کی دہونی سے مکھیاں دور ہوتی ہیں۔

آلات میں روح کا آنا

اس کیواسطے کوئی چیز ایسی ہونا ضرور ہے جو بلا مزاحمت حرکت کر سکے یا ٹھہر سکے چنانچہ ہندوستان کے سیانے ترازو کے پلڑے سے کھوج دیکھا کرتے ہیں۔ اور ولایت میں صاحب لوگ گھڑی کے پنڈولم سے۔ یہاں دیہاتی لوگ گھڑا پھرایا کرتے ہیں وہاں اپنا ٹوپ۔ اصول دونوں جگہ ایک ہی کام کرتا ہے۔

ترازو کا پلڑا یا پنڈولم خواہ اپنے ہاتھ میں رکھو یا دوسرے کے ہاتھ میں دیدو مگر اُس سے عامل کا ہاتھ ملا رہے یا بیچ میں کئی آدمیوں کے ہاتھوں کا سلسلہ ملا ہو۔ یہ عامل جیسے اشارات مقرر کر دیگا انہیں کے موافق پلڑہ دہنے یا بائیں حرکت کریگا یہ ٹھہر جاویگا خواہ وہ چلا کر مقرر کرے یا آہستہ سے اپنے دل میں۔ مگر وزن اسقدر بھاری نہ ہو جو حرکت میں مزاحمت

کہے اگر وزن کو پہلے ذرا دیر ہاتھ میں لیکر گرم کر لیں تو جلد اثر ہوگا اسی طرح گھڑا یا ڈبہ کوڑ کھکر کہ پیندا اپنے کو رہے دو چار آدمی اُس کے مُنہ کے کنارے پر ہاتھ کھکر بیٹھتے ہیں اور وہ حسب ہدایت عامل کے حرکت کرنے لگتا ہے۔

حاضرات کی میز

ایک چھوٹی تین پائے کی میز لو اُس میں لوہے کی کیلیں نہ لگی ہوں تو بہتر۔ اُس کا کوئی جوڑ خراب نہو اور جالے وغیرہ بھی نہ لگے ہوں۔ اس کو ہموار چکنی جگہ پر بچھاؤ نیچے فرش بالکل نہو اور بھی کپڑا مت بچھاؤ نہ پتھر یا لوہا وغیرہ کچھ لگا ہو۔ پھر اُسکے گرد چار یا پانچ آدمی بیٹھیں اور اپنے اپنے ہاتھ اُسپر رکھیں۔ آدھے مرد آدھی عورتیں ہوں اور بالترتیب مرد کے بعد عورت پھر مرد پھر عورت اس طرح بیٹھیں تو بہت اچھا۔ ہر ایک شخص کی انگلیاں باہم ملی رہیں خواہ کوئی کھڑا ہو یا بیٹھا۔ ایک کی کنی انگلی دوسرے کی کنی انگلی کے اوپر رہے مگر ان کی ٹانگیں یا کپڑے بالکل نہ ملنے پاویں۔ میز پر زیادہ بوجھ نہ ڈالیں ہلکے ہاتھ رکھیں خواہ باتیں کرتے یا ہنستے رہیں مگر میز پر سے ہاتھ نہ ہٹنے پاویں۔ اپنا جسم و ہاتھ وغیرہ ڈھیلے چھوڑ دیں تاکہ روح کی حرکت و اثر میں مزاحمت نہو۔ دوسرا کوئی شخص جس کا ہاتھ میز پر نہ رکھا ہو ان سے ذرا بھی نہ چھونے پاوے نہ ان کا کپڑا لگے۔ کمرہ ذرا گرم ہوا اور اندھیرا۔ بیٹھنے والے سب معتقد یا خواہش مند ہوں۔ اُس کے خلاف کوشش یا ہنسی کرنے والا کوئی نہ ہو اور سب اپنے دلوں میں پہلے سے کچھ خیالات نہ رکھیں۔ شروع میں بھجن گاویں تو بہتر۔

اندازاً آدھ گھنٹے تک صبر سے انتظار کریں تب یکایک سب کے ہاتھوں و پانوں میں ایک بجلی کی سی لہر محسوس ہوگی جس کا مطلب یہ ہے کہ روح حاضر ہے۔ یہ لہر ہر شخص کے ایک ہی جانب کے ہاتھ میں معلوم ہوتی ہے۔ ایسی لہر دو تین بار محسوس ہونیکے بعد میز کا پایہ خود بخود اُٹھتا ہے بلا کسی کی کوشش و ارادہ کے جس کا مطلب ہے کہ میز میں روح

داخل ہوگئی اور پوچھتی ہے کہ تم کیا چاہتے ہو۔ تب بیٹھنے والوں میں سے کوئی ایک شخص
کھیا ہنکر اسکے لئے اشارات مقرر کردے کہ ہم جو سوالات پوچھیں انکا جواب اگر ہاں
ہو تو فلاں پایہ کو اٹھاؤ نا ہو تو فلاں کو۔ اور فلاں حرف کیواسطے اتنی بار پایہ اٹھاکر بٹھاؤ
وغیرہ۔ پس پہر اُس شخص کے سوالات کا جواب وہ میز اہنیں مقررہ اشاروں کے موافق
دینے لگیگی اور شخص پوچھیگا تو کچھ نہ تبلاویگی۔ جس کسی کو پوچھنا ہو اس کی معرفت پوچھ
لے بیٹھنے والا ہو یا تماشائی۔ یا جس طرح کہو گے حرکت کریگی۔ یا اپنی حرکت یا رفتار بدل
دیگی۔ یا اٹھکر معلق ہو جاویگی وغیرہ۔ مگر چلنا اُسکا ذرا دشوار ہوتا ہے۔ بوجہ پایوں
کے ساخت کے۔

اگر میز آگے کو چلے تو بیٹھنے والے بھی اسکے ساتھ چلیں۔ حلقہ نہ بگاڑیں اگر بگڑ جاوے تو
پھر ویسا ہی بنالیں۔ بعض اوقات روح کے داخل ہونے میں کچھ زیادہ دیر لگے تو گھبراویں نہیں
اگر کسی کے ہاتھ ٹہنڈے معلوم ہونے لگیں کسی کے گرم تو چاہیئے کہ ٹہنڈے ہاتھ والوں
کو گرم ہاتھ والوں کے سامنے بدلکر بٹھاویں۔ اور یاد رکہیں کہ کبھی یہ کام تماشہ یا دلگی
کے واسطے نہ کریں ورنہ نقصان اٹھاوینگے صرف وقت ضرورت کوئی غیب کا حال
یا کسی مرض کا علاج وغیرہ پوچھنے کے لئے کریں۔ ایک دفعہ میں یہ عمل کر رہا تھا اور کئی
گھنٹے ہو گئے تھے تماشائی لوگ بیہودہ سوالات سے دق کر رہے تھے کہ یکایک میز اوپر
کو اٹھی اور باوجود ہمارے کئی آدمیوں کے ہاتھ سے دبی ہوئیکے ایک طرف کو لوٹتی چلی
گئی اور ٹوٹ گئی

کراماتی تختی

یعنی پلانچٹ جو ایک نہایت ہلکی لکڑی کا پان کے شکل کا آلہ ہوتا ہے جس کے نیچے

تین پیئے لگے ہوتے ہیں اور اس میں ایک سوراخ میں پنسل لگا کر کاغذ کے اوپر رکھ دیا جاتا ہے اُس پر بھی دو یا زیادہ آدمی اپنی انگلیوں کے پوٹوے رکھکر بیٹھتے ہیں تھوڑی دیر بعد اُس کے پہیئے حرکت کرنے لگتے ہیں اور وہ سوالات کے جواب کاغذ پر لکھا جاتا ہے سنجیدگی سے ذرا انتظار کرنا شرط ہے۔

پہلے میں سمجھتا تھا کہ یہ کام انسانی مقناطیس اور خیالی قوت سے ہوتے ہیں مگر اس علم کے اُستاد کہتے ہیں کہ دیگر روحوں کی مدد سے ہوتے ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر ہاتھ اسطرح ملاکر بیٹھنے وغیرہ کی ضرورت کیوں ہوتی ہے۔

کسی کے بیر بلانے کے قواعد ابھی تحقیق نہیں ہوئے اور تسخیر کواکب و موکلوں یا بیروں کا سدہ کرنا یہ بھی پورے طور سے سمجھنا وسیکھنا باقی ہے۔ بہت جلد اس مضمون پر ایک جداکتاب نذر ناظرین کی جاویگی۔ اس کا بیان ڈاکٹر لارینس کی کتاب ہند و میجک میں ہے۔ قیمت عہ

عامل کو چاہیئے اچھی روحوں کو بلاوے تو خود پرہیزگار و دیندار کم دنیادار نمازی یا پوجاری برہمچاری روزہ رکھتا ہو۔ کپڑا صاف وسفید پہنے ننگے پانوں رہے۔ پھول یا عطر جو رکھے وہ بغیر سونگھے ہوئے ہوں۔ روحوں کے خط کی طرف منہ کرکے منتر پڑھے دائرہ کے گرد طواف پورب سے پچھم کو کرے عمل رات کے وقت کرے جبکہ ابر نہو ہوا سخت نہو مکان صاف ہو جس میں کوئی ناپاک آدمی یا جانور نہ گھسا ہو۔

عمل حاضرات

اس کو اکثر مولوی یا حافظ لوگ کسی بیمار کا آسیب وغیرہ دفع کرنے کے لئے کیا کرتے ہیں۔ یہ رات کے وقت ہوتا ہے۔ اور مریض کو یا کسی بچہ کو بٹھاکر نقش دکھاتے ہیں تو روحوں کا آنا آسیب کو قید کرکے جلانا وغیرہ باتیں صاف نظر آیا کرتی ہیں اور اکثر مریض کو اگر خلل آسیب کا ہو تو اسی روز سے آرام بھی ہو جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں بہت سے چالاک لوگ آج کل ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو دراصل کچھ نہیں جانتے دہوکا دینے کے لئے کاغذ پر پیاز کے عرق سے پہلے کچھ تصویریں بناکر اس جگہ پر سیاہی لگا دیتے ہیں پھر جب اسکو چراغ کے سامنے کرتے ہیں تو وہی تصویریں جو بنائی تھیں حرارت سے نمایاں ہو جاتی ہیں اور بچے یا گنوار لوگ اس طرح بہک جاتے ہیں خصوصاً جب ان سے بار بار زور دیکر پوچھا جاتا ہے کہ دیکھو تمکو ایک آدمی نظر آتا ہے تو وہ اس بھدی سی ہی تصویر کو کہنے لگتے ہیں کہ ہاں نظر آیا۔ خیر چالاکی تو ہر ایک کام میں ہی ہوا کرتی ہے مگر یہ عمل واقعی سچا ہے اور اسکے عامل بھی سچے بہت مل سکتے ہیں جو چاہے ان سے کراکے دیکھ سکتا ہے۔

علمی اصول۔ سیاہ داغ پر ٹکٹکی باندہکر دیکھنے سے خواب غفلت طاری ہو جاتا ہے اور روحانی دنیا کی سیر ہونے لگتی ہے بس اصل بات تو اتنی ہی باقی سب اُس کے لوازمے ہیں۔ چنانچہ انگریزی طریقہ یہ ہے کہ کالسہ کی تہالی میں کاجل و کرواتیل ملاکر ایک سیاہ گول داغ بنا دو روپیہ کی برابر اس میں ذرا سا سنگ مقناطیس بھی ملا دو تو اچھا۔ اوسکے اوپر پانی پھر کر کسی بچہ سے کہو کہ اس کی طرف غور سے دیکھتا رہے اور

(نوٹ)۔ علاوہ یاد ہا سب کے بہت سے وظیفہ اور بھی ہیں اور ہر ایک ظیفہ کی علیحدہ علیحدہ ترکیب ہوتی ہے ہر ایک کے وظیفہ اور ہر ایک چیز کے بہت سے ظیفہ ہوتے ہیں اور ترکیب اپنی اپنی علیحدہ ہوتی ہے

تم اس کی کنپٹی و دماغ پر چند پاس کر دو پھر اس سے کہتے رہو کہ دیکھو اب تم کو ایک میدان نظر آتا ہوگا پھر اس میں ایک جن کھڑا ہوا معلوم دیتا ہوگا غرض جو جو تم کہتے جاؤ گے اُسکو وہی اُس میں نظر آتا جاویگا (اصول ہپناٹزم و سجیشن) چار چھ بتیاں بھی جلا دو تاکہ روشنی سے جلد ہی حالت خواب پیدا ہوا اور خوشبویات کی دھونی دو یا عطریات چھڑکو تاکہ اعصاب ڈھیلے ہو کر جلد اثر قبول کر لیں۔

تھالی بجانا سانپ کے کاٹے ہوئے اور کنٹھ مالا و پش پل کے مریض کو آرام کرنے کے لئے جو دیہات میں ہندو عامل رات میں تھالی بجایا کرتے ہیں اُس میں بھی یہی اصول کام کرتا ہے تھالی بجنے کی آواز سے اعصاب پر خاص اثر ہوتا ہے اور سامنے کوئلے سے سانپوں کی تصویر کاڑھکر جو وہ دکھاتے ہیں اُس سے مریض کو سانپ مجسم نظر آنے لگتے ہیں۔ اُسکو جادو کہیئے یا قوت مقناطیس کا اثر یا یوگ بل یا اور کوئی بات سمجھئے مگر یہ امر واقعہ ہے کہ اس سے مریض کو آرام اکثر ہو جاتا ہے۔

ایک عامل مولوی صاحب نے اپنا طریقہ اس طرح تبلایا کہ حاضرات کرنے کا وہ شخص ارادہ کرے کہ جو سورۂ مزمل شریف کا عامل ہو اور اگر بھوت جن وغیرہ کا خلل ہو تو اس طرح حاضرات کرنی چاہیئے کہ جمعرات یا جمعہ کو ۸ بجے رات کے اول خود نہا کر پاک ہو کر کچھ خوشبو وغیرہ لگا وے اور مریض کو اپنے روبرو بٹھلا وے اور حاضرات کا نقش لیکر مریض کے ہاتھ میں دیوے اور جس مقام پر نقش میں سیاہی ہے اُس جگہ پر عطر حنا خوب لگانی چاہیئے اور آپ علیحدہ بیٹھکر نادعلی پڑھتا رہے اور آدمی کوئی اس سے دریافت کرتا جاوے کہ تجھکو کیا معلوم ہوتا ہے تھوڑی دیر بعد مریض کو یہ معلوم ہوگا کہ اول خاکروب نے آکر جھاڑو دی بعد میں بہشتی نے چھڑکاؤ کیا پھر کرسیاں آئیں بعد میں جنوں کا بادشاہ زرق برق پوشاک میں آکر کرسی پر بیٹھے گا اور پھر اُسکے متعلق جن بیٹھینگے اُس وقت مریض سے دریافت کرے کہ اب کیا

ہو رہا ہے جب مریض یہ کہے کہ تمام کرسیاں بھر گئیں اب کوئی کرسی خالی نہیں ہے اور جھاڑ فانوس کی روشنی تیز ہے جب مریض سے دریافت کرے کہ فلاں شخص کے پاس کیا ہے اور کوئی چیز جلسے سے چپکے ہی اُٹھا کر دوسری جگہ رکھدے پھر پوچھے جب وہ صحیح صحیح جواب دینے لگے اُسوقت کہے کہ میرے اوپر جو آسیب ہے اُس کو گرفتار کرو تو چند منٹ کے بعد وہ دیکھے گا کہ ایک شخص گرفتار کیا ہوا آرہا ہے اُسوقت مریض کہے کہ جلسے کے آدمیوں کو کہلاؤ ایک شیشہ خالی گلاب کا یا مٹی کا لوٹا ٹونٹی دار لاکر جلسہ میں رکھا جاوے اور یہ کہو کہ آسیب کو شیشہ میں بند کردو اور پھر مہر سلیمانی لگادو۔ جب وہ بند کردیں اُس وقت سب آدمیوں سے کہو کہ شیشہ کو اٹھاؤ اگر درحقیقت آسیب بند ہے تو شیشہ میں وزن زیادہ ہوگا اور اگر نہیں بند ہے تو وزن نہیں ہوگا۔ حاضرات کے پاس لوبان کی دہونی دیتا رہے (سجیشن)

وظیفہ عمل میں کرنے کا طریق یہ ہے کہ عامل جب عمل کرنا چاہے پہلے روزہ نماز کا پابند ہوئے جب چاند دیکھے اور نوچندی جمعرات ہو اس دن سے شروع کرے مگر شروع کرنے سے پہلے اپنے کھانے پینے اور سونے اُٹھنے بیٹھنے کا اور پڑھنے کا انتظام کرے کہ جس قدر وہ خیال کرے کہ ۴۰ دن میں اس قدر غلہ کھا سکتا ہوں اسی قدر گیہوں لیکر اور دریا یا کنوئیں کے پانی سے دہوکر سکھا دیوے اگر ممکن ہو تو اپنے ہاتھوں پیسے اور اٹھا کر رکھے یا ایسی عورت سے پسواوے کہ جو پاک صاف ہو اور دن بھر روزہ رکھے شام کو اپنے ہاتھوں سے پانی بھر کر کنوئیں سے لاوے اور کھانا پکاوے اور پھر اپنے کھانے پینے سے فارغ ہوکر وظیفہ پڑھنے بیٹھ جائے نماز پر دوزانو ہوکر بیٹھ جاوے اور ایک ہی کپڑا بغیر سلا ہوا باندہی اور اسی کو اوڑہے یعنی آدہا باندہے اور آدہا اوڑہے اور لوبان اور الائچی

خوردے پچیلے کوئلوں کی آگ پر جلاتا جاوے اور خوب خوشبو عطر وغیرہ کی پڑھنے کے مکان میں رکھے اور وہ مکان تنہائی کا ہو کواڑ بند کر لینا چاہیئے اور وظیفہ پڑھنے سے پہلے اپنا حصار کر لینا چاہیئے اگر چالیس دن کا وظیفہ ہے تو پندرہویں یا سولہویں دن سے طرح طرح کے خوف و خطرناک باتیں معلوم ہونے لگیں گی کبھی دریا معلوم ہوگا کبھی رونے چلانے ہنسنے کی آواز معلوم ہوگی۔ کبھی سانپ ہی سانپ معلوم ہونے لگیں گے بلکہ قطعی یہ معلوم ہوگا کہ کوئی شخص مجھکو قتل ہی کرے ڈالتا ہے لیکن ہرگز نہ ڈرو کیونکہ یہ تمام باتیں تمہارے حصار کے باہر معلوم ہوتی ہیں حصار کے اندر ہرگز ہرگز کوئی بات نہیں معلوم ہو سکتی اور حصار کے اندر تمہارے پاس کوئی شئے کسی قسم کی ڈراونی وغیرہ نہیں آسکتی اور بہت تسلی اور اطمینان سے وظیفہ پڑھو لیکن خوشبو یعنی لوبان جلد جلد آگ پر ڈالتے رہو ۳۹ دن کے بعد چالیسویں روز نہایت ہی خوف اور خطرناک باتیں معلوم ہونگی لیکن ثابت قدم رہو۔ جب چالیس دن پورے ہو جائینگے اور وظیفہ ختم ہو جاویگا اسی وقت موکل آکر حاضر ہونگے اور کہیں گے کہ ہم تابعدار ہیں جو کہو سو کریں اس وقت عامل ان سے یہ کہدے کہ حاضر رہا کرو جب کام ہوگا آپ سے لیں گے۔ پرہیز۔ گوشت مچھلی۔ انڈا۔ پیاز۔ لہسن۔ دال ارد کی۔ گھی اور جوتے پہننے سے پرہیز کرو۔ زنا۔ جھوٹھ۔ غیبت سے پرہیز کرو۔ زیادہ کسی سے بول چال مت کرو سورہ مزمل شریف کی تمام صورت کو ۴۰ دن میں ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ ختم کرو اگر اندھیرے میں پڑھو تو بہت بہتر ہے مسجد یا چھت پر قطعاً مت پڑھو حصار یہ ہے۔ الحمد شریف ۳ مرتبہ۔ قل ھو اللہ شریف ۳ مرتبہ اور اول اور آخر ۳،۳ بار درود شریف پڑھکر اپنے دونوں ہاتھ کی انگلیوں سے اپنے چاروں طرف گول دائرہ کھینچ لو۔

اسی طرح ہندو بام مارگی بھیروں جگر کیا کرتے ہیں مگر اس کے پورے حالات معلوم نہو سکے۔

الحمد شریف۔ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبدو و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ آمین

درود شریف۔ الھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

تسخیر ہمزاد

حکمائے سلف نے معلوم کیا ہے کہ ہر شخص (بلکہ ہر ایک چیز جاندار ہو یا بے جان) کا ایک تو مادی جسم ہوتا ہے جو سب کو نظر آتا ہے اور دوسرا اس کا روحانی مثنے اکاشی جسم ہوتا ہے جو ہر وقت اُس کے پاس رہتا ہے اور صرف روحانی عالموں کو نظر آتا ہے اس مسئلہ کے ثابت کرنے کی یہاں گنجایش نہیں جو صاحب تحقیق کرنا چاہیں وہ مشہور عالم ایڈیٹر صاحب کی کتاب الیسٹریل پلین کو پڑھیں یا سنسکرت کی کتاب کال گیان وسیو گم گرنتھ کو دیکھیں اس کو انگریزی میں گارڈین اینجل یا اسٹریل باڈی کہتے ہیں اور سنسکرت میں اسکا نام چھایا پرش ہے۔ اس کی تصدیق نہایت آسان یہ ہے کہ اگر تم رات کو اپنا نام لیکر کہو کہ ہمکو فلاں وقت جگا دینا تو خواہ تم کیسے گہری نیند سو رہی ہو اس مقررہ وقت پر تمکو معلوم ہو گا کہ کسی نے تمکو جگا دیا ہے اُٹھنا نہ اُٹھنا تمہارے اختیار میں ہے مگر ایک دفعہ تمہاری نیند ضرور کھل جاویگی۔ دوسری عجیب بات یہ کہ انسان ہر شخص کی شکل و آواز کو پہچان لیتا ہے اور خیال کر سکتا ہے مگر خاص اپنی

شکل اس کو یاد نہیں رہتی اور نہ اپنی آواز معلوم ہے کیسی ہے۔ اور کیسا ہی مشکل سوال ہو غور کرنے سے یا اپنے دل سے پوچھنے سے حل ہوجاتا ہے ان باتوں کو بھی ہمزاد سے ہی منسوب کرتے ہیں اپنی صورت کو آئینہ میں دیکھاکرو پھر خیال میں دیکھاکرو اس طرح کہ صاف نظر آنے لگے تو اپنا ہمزاد کام دینے لگیگا اور اپنی آواز کو اسی طرح پہچان لو تو وہ بات بھی کیا کریگا۔ کیونکہ جو اپنے سایہ کو دیکھ سکیگا وہ قدرت کے اسرار سے آگاہ ہونے سے کتنی دور رہ جاویگا۔

اس کے سدہ کرنے کے مختلف طریقے ہیں جنکو ہندوانی مسلمانی وقدرتی کے ناموں سے تقسیم کرسکتے ہیں اگرچہ سب میں اصول ایک ہی ہے صرف لوازمات میں فرق ہے۔

قدرتی۔ علی الصباح جب سورج نکلے یا چاندنی رات میں جب چاند بڑا ہو آسمان صاف ہو میدان میں جاکر سورج یا چاند کی طرف پشت کرکے کھڑا ہو اور اپنے سایہ پر تھوڑی دیر نگاہ جماکر دیکھے پھر فوراً نگاہ اٹھاکر سامنے آسمان پر دیکھے تو ویسا ہی سایہ نظر آویگا۔ اس طرح آدہ گھنٹہ تک بار بار کرے اور روز مرہ مقررہ وقت پر بلا ناغہ کیا کرے چند روز میں وہ سایہ اچھی طرح آسمان میں قائم نظر آویگا۔ پھر آنکھیں بند کرکے خیال میں دیکھاکرو تو بھی ہو بہو اپنی شکل نظر آیا کریگی کمرہ کے اندر بیٹھکر رات کو چراغ کی روشنی میں بھی ایسا کرسکتے ہیں۔ ایسے مکان میں جو بالکل خالی ہو اور شور وغل سے دور ہو کھڑا ہوکر جنوب کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو چراغ اپنی پشت کی طرف شمال جانب ایسی جگہ رکھے کہ دیوار یا فرش پر پورا سایہ جسم کا پڑسکے پھر سایہ کی طرف ٹکٹکی باندھکر حلق کے مقام کو ایک گھنٹہ تک دیکھتا رہے جب آنکھ جھپکنے کو ہو تو ایسی تیزی سے بند کرکے خیال میں وہی تصویر نظر آنے لگے۔ چند ماہ میں وہ جگہ بڑی روشن نظر آویگی اور سدہ ہوجاویگا۔ اور اپنا جسم شیشہ کیموافق شفاف نظر آویگا پھر جب چاہے آنکھ بند کرکے اپنا چہرہ دیکھ سکیگا۔

ہندوانی۔ کاتک کی پورنماشی کی رات کو مشق شروع کرے اور صبح میدان میں جاکر سورج کی طرف پشت کرکے کھڑا ہو اور اپنی گردن کے سایہ پر نظر جماکر دیکھتا رہے جب پلک گرنے کو ہو تو اسی نظر سے آکاس کی طرف دیکھے پہلے کچھ دھندلا سا اور تھوڑا حصہ جسم کا نظر آویگا مگر چند روز بعد سارا جسم آسمان پر نظر آنے لگیگا پہلے سیاہ صندلی پھر اسی رنگ کا۔ پھر رفتہ رفتہ آسمان سے نیچے اتارتا ہوا سایہ کو اپنے قریب لادے پھر چند روز بعد جب سامنے آدمی کھڑا معلوم ہونے لگے تب اُس سے باتیں کرنا شروع کردے۔ پھر وہ سب حکم بجالاویگا اور اسرار غیبی ظاہر کریگا۔ جب سایہ خوب صاف نظر آنے لگے۔ تب جسم کو ذرا ہلاکر دیکھے اگر باوجود ہلنے کے سایہ قیام پذیر ہو تو ٹھیک سمجھے۔ دیکھتے وقت اوم پر برہمنے نمہ اس منتر کو ۱۰۵ بار پڑھ لیا کرے۔

پھر روزمرہ دیکھا کرے کبھی ناغہ نہ کرے۔ صرف دھوتی پہنکر ہاتھ پاؤں پھیلاکر عمل کیا کرے دھوتی کا رنگ بھی نظر آنے لگیگا۔ اگر کسی روز کوئی عضو اپنا کٹا ہوا نظر آوے تو اسی کے موافق شدنی سمجھے یعنی سر کٹا ہوا نظر آوے تو خود مریگا چھ ماہ کے اندر۔ بازو کٹا ہوا نظر آوے تو بھائی مرے۔ سینہ نظر نہ آوے تو فرزند اور ران نظر نہ آوے تو عورت کی موت قریب سمجھے۔ جسم پورا و صاف نظر آیا کرے تو عمر دراز خوشی کے سامان رہیں۔ دبلا اور چھوٹا نظر آوے تو تنگی و پریشانی کا سامنا ہو۔ زرد رنگ کا سایہ دیکھے تو بیمار ہو۔

مسلمانی اول تو آدمی پاک صاف ہوکر ۹ اور ۱۰ بجے کے درمیان دھوپ میں کھڑا ہوکر قبلہ رو پڑھے مگر یہ خیال رہے کہ ایک ہی کپڑا بغیر سلا ہوا ہو جس کو آدھا باندھے اور آدھا اوڑھے صرف پڑھتے وقت اس کپڑے کو استعمال کرنا چاہیئے جب پڑھ چکے اس وقت اس کپڑے کو اتار کر رکھدے اور پھر اپنے روزمرہ کے کپڑے استعمال کرے اور جب نوچندی جمعرات ہو اس دن سے شروع کرے اور ایک ہی ناج اور ایک

ہی ترکاری یا دال کا استعمال یعنی سوائے دال اُود کے اوسوقت رکھے جب تک
کہ ہمزاد کا عامل نہو یعنی تب تک قبضہ میں ہمزاد نہ آوے اور جب پڑھنے کو کھڑا ہو تو
دونوں ہاتھ باندھ جیسے کہ ادب سے کھڑے ہوتے ہیں کھڑا ہووے اور نگاہ اپنے
سایہ کے اوپر یعنی اوس مقام پر جہاں کہ سر کا سایہ ہو رکھے جب سو مرتبہ پڑھ لیوے
اُس وقت اوپر آسمان کی طرف دیکھے قریب دو منٹ پھر سابق ہی کی جگہ پر نگاہ کرے
اور پڑھنا شروع کردے جب سو بار پڑھ لے پھر آسمان کی طرف نگاہ قریب ۲ منٹ
کے کرکے دیکھے پھر بدستور جگہ پر نگاہ کرے اور یہ جب سو بار پڑھ لے اُس وقت اپنی
نگاہ آسمان کی طرف کرے قریب ۲ منٹ کے پھر ۱۴۱ بار پڑھے سابق بدستور سر کے سایہ
کی طرف نگاہ کرے جب پڑھ چکے اس وقت آسمان کی طرف نگاہ کرکے قریب ۵ منٹ
کے یہ کل ۴۴۱ مرتبہ ہوا اسی طرح ۴۱ دن تک کرے لیکن جس وقت سے اور جس
روز سے پڑھنا شروع کرے اُسی روز سے ایک پان سالم لگا ہوا الائچی خورد پڑی
ہوا اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف رکھ لیا کرے جب اپنے عمل کو پڑھکر فارغ ہو جایا کرے
تو روزمرہ اس پان کو دریا یا تالاب یا کنوئیں میں ڈالدیا کرے جب اکیسواں دن
ہوگا اسوقت صرف سر کا سایہ جو زمین پر نظر آتا تھا وہ سایہ آسمان پر نظر آویگا اور اودہر
اُدہر سے اگر کوئی آواز دے بلکہ آواز اس قسم کی ہوگی کہ جیسے اپنے گھر کا یا کوئی دوست
احباب پکارتا ہے نہ تو نگاہ ہٹاوے اور نہ بولے اسی طرح سے روزمرہ سایہ زمین
میں سے کم ہوتا جاویگا اور آسمان پر بڑھتا جاویگا یہاں تک کہ اکتالیسویں دن کل
سایہ جوکہ اپنا زمین پر نظر پڑتا تھا وہ ہی سایہ آسمان پر بالکل دیکھنے لگیگا اور اسی
روز کوئی شخص کہ جو تم کو دیکھے گا پان جو کہ تمہارے پاس لگا ہوا موجود ہے مانگے گا
آپ پان کو ہاتھ میں لیکر اُس سے کہو کہ تو بھی کچھ نشانی مجھکو دے اگر اس نے نشانی
دی تو ایک چھلا کسی چیز کا خواہ چاندی کا یا لوہے کا ہو یا چھالیہ کا ہووے گا

لیکن پہلے تم چہلا لے لو اُس وقت پان دو پہلے پان مت دو اگر چہلا نہ دے اور یہ کہے میرے پاس چہلا نہیں ہے تو یہ کہو کہ تین دفعہ اقرار کرو کہ تو میرے قبضہ میں رہیگا اور جو کام تجھ سے کراؤنگا تو کر دیا کریگا اگر وہ تین مراتبہ عہد کرے اُس وقت پان دیدو گویا تمہارے قبضہ میں ہو گیا اور تم اُس کے عامل ہو گئے جب بلانا ہو اُس وقت چٹکی بجادی اور دل میں کہہ لیا کہ حاضر ہو فوراً تمہارے کان میں آواز آوے گی کہ حاضر ہوں پھر جو کام لینا چاہوے لو مگر تم دو تین گھنٹہ سے زیادہ دق مت کرو۔ اور ہر وقت پاک رہو اگر جماع کی نوبت پہنچے تو پانی تیار کرا رکھو فوراً نہاکر پاک ہو جاؤ لیکن جب تک عمل پڑھو تب تک نوبت جماع کی نہ ہو اگر بحالت خواب نہانے کی حاجت ہو جاوے اس وقت فوراً بستر سے اٹھکر نہا لینا چاہیئے مگر جو چیز طلب کرو بجا ہر گز مت منگاؤ اور جو چیز کھانے کی یا اور کسی قسم کی منگاؤ تو اُس کی قیمت اُس جگہ رکھدو جہاں پر منگاؤ یا کسی کے دل کا حال پوچھو بتلاویگا یہ عمل اکیس دن کا ہے اور اکیس مرتبہ روز پڑھا جاتا ہے بہتر یہ ہو کہ اپنے ہاتھ سے کھانا وغیرہ پکا دے یا کسی پاک صاف عورت سے یا مرد سے پکوا کر کھاوے اور پڑھتے وقت کسی سے بات چیت نہ کرے اور نہ دھیان اپنا کسی جگہ کو کرے عمل یہ ہے۔

هرنی یا دبزا ے ایمعه انیا

اور اگر رات کو عمل کرے تو چراغ کے روبرو بیٹھے اگر چراغ کے روبرو سایہ نہ پڑے تو چراغ کی طرف بیٹھ کرکے بیٹھے۔

کہتے ہیں کہ ہمزاد ہی تابع کرو ہر قسم کے تازہ پھل بلا فصل جو چیز منگاؤ ایک لمحہ میں لا دیتا ہے اور کان میں ہر ایک سوال کا جواب دیتا ہے بلکہ خود اسقدر خبریں پہونچاتا ہے کہ عامل کو سونے بھی نہیں دیتا جس کام کو حکم کرو ایک لمحہ میں کرکے پھر کہتا ہے کہ اور حکم دو کیا کروں مگر یہ بات یا تو لغو ہے یا پہلے وقتوں کی اب اگر ہمزاد ایسے سوالوں

سے دق کرے تو سہل علاج اسکا یہ ہے کہ یہ حکم دیا جاوے کہ ہمارے لئے ایک ایسا مکان بناؤ پھر اس میں باغیچہ لگاؤ۔ پھر ہماری فلاں کتاب کی کاپیاں چھاپتے رہو یا ہمارے دیہات میں آبپاشی کے واسطے کنوئیں بناؤ یا نہر کھودو اور ناہموار کھیتوں کو ہموار کردو وغیرہ۔ ایک اُستاد نے اور طریقہ بتلایا کہ روزمرہ جنگل میں شام کو پاخانہ جایا کرے آبدست لینے سے جو تھوڑا سا پانی بچے اس کو درخت چھونکرے کے جڑ میں روز مرہ ڈال آیا کرے اور اس کو سلام کر آیا کرے یہ کہکر کہ کچھ ہمارے کام آؤ۔ چند روز بعد درخت پر سے ایک شخص اُتر کر حکم مانے گا اور فرمانبردار رہے گا اگر ڈر گیا تو پاگل ہو جاوے گا۔ واللہ اعلم۔

دست غیب کا عمل

اس کو سنسکرت میں دیوی سدہی کہتے ہیں

یعنی روزگار کی ترقی یا آمدنی کے واسطے خدا سے دعا کرنا اور غیبی امداد حاصل کرنا ایک کوٹھری ایسی صاف رکھے کہ اس میں کسی دوسرے شخص کا پانوں نہ پڑے۔ خود ہی اُسکو جھاڑا کرے۔ اُس میں فرش وغیرہ کوئی سامان بالکل نہ ہو۔ صرف ایک صراحی صاف پانی کیواسطے اور ایک صندل کا صندوقچہ چھوٹا سا رکھے۔ دروازہ اوس کا شرق کی طرف ہو تو بہتر۔ پھر آدھی رات کے وقت سفید ہلکا و ڈھیلا ادنی کپڑا پہنکر ایک تازہ گلاب کا پھول اور ایک سو بادام شیریں اس صندل کے صندوقچہ میں رکھکر لیکر اس کوٹھری میں داخل ہو۔ اور نماز اور پوجا کے بعد اس طرح عمل شروع کرے کہ زمین پر بیٹھکر پورب کیطرف منہ کرکے آنکھیں بند کرکے صندل کے بکس کو بغل میں لیکر تعظیم سے آہستہ آہستہ یا غنی ہو۔ یا غنی ہو کا جاپ کرے برابر ایک سو بار بیچ میں دفعہ نہ دے اور بکس میں سے ایک بادام نکالکر ہر دفعہ اپنی گود میں رکھتا جاوے۔ ناموں کی تعداد

روزمرّہ یا ہفتہ وار پڑہا جاوے اور برابر جاری رہے جب تک کہ ڈہائی لاکھ نام پورے جپ لئے جاویں۔ بلا ناغہ کرے۔ اپنے نام کے مطابق دن سے شروع کرے ابجد کے حساب سے یقین کامل رکھے تو ضرور کسی نہ کسی ذریعہ سے دولت ملے گی (یوگ وقوت خیالی)

پھول یا دام سنبہالکر رکھے اور کسی کا ہاتھ ان سے نہ لگنے پاوے۔ دوران عمل میں کوئی کام بیجا یا شک کا نہ کرے۔ چند روز میں ایک روشنی نظر آویگی جس میں سے فرشتہ نمودار ہو کر اس کو دنیا کے حالات غیبی ظاہر کریگا دوسری دنیاؤں کی سیر کراویگا روزگار کی وسعت چاہے تو یا واسع اس نام کو جاپ کیا کرے۔ ہندو ہو تو سدا مان کا بھجن گایا کرے ایسے پریم اعتقاد سے کہ بس بالکل محو ہو جاوے اور خیال میں دیکھے کہ کرشن بھگوان اس کو سب کچھ دے رہے ہیں۔ ایک فقیر نے بتلایا کہ آدمی بستی سے دور بالکل جنگل میں جا کر دریا کنارے بیٹھے اپنے کہانے کا کچھ فکر نہ کرے خواہ کتنی ہی بہوک لگے تو غیب سے کوئی شخص نمودار ہو کر کہانا دیگا مگر اس سے روزانہ دینے کا وعدہ لیکر اس کہانے کو قبول کرے تو پہر روزانہ بلا کوشش کسی طریقہ سے ملتا رہیگا مگر یہ شرط ہے کہ بلا اشد ضرورت ومجبوری ایسا نکرے اور اعتقاد کامل کے ساتھ منتظر رہے بیچ میں گہبرا کر چہوڑ نہ دے (ذیا نند دسپلائی کا ڈررتی اصول)

ایک اور عامل صاحب نے فرمایا کہ انکو دست غیب ایک فقیر سے اس ترکیب سے حاصل ہوا ہے اس وظیفہ کو خواہ جلالی کرکے پڑہو یا جمالی کرکے پڑہو لیکن جلالی پڑہنے سے ۴۰ ہی روز میں معلوم ہو جائیگا اور جمالی کی کوئی تعداد نہیں ہے۔ کہ کس وقت اور کتنے دن میں عمل ہو۔ اس لئے پہلے جلالی کہلاتا ہے کہ پاک صاف رہکر جگہ پاک میں جانماز بچہاکر اور نہادہو کر جانماز پر کہڑا ہو کر دو رکعت نماز واسطے حاجت کے پڑہے لیکن پہلی رکعت میں سورہ والشمس۔ دوسری رکعت میں والشمس پڑہے اور سر ننگے ہو کر باادب پڑہے

۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھے اور اول و آخر درود شریف سَو سَو مرتبہ پڑھے اور عود اور لوبان کو جلاتا جاوے جب پڑھ چکے تو اُسی جا نماز پر سو رہے اور جو جو ابات دیکھیں ان کو کسی کتاب پر لکھتا رہے جب ۱۲ دن گذر جاویں گے تو اُس وقت ایک شیر پر ایک عورت سوار معلوم ہوگی اور وہ بہت ڈراویگی لیکن ڈرنا نہیں چاہیئے بعد میں پھر بڑی شکل وصورتیں معلوم ہونگی اور ہرچند بار بار خوف اور ڈر دُکھلا کر پڑھنے کو منع کرے گی لیکن تم کو ڈرنا ہرگز نہیں چاہیئے اپنا کام برابر کئے جاؤ۔ اور رات کو اوس کو پڑھا کرو اور دن کو یہ نقش جو نیچے لکھا ہے بھرا کرو لیکن زعفران اور انار کے قلم سے جو وقت لکھنے کا مقرر کرو سوائے ۱۲ بجے دوپہر کے اس وقت پر لکھا کرو یعنی دوپہر کو ۱۲ بجے مت لکھا کرو۔

نقش یہ ہے

وہاب ۸	وہاب ۱	وہاب ۶
وہاب ۳	وہاب ۵	وہاب ۷
وہاب ۴	وہاب ۹	وہاب ۲

جس خانہ میں ۱ لکھا ہوا ہے اس خانہ سے شروع کرو بہ ترتیب وار بھرو ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ لکھ لیا کرو اور گولیاں بنا کر گیہوں کے آٹے میں مچھلیاں کو کھلا دیا کرو اگر اس تعداد کے روزانہ نقش نہ بھر سکو تو جس قدر بھر لو۔ یعنی سوا لاکھ نقش بھرنے چاہئیں جب تمہارا وظیفہ ختم ہو جاوے ۴۰ روز میں تو چالیسویں دن تمہارے پاس ایک عورت نہایت خوبصورت اور بہت سا زیور پہنے ہوئے حاضر ہوگی اس وقت وہ تم سے سوال کریگی کہ مجھکو ماں بناتا ہے یا عورت اس وقت تم گھبرا کر اور اوس کی خوبصورتی کو دیکھکر عاشق ہو جاو اور یہ کہو کہ میں تمکو ماں بناتا ہوں اس لئے وہ تمہارا پانچیر دیں۔

سے لیکر ایک اشرفی تک مقرر کر دیگی بلا ناغہ ایک تعویذ لکھنا اور رات کو تکیہ کے نیچے رکھ لیا مقررہ رقم تمکو صبح ہی تکیہ کے نیچے ملجایا کریگی اس روپیہ کو عیاشی یا خراب کام میں صرف نہ کرو بلکہ کہانے کے بعد جو بچے خیرات کر دو اور کسی سے اس دست غیب کا ذکر نہ کرو اور بعد میں وہی قول تم سے اس کتاب کو نکلوا دیگا جس میں تم نے خواب لکھے ہیں اور ان کو تم سے سنکر لکھ اضافہ کر دے گا۔

پرہیز۔ گوشت۔ لہسن۔ پیاز۔ مرغی۔ انڈا۔ مچھلی۔ جھوٹھ زنا سے بچنا چاہیئے۔

عمل حُب یعنی لبسی کرن

کوئی شخص خواہ کتنے ہی فاصلہ پر اور بالکل اجنبی ہو اپنی طرف رجوع ہو گا اور محبت کریگا اُس کا جسم بے قابو ہو کر عامل کی طرف کھنچے گا۔ روحانی جسم پر اثر ہونے سے خاکی جسم بیہوش ہو جاویگا۔

محبوب معمول کے نام کے اعداد ایک صاف کاغذ پر لکھکر اُس کو اپنے بائیں گھٹنے پر رکھکر اس کی طرف غور سے دیکھتا رہے اور دل میں اُس شخص کی شکل کا دہیان جما دے اور اس خیالی صورت کے منہ پر پھونک مارتا جاوے یہ کہکر لا الہ الا اللہ کبھی آنکھ بند کر لیا کرے مگر اس کا تصور نہ چھوڑے اور برابر نام لے لیکر پھونک مارتا رہے۔ پھر قرآن شریف کی سورہ اخلاص قل ہو واللہ شریف ساری پڑھ جاوے لیکن شکل کا دہیان ذرا بھی دل سے نہ ہٹنے پاوے جب چند روز بعد کاغذ پر اعداد کے بجائے اس کی تصویر نظر آنے لگے تب اور زور سے اُس کے منہ پر پھونک مارے لا الہ الا اللہ کہکر اور اپنی خواہش کو زور سے ظاہر کرے یہ عمل بھی روزانہ بلا ناغہ کسی خلوت کے کمرہ میں رات کے پہلے پہر کیا کرے جبکہ محبوب کو بھی دن بھر

کے کام سے فارغ سمجھے (قوت خیالی)

یہ طاقت جب ایک دفعہ حاصل ہو جاوے تو پھر ہمیشہ کے لئے مسدہ ہو جاتی ہے۔ خصوصاً کمزور عورتوں یا بچوں پر زیادہ اثر ڈال سکتا ہے۔ جو لوگ اس کو بُرے مطلب کیواسطے کام میں لاتے ہیں وہ آخر ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔ اچھے اغراض کے لئے کرنا مباح ہے۔ اس عمل میں معمول کے عیبوں کو دور کر کے اس میں خاص خوبیاں بھی پیدا کر سکتے ہیں۔ راستبازی تابعداری وفاداری وغیرہ کی۔

ہندوانی عمل۔ یسی کرن کے جتنے ہیں وہ سب سپاری پر پڑہکر کہلانے۔ پہول پڑہکر سونگہانے وغیرہ کے ہیں جو ایسے شخص پر ہو سکتے ہیں جس سے پہلے سے ملاقات یا رشتہ اتحاد ہو کسی باہر کے آدمی کو بس میں کرنے کے نہیں ہیں۔ اور بھی ہر قسم کے عمل تسخیر۔ کیلنا باندہنا۔ علاج۔ موہن۔ مارن وغیرہ کے سنسکرت و ہندی کے منتر مجھکو بہت سے معلوم ہوئے ہیں ان سب کو ایک جدا کتاب میں چھپواؤنگا اس میں تو ہر ایک بات کو دلائل سے ثابت کر کے صرف ایک ایک مثال دکھانے کی ہی گنجایش ہے۔ مضامین بہت ہیں وہ بھی نہایت اختصار سے کوٹکر بہرنے پڑے ہیں۔

قدرتی اصول۔ اپنے خون سے معشوق کا نام لکھکر کاغذ کو یا اپنے بالوں کو معشوق کے تکیہ کے نیچے۔ کہوا دو تو جب وہ سوویگا تم کو خواب میں دیکھے گا اور تم بھی رات کو اپنے خیال میں اس کی شکل بناکر اوس کو سمجھاؤ تو ضرور اثر ہو گا۔

معشوق کی مورت موم کی بناکر اُس کو حرارت سے پگھلاؤ تو معشوق تمہاری طرف متوجہ ہو گا۔ پگھلاتے وقت اس کی صورت کا دہیان جاکر اس کو اپنے سامنے سمجھو اور اپنی خواہش بیان کرتے رہو۔

محبت بڑہانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کرو جو تمہارے بدن سے لگی رہتی ہو تاکہ اس میں تمہارا اور ایعنی اثر موجود ہو۔ مثلاً ہمیشوں ناخون۔ کان کا میل۔ بدن

کامیل۔ سب کو جلا کر اس کی راکھ محبوب کو کھلا دو تو تابعدار بنا رہے۔
جس شخص سے آنکھیں اس طرح ملا کر دیکھو گے کہ اوس کی اور تمہاری نگاہ ایک سیدھی
لائین میں ہو جاوے اور گو یا تم اُس کے آنکھ کے اندر کی کسی چیز کو دیکھ رہے ہو تو اس
کا دل تمہارے قابو میں ہو جاویگا کیونکہ آنکھ ایک ایسا آلہ ہے جو سب سے
زیادہ اپنی قوت کو دوسرے شخص پر ڈالتا ہے اور نیز یہ دوسرے کی قوت کو
قبول کرنیکا بھی بڑا آلہ ہے۔ شاید اسی واسطے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آہی جاتی ہے

عمل تسخیر قلوب

اس کے عامل کے دشمن قابو میں آویں گے حاکم مہربان ہونگے جس کی طرف دیکھے
تابعدار ہوگا۔ یہ پندرہ کا جنتر روزانہ ڈھائی سو صاف
کاغذ کے مربع ٹکڑوں پر لکھکر آٹے میں گولی ہر ایک کی
جدا جدا باندھکر شام کو ان گولیوں کو تالاب یا دریا
میں ڈالدیا کرے کہ مچھلیاں کھا جایا کریں۔ گولی باندھتے

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

وقت یا قابض ہو اس نام کو بولتا جاوے۔ جنتر اس طریقہ سے بھرے کہ پہلے ایک کا ہندسہ
لکھے پھر دو کا اسی طرح نمبروار لکھے ایک طرف سے خانے بھرنا شروع نکرے۔ یہ نوچندی
جمعہ کے روز سے شروع کیا جاوے کسی مہینہ میں خواہ کچھ نام ہو۔ یہی جنتر سونے
کے پتر پر کھدوا کر بطور تعویذ گلے میں پہنا کرے اگر سنگ سلیمانی
پر اس کو کھدوا دے تو اور زیادہ قوی اثر کرے اور ہر روز بلا ناغہ لکھکر ڈالا کرے
جب ڈیڑھ لاکھ بار لکھ لیگا تب سدہ ہو جاویگا پھر کسی اور کو لکھکر دیدے گا اس کا بھی

کام پورا ہوتا ہے۔
یہی جنتر اور بہت سے کاموں میں بھی آتا ہے۔ بیماریاں بھی دور کرتا ہے۔ کشائیش رزق کے لئے بھی دیا جاتا ہے۔ مگر زیادہ باتیں جنتروں کے متعلق میں اس کتاب کے دوسرے حصہ میں چھپواؤنگا ابھی مجھکو یہ سیکھنا باقی ہے کہ کسی خاص اثر کے واسطے اس میں کیا تبدیلی کی جاتی ہے اور کس کام کے واسطے کونسا جنتر مقرر ہے اور کس اصول پر یہ نبتے وکام دیتے ہیں اس قدر اس واسطے لکھدیا کہ اس کی صداقت پر مجھے پورا بھروسہ ہے جو چاہے آزمالے اور یہ بہت مشہور ہے۔
رائے کنہیا لال صاحب انجینیر محکمہ نہر کو ایک شخص نے دو مخفی الفاظ تبلائے تھے کہ حاکم کے پاس جانے سے پیشتر ایک لفظ کو ایک ہاتھ پر پھونک کر مٹھی باندہ لو دوسرے لفظ کو دوسرے پر پھونک کر مٹھی باندہ لو۔ اسی طرح مٹھی بند ہی ہوئی لے جاؤ جب حاکم کے پاس پہونچو تو دونوں ہاتھوں کو صرف اس کی طرف کھولکر ہٹا لو وہ کیسا ہی خلاف اور ناراض ہو موافق اور خوش ہو جاویگا۔ دہنے ہاتھ کے واسطے محیض اور بائیں کے واسطے لحیان ہے۔ ہاں عالم لوگ یا بدوح کے نام کو سدہ کر کے پھر اس سے یہ کام لیا کرتے ہیں۔
تیسرا ایک قدرتی طریقہ اور ہے کہ جب کسی کام کو چلے پہلے دہنا قدم اٹھا وے اور دہنا سُر چلتا ہو اسوقت چلے تو کام ضرور بنے گا اور یہ عادت ڈالنے سے کوئی کام کبھی نہ بگڑے گا۔

اسم اعظم

اس کو سنسکرت میں مول منتر کہتے ہیں
اس کا عمل سارے کام بناتا ہے اور ہر قسم کی مصیبت کو دور کرتا ہے۔

خدا کے ہزاروں نام ہر مذہب میں ہیں مگر سب صفاتی ہیں۔ اصلی ذاتی نام صرف اوم
ہے یہ ہندؤں کا دعویٰ ہے اور وہ بہت سے دلائل اسکے حق میں بیان کرتے ہیں۔
مثلاً کسی شخص کو پکارتے ہیں تب بھی ہر ملک میں قدرتی طور پر نام منہ سے آو نکلتا ہی
یہ غیر محدود خاصیت کو دکھاتا ہے اور اس کے تین حرف وحدت میں تثلیت
ظاہر کرتے ہیں دنیا میں کوئی دوسرا لفظ اتنا وسیع معنی دار اور سب لفظوں کا پیدا
کرنے والا نہیں۔

مسلمانوں کی کتاب قران شریف میں بھی شروع میں لفظ الم کئی جگہ آیا ہے جو اسی سے
مراد تھی۔ اور جس کے معنی کسی نے آجتک نہیں سمجھے مگر سب نے اس کی خاص عزت
کی ہے۔ خیر ایسی باتوں پر زیادہ بحث تو مذہبی کتابوں میں ہو سکتی ہے یہاں موقع
نہیں مگر ایک خاص خوبی اس کی حال میں فرنگی عالموں نے معلوم کی ہے وہ نہایت
عجیب ہے کہ۔ اس لفظ کے بولنے سے جسم کے اندر ایسی زبردست لہریں اٹھتی ہیں
کہ ایک ایک ذرہ جسم کا بیدار ہو کر ٹھیک کام کرنے لگتا ہے۔ سب روحانی مرکز بھی
قوت سے بھر جاتے اور دنیا میں سے پاک قوتوں کو کھینچنے لگتے ہیں اور جسم کی ساری
خرابیاں دور کر دیتی ہیں اور اگر جاری رکھی جاویں تو ایک بڑی عمارت کو گرا سکتی
ہیں یہ بات سمجھ میں مشکل سے آویگی مگر تجربہ کرو تو بالکل آسان معلوم دیگی اگرچہ
مکان گرانیکا تجربہ تو نہیں کیا گیا مگر لہروں کی طاقت تو آزمودہ و مسلمہ ہے اور چونکہ
جس طرح کسی چیز کی تصویر اوسکو ظاہر کرتی ہے اس سے زیادہ اس کا نام اس کو
ظاہر کرتا ہے اور یہ خدا کا نام ہے جس کی کوئی تصویر نہیں ہو سکتی اس لئے یہی
ایک سب سے بڑا اور اکیلا ذریعہ اس کو جپنے کا ہے۔ اور وہ چونکہ سب سے بڑا
اور قادر مطلق ہے اس لئے اسکی مدد مانگنے پر کوئی کام ایسا نہیں جو نہو سکے۔ بقول
تلسی داس جی۔ ندی کنارے گھر کرو کبھی نہ لاگے پیاس

مگر یہ خیال رہے کہ اس کا عمل وہ کرے جو اپنے دل کو پاک رکھے اعمال ٹھیک کرے کوئی ناپاک خواہش نہ رکھتا ہو۔ بدکار و بدخیال والے کو یہ فائدہ کی بجائے نقصان پہونچاویگا۔ اس کا جاپ کرتے وقت کوئی آسن جو آسان معلوم ہو مار کر بیٹھے۔ ایک نتھنا بند کرکے دوسرے سے آہستہ برابر سانس اندر کو کھینچے اتنی باریک کہ سات بار اس لفظ کو بول سکے جتنے کم سانس لے اتنے ہی بہتر اسی طرح سانس کا وقفہ اور اوم کے اچارن کی تعداد ۱۴-۲۱-۲۸ وغیرہ بڑہاتا جاوے ہمیشہ سات ہی بڑہاوے کم زیادہ نہیں۔ تلفظ اس طرح کرے کہ پچھلا حرف م دیر تک جاری رہے۔ شروع میں دقت معلوم ہوگی پھر مشق سے آسان ہوجاوے گی۔ چونکہ اس کی قوت لا انتہا ہے اس لئے حد سے زیادہ اس کو نہ بڑہاوے۔ جس طرح لکھا ہے اسی طرح جاپ کرنے سے یہ عجیب اثر دکھاویگا۔ جسم کے تمام ذرات کی حالت بدل دے گا۔ روح کی قوت کو بڑہاویگا۔ مقناطیسی مرکز جسم کے بدلکر نیا نظام شروع ہوجاویگا جاپ کے سوائے اسکو کاغذ پر لکھکر پر کاٹکر آٹے میں گولیاں بناکر دریا میں ڈالکر مچھلیوں کو کھلاتے ہیں تو ہر قسم کی مراد پوری کرتا ہے۔ انار کی شاخ کی قلم بناکر لال چندن بجائے سیاہی کے دوات میں ڈالکر لکھئے۔ سوالاکھ نام لکھئے چالیس روز میں اشنان کرکے کھانا کھانے سے پیشتر لکھنے بیٹھا کرے۔ جنوب کی طرف منہ کرکے بیٹھے۔ لکھتے وقت ہر دم اپنے مراد کا خیال دل میں رکھے مگر زبان سے کچھ نہ کہئے۔ پانی کے کنارے ایکانت میں ٹھیکر لکھا کرے تو اچھا۔ خوراک دودھ چانول اور سرد و تر چیزیں کھایا کرے۔ ان ایام میں کسی سے زیادہ گفتگو نہ کیا کرے پاک صاف رہے اور ہر وقت اپنے مطلب کا خیال ولیں رکھا کرے اور اسکے پورے ہونیکا بھی یقین کامل رکھے بلکہ انتظار کیا کرے کہ اب ہوا۔ آجکل تمام لوگ اوم کی جگہ رام کا لفظ لکھا کرتے ہیں وہ بھی یہی اثر رکھتا ہے والد بزرگوار منشی نورنگی لال صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ مرحوم اسکے بڑے معتقد تھے۔

علاج روحانی

لوگ مہاتما لوگ صرف ایک نظر دیکھکر ہی یا پہونک مار کر ہاتھ پہیر کر بیمار کو چنگا کر دیتے ہیں یہ خیالی قصے نہیں ہیں بلکہ سچے واقعات ہیں جو باقاعدہ سائنس پر مبنی ہیں۔ پہلے ہندوستان میں اس علم کا بڑا رواج تھا اسی کی نشانی ابتک یہ ہے کہ مستورات آجکل بھی سیانوں کی جھاڑ پہونک میں زیادہ اعتقاد رکھتی ہیں اور واقعی فائدہ بھی ان کو ہوتا ہے اب ڈاکٹر لوگ بھی تحقیقات کرتے کرتے اس کے قائل ہوگئے چنانچہ اوستاد زماں ڈاکٹر مسٹر لینڈر برنٹن ایل ایل ڈی اپنی کتاب ایکشن آف میڈیسنس میں اسکا اقرار کئی جگہ پر حسب ذیل کرتے ہیں۔ لکچر نمبر ۱۲ صفحہ ۲۲۹ میں کہ خواب مقناطیسی کا اثر ضرور ہوتا ہے اسطرح ثابت ہے ایک مرغ کو میز پر بٹھاؤ اس طرح کہ اس کی تختہ پر رہے اور جہاں اسکی چونچ ہے اس لفظ سے ایک گز لمبی سیدہی لکیر کھینچو کہ پاسے تو مرغ جو پہلے چلا رہا تھا بالکل خاموش رہے گا جبتک کہ اسکی چونچ اوس لفظ پر رہے۔

صفحہ ۲۳۱ میں جنبش کے اثر کی بابت۔ نانسی کے لیبالٹ کا ذکر لکھا ہے کہ وہ بیماروں کو صرف زبان سے کہکر چنگا کر دیتا تھا۔

صفحہ ۲۳۲ میں اعتقاد سے علاج کا ذکر لکھا ہے کہ مشہور سکاچ ریفارمر جان ناکس ایک دفعہ مرنے کے قریب تھا کہ اوس کا ایک دشمن آکر طنزیہ کہنے لگا کہ میں تمہاری کرتا

گرم کرنے آیا ہوں۔ نکس خوش نفرت میں آکر اُٹھ بیٹھا کہ تو میں مرتا ہی نہیں۔ اسی طرح لوتھر کا دوست ملانکتن جب مرنے کے قریب تھا لوتھر نے کہا کہ بھائی ابھی مت مرو تمہاری بڑی ضرورت ہے اس نے نہ مانا تو لوتھر نے دعا کی کہ خدایا اس کو اس وقت بخشدے۔ چنانچہ وہ بستر مرگ سے اُٹھ بیٹھا۔ حضرت عیسٰی کے بھی ایسے بہت سے معجزات مشہور ہیں۔

اس علاج کے کئی اصول ہیں۔ ایک تو قوت خیالی کے اثر سے۔ دوسرا مقناطیس حیوانی سے۔ تیسرا استاروں کے اثر سے۔ چوتھا مادی مقناطیس و برق سے۔ ان اور سب کے قواعد تو ہماری کتاب علاج بے دوا میں لکھے ہیں۔ یہاں ہم صرف قوت خیالی سے علاج کرنیکا طریقہ لکھیں گے جو مسٹر ولیم واکر اٹکنس کی کتاب منٹل میجک سے اخذ کیا گیا ہے اور کچھہ بنیادی اصول باقی سب کے بیان کرینگے۔

جسم میں روح ہی اصل چیز ہے جب وہ نکل جاتی تو جسم بیکار مردہ ہو جاتا ہے حالانکہ اُس میں خون اور سب اعضا بدستور موجود ہوتے ہیں۔ بیماری کے معنی بھی یہ ہیں کہ روح کا فعل کسی طرح رک جاتا ہے اور اُس کی لہر جیسی چاہیئے کسی عضو کو نہیں پہونچتی۔ زکام تب ہی ہوتا ہے جب ہم تھکے ہوتے ہیں دل تھکا ہوا زیادہ نمایاں ہوتا ہے بہ نسبت جسم کے۔ خوش رہنے والوں کو بیماریاں بھی کم ہوتی ہیں۔ بغیر وائٹل فورس کے جسم سڑ جاتا ہے درخت کی جڑ کاٹ دیں تو پھول میں خوشبو پیدا نہو گی۔ جس طرح پھول کی خوشبو اڑتی رہتی ہے اسی طرح انسان کا وائٹل فورس بھی باہر نکلتا و پھیلتا رہتا ہے اور دوسرے جسموں میں داخل ہوکر اپنا اثر پہونچاتا ہے۔ دیوار کے سایہ میں رہنے سے دق کو اسی وجہ سے آرام ہو جاتا ہے۔ اسی اصول پر اکثر بیماریاں چھوت سے لگجاتی ہیں۔ پھول کو دیکھکر طبیعت خوش ہوتی اور سڑی ترکاری کو دیکھکر طبیعت نفرت کرتی ہے مسلمان لوگ کرامات صرف انبیا و اولیا میں مانتے ہیں مگر وہ بھی قران شریف کی

آیتوں سے جھاڑپھونک کر روزمرہ علاج کیا کرتے ہیں اور مثنوی مولانا روم یا گلستاں وغیرہ سے فال دیکھتے ہیں۔ اگر یہ مانا جاوے کہ انکا مذہب منجانب اللہ ہے اس واسطے ان کی آیا میں بھی اثر ہے تو دوسرے مذہب والے اپنے ہنومان۔ کالی۔ حتیٰ کہ اینٹ پتھرکے دیوتاؤں کے منتروں کی رو سے کس طرح شفا پاجاتے ہیں۔ اور مزاروں یا مندروں کی زیارت میں اثر کیوں ہوتا ہے۔ غرض اصول تو علاج کا اور ہی جو مذہب سے بے واسطہ ہے۔ جس کو سب برابر استعمال کرسکتے ہیں اور وہ خیال کا اثر ہے۔ اسی کو سائنٹفک لوگ سجیشن بولتے ہیں۔ ہاں مذہبی باتیں اس میں ملا دینے سے اسمیں تاثیر زیادہ ہوتی ہے کیونکہ اعتقاد کی وجہ سے مریض کے دل پر اس کا زیادہ اثر ہوتا اور اعتبار جمتا ہے تازہ تحقیقاتوں سے معلوم ہوا ہے کہ خوف ہی سب بیماریوں کی جڑ ہے۔

اس سے جسم میں زہر سا پھیل جاتا ہے بلکہ بعض فرنگی عالم تو یہاں تک کہتے ہیں کہ موت بھی اس عالمگیر کے خوف سے آتی ہے جو عوام کے دل میں بچپن سے سنکر اور دیکھکر بھرجاتا ہے اگر کسی طرح سے یہ خوف دور کردیا جاوے تو بیماری کو جلد آرام ہو خواہ عقیدہ سے خوف دور کردیا دلیل سے یا کسی اور خارجی سامان دوا منتر اُتار وغیرہ سے۔

سائنس والوں نے حال میں معلوم کیا ہے کہ ایک سیل ایک جدا جسم ہے اور اپنا دل و روح رکھتا ہے۔ بیمار عضو سے یا سیل سے کہو کہ تم اچھے ہوجاؤ تندرست رہو تو وہ ضرور اچھا ہوجاویگا۔ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ تمہارے دل کی لہریں بیمار سیلوں کے دلوں سے ٹکراکر اپنا اثر ان پر ڈالینگی خواہ بیمار تمہارے پاس سامنے ہو یا دو نظر سے غائب۔ اسی اصول پر منتر وغیرہ بنتے ہیں۔

علاج کا طریقہ۔ مریض ساکت اور ڈھیلا رہے اور آرام سے بیٹھے۔ تم اُسکو تسلی د و ہمدردی کی باتیں کرو اپنی روش سے اس پر اعتبار جماؤ تاکہ جلد اثر قبول کرے۔ پھر تم اپنے دل میں خیال جماؤ کہ وہ تندرست ہے اُس کا وہ عقیدہ بہت قوی ہے اور منہ

سے کہتے جاؤ کہ اب اچھا ہوا اور مریض بھی اگر تمہاری قوت کا قائل ہوگا تو یقین کریگا یا تم کراؤ کہ وہ اچھا ہوا۔ مگر یاد رکھو کہ جو بیماری اسکو ہے اُس کو خیال میں بالکل نہ آنے دو بلکہ اُس کے خلاف حالت کا تصور کرو۔

مثلاً جس کے پیٹ میں درد ہے اُس کے علاج کے وقت یہ مت کہو یا سوچو کہ۔ اُس کے پیٹ میں درد نہیں ہے بلکہ یہ کہو اور سوچو کہ اس کا پیٹ کیسا تندرست ہے مضبوط ہے۔ چاہو تو ہاتھ بھی استعمال کرو مریض کا اعتقاد جانے کو۔ تم صرف اپنا خیال پورا جما لو لہریں اپنا کام خود کرنے لگیں گی یا یہ خیال کرو تو اور اچھا کہ تمہاری طرف سے لہریں نکل کر مریض کے جسم میں جا رہی ہیں۔

دور کا علاج ٹیلی پیتھی مریض اگر فاصلہ پر ہو تو سامنے اس کی تصویر رکھ لو یا ایک کرسی بچھا کر اس طرح باتیں کرو کہ گویا وہ تمہارے سامنے اُس کرسی پر واقعی بیٹھا ہے یہ قطعی بھول جاؤ کہ وہ تم سے دور ہے۔ اگر پہلے سے وقت مقرر ہو تو اُسوقت مریض بھی وہاں آرام سے لیٹ کر اپنا جسم ڈھیلا چھوڑ دے مگر یہ کچھ ضروری نہیں ہے خواہ مریض کو خبر بھی نہ ہو تو بھی آرام ہوگا لیکن مریض اس علاج کے خلاف کسی طرح نہو۔ اسی طرح اپنا علاج خود کرو تو اپنا نام لیکر ساری کارروائیاں کرو اور اپنے نام کو دوسرا آدمی خیال کرو تسلی بھی دو۔ یا اس طرح کہو کہ میں اچھا ہوں۔ اسی طرح کسی خاص عضو سے باتیں کرو خواہ اپنے کا ہو یا دوسرے مریض کا اُس کو حکم دو سمجھاؤ بہلاؤ راضی کرو وغیرہ۔ کہو کہ تم کو ایسا تندرست رہنا چاہیئے تم ایسا کرو یہی مناسب ہے۔ اور وہ ویسا ہی ضرور کرینگے مگر یاد رکھو کہ اُس بیماری کا نام بالکل نہ آنے پاوے بلکہ اسکے خلاف تندرستی کا آوے اعضا اور سیل کا دل بالکل بچوں کا سا ہوتا ہے جو بہت بہت ضدی ہوتے ہیں اور پیار کی باتوں سے جلد راضی بھی ہو جاتے ہیں۔ اس مقام پر ہاتھ لگانا بھی اچھا ہے عضو کو متوجہ کرنیکے لئے جیسا کہ ہم بات کرنے میں دوسروں کے جسم کو چھوتے ہیں۔ چکاگو کے مشہور

ڈاکٹر پال ایڈورڈ کا جو خیالی معالج ہیں قول ہے کہ دل بڑا عقلمند ہے بڑی جلدی مانتا ہے جگر بڑا ضدی ہے بڑی محنت چاہتا ہے۔ معدہ کی تعریف کرو تو بہت اچھا کام کرے گا اعصاب دوران خون بھی نرمی سے مان جاتے ہیں۔ درد سر ہو تو خون کو صرف خیال سے ہی ہٹا سکتے ہو۔ آنتوں کو نرمی سے حکم دو کہ فلاں وقت صاف ہو جایا کرو اور اوس وقت خود بھی پاخانہ کو جاؤ تو ضرور دست کھلکر آویگا مستورات کے رحم وغیرہ بڑی جلدی مانتے ہیں۔ حیض جاری کرا سکتے ہیں ایک ماہ پہلے سے تاریخ مقرر کر کے کثرت طمث کو روکنا ہو تو کہو کہ ذرا آہستہ اسکو پڑھ کر منسو مت آزما کر دیکھو)

اس علاج میں معالج کا تندرست ہونا جیسا ضروری ویسا ہی نیک دل و آپکاری ہونا۔ اور اعتقاد و مشق کی بڑی ضرورت ہے۔ روزمرہ کے عامل کو اعضا بھی پہچان جاتے ہیں جس طرح گھوڑا اسوار کو۔

سانپ۔ باولا کتا۔ گیدڑ۔ بندر۔ بھیڑیا وغیرہ کے کاٹے کو

تھپڑ مار کر اچھا کرنیکا منتر

میرٹھ کے ڈپٹی گلاب رائے صاحب اس عمل کو کیا کرتے تھے کہ کسی سانپ یا باولا کتا یا کوئی دانت سے کاٹنے والا جانور زہریلا یا بے زہر کا کاٹ کہاوے ان کی خبر لانے والے شخص کو تھپڑ (منہ پر طانچہ) مارنے سے اس مریض کو ارام ہو جاوے جو بہت فاصلے پر اپنے گہر ہو۔ حضور نظام حیدرآباد مرحوم کی بابت بھی اخبار میں بارہا چھپا تھا کہ مار گزیدہ کو اسی طرح آرام کرتے تھے (حسین بخش باغ جلال پور منتر یہ ہے۔

ڈرہاوہ خدادہ۔ ڈرہاوہ رسول دہ

ڈرہاوہ خدادہ۔ خدا شیخ محمد عربی دہ

سدہ کرنیکی ترکیب ۔ اس کو چالیس روز کے عرصہ میں سوالاکھ مرتبہ جاپ کرے کم دنوں میں ہوجاوے تو مضائقہ نہیں مگر زیادہ ایک دن بھی نہ لگے ۔ ہر روز صبح کے وقت استنجہ اور دھوکر کے یا اشنان کرکے پہلے کوئی سا درود گیارہ دفعہ پڑہے پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ کہکر اندازاً تین ہزار دوسو دفعہ کے قریب اوپر کے منتر کو پڑہکر پھر گیارہ دفعہ درود پڑہکر اپنے سیدہے ہاتھ پر ایک پہونک مارکر اوٹھ بیٹھے اگر دس بیس روز جاپ کرنے کے بعد ہی کوئی مریض مل جاوے تو اُس پر بھی جہاڑا دے خدا کے فضل سے اس کو آرام ہوگا ۔ چالیس روز تک ترک حیوانات کرے جماع و منشیات سے بھی پرہیز مطلق رکہے ۔ جسم کو پاک و خیالات کو نیک رکہے تو اس کو ایسی قوت حاصل ہوجاویگی کہ جس مریض کو تھپڑ ماریگا اُس کا مرض فوراً جاتا رہیگا ۔ اگر ایک سال تک ترک حیوانات کا پرہیز کرے تو اس قدر طاقت ہوجاوے گی کہ خبرلانے والے شخص کے تھپڑ مارنے سے ہی مریض کو بہت فاصلہ پر آرام ہوجاویگا ۔ مگر ایسے عامل پر یہ فرض لازم رہیگا کہ جب کوئی اس کو بلانے آوے فوراً اس کے ساتھ جاکر مریض کا علاج کرے یا اُس کے پاس مریض یا اُس کی خبر آوے تو سو کام چھوڑکر اپنے آرام کا خیال نہ کرکے خواہ کوئی وقت ہو اُٹھکر اس کا علاج کرے ۔

جھاڑنیکی ترکیب ۔ مریض یا خبرلانے والے کو شمال کی طرف لپشت کراکے بٹھاوے اُس کے سامنے آپ بیٹھے اپنا منہ شمال کی طرف رکہے ۔ سات دفعہ اس منتر کو پڑہکر اپنے ہاتھ پر پہونک مارکر زور سے طمانچہ اُس کے منہ پر مارے آہستہ نہ مارے جتنا زور سے مارے گا اتنا ہی زیادہ اثر ہوگا ۔ کوئی عزت دار یا کمزور مریض آوے تو پہلے اس کو سمجہاوے کہ وہ زور سے تھپڑ لگوانے کو تیار ہو تو علاج کیا جاوے ۔

احتیاط - اس عمل کو نوچندی جمعرات کے روز سے شروع کرے یعنی جو ماہ مہینا کو کہی ہو
مگر اجالے پاک میں جو جمعرات سب سے پہلی آوے اس سے شروع کرے - ایام
جاپ یعنی سدھ کرنے میں کسی روز گرہن پڑے تو اپنے ہاتھ پر سایہ گرہن کا نہ پڑنے دے
خواہ مکان میں بیٹھکر سدھ کرے یا جنگل میں ننگے بدن یا کپڑے پہنے کوئی قید نہیں
جھاڑنے کے بعد مریض سے کہدے کہ پھر اور کوئی علاج نکرے بلکہ کسی قسم کا پرہیز بھی نکرے
اگر کرتا ہو تو جھاڑنے سے پیشتر سب کچھ کرے ترک حیوانات سے مطلب کسی جانور کا کھانا
گوشت انڈا مچھلی کھانا دودھ دہی مٹھا گھی شہد کستوری کھانا بھی اس میں شامل ہے -
درود شریف کوئی سا ہو - وہی ہی جو حاضرات میں بیان ہوا ہے -

باولے کتے کے کاٹے کا منتر

جس رنگ کے کتے نے کاٹا اسی رنگ کے بال زخم سے نکلتے ہیں -
مریض کے گھر جاکر اس ہی آدمی سے بانبی کی مٹی منگاوے اسکو پیسکر باریک چھانکر اور
ایک لوٹا پانی کنوئیں سے تازہ منگاوے جو صرف ایک ہاتھ سے کھینچا جاوے سیدھے
ہاتھ سے - اس پانی میں سے ایک چلو لیکر اُس پر سات دفعہ یہ منتر پڑھکر اس مٹی کو سانکر
سات گولیاں بناوے - پھر ایک ایک گولی پر سات سات دفعہ اس منتر کو پڑھکر دم کرکے
ہر ایک گولی کو زخم پر دیر ذرا دیر تک پھیرتا رہے - اور منتر سات بار پڑھتا رہے تو
گولی میں سے چند بال اسی رنگ کے نکلیں گے جس رنگ کے کتے نے کاٹا تھا اس
طرح زہر دور ہو کر مریض کو آرام ہو جاویگا -

منتر یہ ہے - کالا اینک سندر بالا - جس میں نکلا بس کا بادا
عالم جیت پر کھایا - من ماتھے مینا میں
بیٹے محمد مصطفےٰ انزلس کرے خدا

نوٹ - ان تمام منتروں میں ایک خاص بات یہ ہے کہ اُستاد کے ہاتھ سے لیوے تو ٹھیک اثر دکھلاتے ہیں کیونکہ

میری بھگت گورو کی شکت پہلو منتر الیشور باچا

یہ منتر گرہن کے روز جتنی دیر تک گرہن پڑے اتنے عرصہ میں سو دو سو دفعہ پڑھ لے تو سدھ ہو جاوے۔ کسی دوسرے کو سکھاوے تو بھی گرہن کے وقت ہی سکھاوے۔ چچا گنگا پرشاد جو سارے شہر کے چچا مشہور تھے ان کو اس کا عمل ٹھاکر لڑکے سے حاصل ہوا پرہیز۔ مریض کو منع کردے کہ گڑ لال مرچ ترشی نہ کھاوے۔

بخار اُتارنے کا منتر

نیم کا ڈہائی پتہ لیکر اس پر سات دفعہ اس منتر کو پڑھکر پھونک کر ان پتوں کو ملکر پان میں رکھکر مریض کو باری کے وقت سے آدہ گھنٹہ پیشتر کہلا دو تو اس روز بخار ہر گز نہ آوے گا آگیا تو کہلانے سے اُتر جاویگا تہرمامیٹر لگا کر درجہ دیکھ لو۔ نہا کر کچھ کہانے سے قبل پتوں پر پڑھا جاوے۔ پرانا بخار بھی اس سے رہتا ہے۔

منتر یہ ہے۔ یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ

بابو رادہا موہن لال صاحب پوسٹماسٹر نے آزمایا ہے ایک فقیر نے تبلایا تہا ایک کہنہ بخار والے مریض کو۔ اس کو بھی پہلے سدہ کر لیا جاوے تو بہتر ہو۔

بچھو کا زہر جھاڑنے کا منتر

گرہن کے روز کسی کنواں کی من پر بیٹھکر ۱۰۰ اسفید پہول اپنے پاس رکھے اور جب گرہن پڑ رہا ہو اس منتر کو پڑہتا جاوے اور ایک پہول کنوئیں میں ڈالتا جاوے جب سارے پہول ڈال دے تب سمجھے کہ سدہ ہو گیا



منتر یہ ہے۔ اوتر بچھو سید کی دوہائی۔

پھر جب کسی کو بچھو کاٹ کہاوے تب اسکے ڈنک کی جگہ کے گرد اسی طرح کی شکل لوہے کی کیل یا انگلی سے بناوے کہ ڈنک اسکے اندر بندہ جاوے یعنی آگے کو نہ پہیلنے پاوے۔ پھر اس منتر کو پڑہتا جاوے اور ہاتھ سے جھاڑا لگاتا جاوے تہوڑی دیر میں بالکل آرام ہو جاوے

(نگار بابو ہر پرشاد صاحب وکیل کا آزمودہ)

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۴۵ جو نکتے لکہنے کے قابل نہیں ہوتے ان کو استاد زبانی تبلا دیتا ہے ہم یا جادو سے جانشین ہر ایک جو پہنچنے والے کو اس کے اوصاف دیکھکر بیسٹ نکتے تبلا دیا کرینگے۔

انگلی کے لبسارہ کا منتر

بیچ کی انگلی میں اکثر ہوتا ہوتا جس سے انگلی ورم کر کے پہول جاتی پھر گلنے لگتی ہے۔ بڑی خطرناک بیماری ہے۔ دیہاتی لوگ اسکو گدہیا کی بیماری نام ذکر تے ہیں۔ ٹہاکر پیم سنگہ اسکا علاج اس طرح کر کے آرام کر دیتے تھے۔

مریض کو اپنے سامنے بٹھاکر اُس کا بیمار ہاتھ زمین پر رکھوا کر اُس سے تہوڑے فاصلہ پر اپنی طرف کو چار چیزیں پاس پاس رکھو۔ دانہ۔ گہاس۔ پانی۔ راکھ۔ تہوڑی تہوڑی برائے نام پھر نیم کی شاخ بلا پتہ ہاتھ میں لیکر اُس کی انگلی کو جہاڑو نیچے کا منتر پڑہتے جاؤ۔ اور چار آدمی پاس بٹھالو جو نیم کی ڈنڈی زمین پر مارتے جاویں ہاتھ سے الگ اور دے دے زور سے بولتے جاویں۔ تہوڑی دیر میں خود بخود ہاتھ آگے کو سرکیگا اور وہ انگلی پہلے دانہ کی طرف جاویگی پھر گہاس کی طرف پھر پانی پھر راکھ کے پاس جاویگی۔ بس پہر اس سے کہدو کہ جا اچھا ہو گیا اور واقعی اس کا ورم ٹہیک جاویگا درد بالکل نرہیگا دیر کا مرض ہو تو دو چار دن ایسا کرو

منتر یہ ہے۔ تارن رے لبس تن نا ماروں تارن وار وجہا بلی

سواحن کا بجر مونگر االیو مارو نگو مستک تیرے تے دہین پڑیگی

اجل چلے چاند چلے سورج چلے رانڈری کو رٹہا چلے

دانہ کہا گہاس کہا پانی پی گہوڑے لوٹ چلی چل لنکا کو۔ وہ رے وہ

جب گنگا نہانے جاوے ہولی دیوالی کی دہوپ دے یا گرہن پڑے اس وقت اس کا جاپ چند مرتبہ کر لیا کرے اور کسی کو سکہانا ہو تو یہ منتر اسی وقت سکہاوے۔

گہر میں چور نہ آوے

فقیر لوگ جو جنگل میں رہتے ہیں وہ سانپ اور درندہ سے بچنے کیلئے بھی رات کو سوتے وقت اس منتر کو پڑہکر تین بار ہاتہوں پر دم کر کے تالی بجاتے ہیں جہانتک تالی کی آواز جاوے گی

چور درندہ سانپ نہ آویگا۔ خواہ کچھ ڈالکر آزما دیکھو۔
منتر یہ ہے۔ بابا فرید کی کامری اب اندھیاری نس۔ تین چیز باندھوں ناہر چور لس۔

بواسیر کا منتر

اس منتر کو پانی پر دم کرکے اوس سے آبدست لیا کرے اعتقاد کے ساتھ
منتر یہ ہے۔ علیچ ملیچ لیچم لاجا۔ کن کن کوٹ کھنگ کلی جا
اس منتر کو جانے کوئے۔ خونی بادی کبھی نہوے۔

بچہ کی پسلی جھاڑنے کا منتر

منتر۔ نو انگل کا سرکنڈا کاٹوں دس انگل ہو جائے۔
فلانے کا ڈبا جھاڑوں پانی پت کو جائے۔ وہاں حضرت نور قطب عالم کی۔
سبز سرکنڈا لیکر نو انگل کاٹے پھر چاقو کی نوک اور سرکنڈے کی نوک برابر ملاکر دونوں سے پسلی کو جھاڑے اور منتر پڑھکر پھونکتا رہے تو سرکنڈا ایک انگل بڑھ جاویگا اوس کو کاٹکر پھر نو انگل کا کرکے اسیطرح جھاڑے اس طرح بار بار کرتا رہے جب تک سرکنڈا بڑھتا رہے جب گھٹنے لگے تب اس کو چیرکر ایسی جگہ پھینکدے جہاں کسی کا پانو نہ پڑے پھر ہینگ اور افیون کا لیپ دونوں پسلیوں پر لگائے اور بکری کی سفید جالا اسلائی میں پرو کر چراغ پر جلاکر دودھ میں بچہ کو پلاوے۔ تو یہ بیمار روگ بھی جاوے۔

عورت کے تھنیلہ کا منتر

عورت سے نام پوچھکر جس طرف کی چھاتی اس کی میں روگ ہو اوس سے دوسری طرف کی چھاتی اپنی پر ہاتھ پھیرے پہلے منتر پڑھکر ہاتھ پر دم کرے چھاتی پکڑتے ہی جھاڑے تو سختی دور ہوگی۔ گرم پانی کا دھارا بھی کرالو۔

منتر یہ ہے کا مرو دیش کو ادوا رہئے ادوا ادوا کو کھائے
فلانی کا میں تھنیلا جھاڑوں چھاتی بھسم ہو جاے

ضمیمہ اضافہ

تلی کاٹنے کا منتر

بوہرے کشن لال صاحب کا بتلایا ہوا۔ سنیچر کے دن سے شروع کرے سات دن تک کرے پیٹ پر مٹی کی روٹی بنوا کر رکہے اوس پر پہلے آڑی پھر ترچھی لکیریں سات سات کاڑہے اور منتر کو پڑہتا جاوے۔

منتر۔ اونگ تلی للنگ۔ اونگ تلی کاٹوں۔ گنوگنو کے پیٹ میں پھیا پھیا کے پیٹ میں۔

آدہاسیسی کا منتر

بابو کشن لال صاحب انسپکٹر بی بی سی آئی ریلوے اجمیر۔ مریض دو بیٹھکر اپنے ماتھے کو انگلیوں سے پکڑے۔ معالج اس منتر کو پڑہتا اور اپنی دہوتی کو اینٹھتا جاوے سات بار اینٹھکر چھوڑ دے اور پوچھے کہ آرام ہوا یا نہیں۔ نہ ہو تو پھر سات بار ایسا کرے۔

منتر۔ اونگ نمو ادیش گورو کو میری آدہاسیسی باندہی پرے بیار کہاے اور شرک بیٹھے چیٹے تو گورو گورکھ ناتھ جاجے۔

درد دانت کا منتر

ریواڑی کے سوامی سیتانندجی۔ دو سینک جہاڑو کی لیکر ایک درد والی ڈاڑھ میں اور دوسری کو دوسری ڈاڑھ میں دباوے اور ہاتھوں سے ان کے سرے پکڑے رہے۔ سات بار اس منتر کو پڑہکر زور سے درد کی جگہ پہونک مارے اس طرح ۴۹ بار

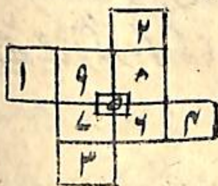
منتر پڑھکر سات بار پھونک مارے تو ضرور آرام ہوگا۔
منتر۔ اونگ کالی کالی جہا کالی۔ کالا پیلا گیرڑا گنوادے۔ درد دانتوں کا فلانیکا جاوے

کنول باؤ جھاڑنے کا منتر۔ (یرقان کا)

شُندرا کولی میاں کی سرائے کا۔ تین بار جھاڑنا اوپر سے نیچے کو۔ کنواں کے پاس کی ہری دوب سے جھاڑے۔
منتر۔ کھوپنج بھر پانی پیری بھر تیل۔ اُترے کنول باو نیچے کھیل
اجے پال جوگی کی بیٹی پڑھ پڑھ بھئی دیوانی۔ ایشور وباجا۔ میرے گورو کا
کا شبد سانچا۔ ست نام آویس گورو ہنومان بیر کی آن۔
عامل ہنومان جی کا برت کرے پانچ سینچر کو بندر چیگا دے لونگ کا جوڑا گھی کی دھوپ دے تین بار منتر جپ کر گرہن کے دن اندر بیٹھکر جاپ کرے۔

بسیا جنتر

اسکے تین خانے سیدھے اور ایک ترچھا شطرنج کے چال کے موافق جوڑنے سے ۲۰ ہوتے ہیں بیچ کا نہیں گنا جاتا۔ صاف ہوکر چالیس جنتر ایسے روزانہ لکھا کرے ۲۱ دن تک۔ آخری دن سب کو بلا گولی بنائے ایک ایک کرکے دریا میں ڈالدے تو سدھ ہو پھر جس کسی کو دے اوسکا کام پورا ہو۔



کسی کرن کے لیے ۲ کے خانے سے بھرنا شروع کرے سلسلہ وار پھر بازو پر باندھے دشمن کا نام لیکر جلاوے تو اوس پر فتح پاوے۔ عورت کمر میں باندھے تو حمل قائم ہو اور لڑکا پیدا ہو گلے میں باندھنے سے روگ دور ہوں۔ پھر پر رکھنے سے مطلب حاصل ہو۔ اتوار کے

دن سرہانے رکھکر سوؤ تو خواب میں جو بات چاہو دیکھوگے۔ اسکا یوجن کرنیسے دولت ملے۔ کوئی پردیس گیا ہو تو اوسکے کپڑے میں اسکو باندھکر کھونٹی پر ٹانگ دو اور صبح شام سات کوڑے مار دیا کرو تو وہ جلد لوٹے گا۔

ایک عجیب آلہ

حال میں کلکتہ کے مشہور بنگالی عالم محقق ڈاکٹر بوس صاحب نے نئی تحقیقات کرکے ثابت کیا ہے کہ جیز پر اوسکے سامنے کی ہونے والی باتوں کے نقش قائم ہوجاتے ہیں جو دیکھنے میں خوردبین سے بھی نظر نہیں آتے مگر ان کے بنائے ہوئے آلہ

BOSE'S MEMORY EXPLORER

کے ذریعہ صاف ہوبہو نظر آتے ہیں
یہ آلہ جس طرح یادداشت وحافظہ کے اصول کو ثابت کرتا ہے اوسی طرح غیب بینی گذشتہ حالات کے جاننے وغیرہ کو بخوبی ثابت کرتا ہے۔

منتر سدھ کرنا۔ اجازت کے قواعد

کسی تیوہار یا گرہن کے روز نہاکر بلا کھانا کھائے اور ہمارے شہر کی طرف منہ کرکے ہاتھ پھیلا کر اسطرح بیٹھو گویا ہمسے کچھہ لے رہے ہو۔ اور اُسوقت کی ہمکو پہلے سے خبر دیدو تو ہم بھی اوسیوقت دینے کو تیار کھڑے ہونگے اپنا نام و قوم وغیرہ پورا پتہ لکھیں کہ ہم بھی اس پتہ سے دینے کا دھیان کریں۔ اوسوقت پورے اعتقاد سے لینے کا دھیان کرکے پھر ۱۶ بار منتر کا جاپ کرو اور اقرار کرو گوشت کھانے وہتیا سے صدہا بالکل پرہیز رکھوگے۔ ایسا ممکن نہو تو یہ باتیں ایک سال تک کیلئے قطعی ترک کردو۔ اور کبھی بیوہ یا یتیم کو اوسی روز ہر سال کھانا کھلادیا کرو تو وہ منتر سدھ ہوجاویگا۔ حق حلال کی کمائی کھاوے ہر ایک سے ہمدردی رکھے تو اثر کریگا۔

کرامات کا ایک زندہ ثبوت

سب سے بڑھیا لاجواب

رائے بہادر بابو انت رام صاحب نے مجھ سے ذکر کیا کہ ریاست الور میں ایک برہمن ہی جسکو کبھی بھوک نہیں لگتی۔ میں نے اسکو ناممکن سمجھکر اپنے ایک عزیز کو جو اسی ریاست میں تحصیلدار ہیں لکھا کہ تحقیقات کرکے اصلیت سے اطلاع دیں۔ اونکا جواب یہ ملا ہے۔

مسماۃ رام پیاری عمر ۰۰ سال راجگڈھ میں موجود ہی۔ ۱۴ سال کی عمر میں جب وہ بیوہ ہوگئی تھی بوجہ غریبی جنگل میں لکڑیاں لینے گئی تھی اور اپنی مصیبت پر رہی تھی کہ ایک سادھو ملے انھوں نے پوچھا کہ کیوں روتی ہے اوس نے جواب دیا کہ یہ کمبخت پیٹ نہیں مانتا تنگ ہوں مہاتما نے کہا کہ اچھا مائی جا آئندہ تیرا پیٹ تجھے تنگ نہ کرسکیگا اوسی روز سے ابتک اوسکو بالکل بھوک نہیں لگتی۔ نہ کچھ کھاتی ہے نہ پانی پیتی ہے۔ پاخانہ پیشاب روز آتا ہے۔ مہاراجہ منگل سنگھ نے آٹھ دن اسکو بند رکھکر دیکھ لیا نہ اوس نے کھانا مانگا نہ پاخانہ نہ پیشاب کیا۔ مہاراجہ کے یہاں سے اوسکو کچھ مشاہرہ مقرر ہے۔

مہاراجہ جے سنگھ والی جے پور نے ایک انگریز کی معرفت اوسکو بند کراکے امتحان کیا تو پانچ روز بعد اوس نے ذرا سا دودھ مانگا۔ تلسی کے پتے کبھی کھاتی ہے۔

اسی طرح موضع ساتھی ضلع متھرا میں پرشادی لعل پٹواری کا ایک آسیب کے خلل سے پاخانہ جانا بالکل بند ہوگیا تھا۔ جو بارہ سال سے زیادہ عرصہ تک قطعی پاخانہ نہیں گئے حالانکہ کھاتے پیتے برابر بدستور ہے۔ سول سرجن سے بھی علاج و معائنہ کرایا کچھ نہوا۔ دیکھئے یہ باتیں کیسی ناممکن ہیں۔ سائنس اسکا کیا جواب دلیکتا ہے اوس کی مایا اپار ہے انسانی علم نامکمل ہے۔

تمام علوم فنون کا خزانہ

دنیا بھر کے معلومات کا نچوڑ

نئی روشنی کی نئی کتابیں

انکی ولایت تک تعریف چھپی ہے۔ تھوڑے عرصہ میں ایک لاکھ روپیہ کی بک گئیں مصر چین امریکہ تک پہنچ گئیں ان کو منگاکر تھوڑے خرچ میں پورا کتب خانہ بنالو۔ اور چند روز میں ہر ایک علم کے عالم بنجاؤ۔ ہزاروں کا فائدہ کرلو۔

ہندوستان بھر میں صرف انہیں کتابوں کو یہ فخر حاصل ہے

کہ ان کے دس دس ایڈیشن جھپکر ہاتھوں ہاتھ بک گئے۔ ان کے ترجمے غیر زبانوں میں حتی کہ انگریزی تک میں چھپوانے پڑھے لیکر و اخبار میں تعریف چھپی۔ سرکار بھی ان کو خریدتی ہے۔ بڑے افسروں اور مہاراجوں نے قدردانی کی ہے۔ چالاکوں نے انکی قدر دیکھکر نقلی کتابیں بناکر ایسے ہی نام رکھہ لئے ان پر ہم نے عدالت سے ڈگریاں کرائیں ہماری بے نظیر علمی کتابیں زمانہ میں مشہور ہیں آجتک کسی زبان میں اور کسی دوسرے کارخانہ میں نہیں چھپیں۔

ضلع علی گڈہ کے صاحب کلکٹر بہادر کی رائے۔ ہمنے کتابیں دیکھی ہیں بہت اچھی ہیں بڑی لیاقت و محنت سے بنائی گئیں ہیں۔

ہمارے صوبہ کے صاحب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس ہماری کتاب ہفت زبان اپنے سب ضلعوں کے واسطے خریدی۔

ممالک مغربی و شمالی کے سررشتہ تعلیم نے ہماری کتابوں کو مدارس و لائبریریوں کے واسطے منظور فرمایا۔

محکمہ زراعت کے ڈائرکٹر صاحب نے ہم سے اجازت مانگی کہ ہماری کتابوں میں سے انتخابات اپنے رسالہ میں چھاپیں۔

خبردار دھوکے بازوں کی نقلی کتابوں سے بچو

جن کے نام و اشتہار تو ہمارے سے ہوتے ہیں مگر مضمون دیکھو تو الٹا سیدھا ادھر ادھر کی نقل غلط بے معنی بے کار ہماری کتابوں ان کے موافق نہ سمجھئے۔ اور ان کی کتابوں کو صرف نام سے ہی ہماری کتاب سمجھئے۔ چہ نسبت ان کتابوں کی ہم نے رجسٹری کرالی ہے۔ اس لئے سوائے ہمارے اور کوئی نہیں چھاپ سکتا۔ ہماری اور ان کی کتابیں دونوں منگاکر

دیکھئے مقابلہ کیجئے سب سے اچھی ہو تو رکھئے ورنہ واپس کردیجئے یہ شرط

اصلی اسکو سمجھو جس پر چھپا ہو۔ مصنفہ بابو پیارے لال ایم۔ آر۔ اے۔ ایس زمیندار بروٹھا۔ ملنے کا پتہ ودیا ساگر ڈپو علی گڈہ

قیمت میں کمی کی درخواست کرنیوالے اصحاب جواب کا بھی انتظار نہ کریں۔ جیسا مال ویسے دام ایک دو کتاب منگانے پوری قیمت لیجاویگی۔ زیادہ یکمشت خریداری پر ہم خود بخود کچھہ رعایت کردیتے ہیں

ہم چاہتے ہیں کہ ہر شہر میں ہمارے ایجنٹ ہوں جو بازار میں دکھاکر مال بیچا کریں تاکہ خریدار اشتہاری دہوکے سے بچیں اس لئے تاجران کتب کو عہ کا مال سے میں دیا کریں گے۔ سو روپیہ کا للعہ ہیں

غریبوں و بیکاروں کو اچھا روزگار

بڑی آسانی سے روپیہ کمالیا کریں۔ زیادہ سرمایہ کی ضرورت نہیں صرف پچیس روپیہ سے کام چلتا ہے ہم نے چند چھوٹی کتابیں ایک ایک آنہ والی بھی چھپوائی ہیں انکے ایجنٹ بنیں۔ خواہ اشتہار دیکر بیچیں یا دوکان کھولکر یا اسٹیشن کچہری و ہاٹ میں پھیری لگاکر دلخوش۔ علم غلط۔ ڈاکری۔ نجومی۔ وکیل۔ حکمت کے موتی۔ تو ی ہیکل۔ نئی روشنی۔ شرعی تنکہ۔ جنتری و ڈاکٹری یہ کتابیں ایسی دلچسپ ہیں کہ ہاتھوں ہاتھہ بک جاتی ہیں۔ تھوک کابی کے خریدار کو نصف قیمت پر دیں گے۔

زیادہ مال منگانے والے محصول ڈاکٹ پیشگی بھیجیں ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ ایک روپیہ سے کم کا مال نہیں بھیجا دے گا۔

انگریزی خالق باری ۔قیمت ۸ نئی چھپی ہے نظوم انگریزی الفاظ حفظ بر زبانی کرانیکا سب سے عمدہ ذریعہ

علم طب کی ایسی نادر کتابیں آجتک کبھی ہونگی نہ سنی نئی تحقیقات

ملنے کا پتہ ودیا ساگر ڈپو۔ علی گڈھ

ان کو گھر میں رکھئیے بیوید حکیم ڈاکٹر کی خوشامد سے غرض ادویات میں زیادہ خرچ پڑے اپنا علاج خود کرلو۔ اشتہاری ادویات میں روپیہ کیوں بگاڑتے اور ناواقفیت میں ناحق مرض کو بڑھاتے ہو انکو خرید کر گھڑیوں میں چنگے ہو جاؤ

جوہر حکمت

۴۴۰ صفحہ ۔ قیمت ۶ روپیہ

طب کی تمام شاخوں کا خلاصہ مجموعہ پچاس کتابوں کی برابر ایک کتاب تمام امراض کا علاج بقاعدہ یونانی ویدک ڈاکٹری ہومیوپیتھی وغیرہ معہ علامات اسباب اقسام تشخیص پرہیز دیگر معلومات ضروری تمام امراض و ادویات کے نام سنسکرت فارسی انگریزی میں معہ شناخت تمام رگوں ہڈیوں کے نام اصطلاحات طبی کے چاروں زبان میں تشریح جسمانی معہ تصاویر ڈاکٹری تحقیقاتوں کا مقابلہ شاستری سے ڈاکٹری اوزان ادویات آلات نو ایجاد نئی تحقیقاتیں کبھی قسم کے علاج ہر چیز کا تیل نکالنا جوہر اڑانا ست بنانا وغیرہ معہ تصاویر جنتر وغیرہ کے حکماء قدیم کے مشہور مرکبات کی تیاری کی ترکیبیں و فوائد ہر قسم کے کشتے بنانیکی سہل ترکیبیں معہ شناخت و فوائد استعمال غذاؤں کے خواص قارورہ و نبض کی شناخت حفظ صحت تسکیم اصول وغیرہ

طبیب خلوت

۲۲۸ صفحہ ۔ قیمت ۱ روپیہ

نامردی۔ جریان۔ سوزاک آتشک۔ بواسیر گٹھیا وغیرہ کا علاج بقاعدہ یونانی ویدک ڈاکٹری۔ ہومیوپیتھی۔ عطائی فقری۔ ہر مرض کیواسطے سب سے بہتر حکمی ادویات جو آجتک معلوم ہوئی ہیں کشتے۔ بوٹیاں تیل وغیرہ معہ پرہیز و تشریح مقام مرض تصاویر اپنا علاج خود کرلو ڈاکٹر کو دکھانے یا فیس دینے کی ضرورت نہیں

زچہ و بچہ

۹۰ صفحہ ۔ قیمت ۳ آنہ

عورتوں کی تمام مخصوص بیماریوں کا علاج بقاعدہ یونانی ویدک ڈاکٹری معہ انمحنی نسخے دائیوں کے بیدی ڈاکٹروں کے تجربات حیض و حمل کی خرابیاں دور کرنا بچوں کا علاج عجیب ٹوٹکے

خزانہ کیمیا

قیمت ۶ روپیہ

ہفت احباب کا خلاصہ۔ گورکھ ناتھ کی ساکھیاں بارہ کھڑی سنگار کیمیا گر دوسری تجربات جناتماد کے فقطیات علمی بیان نوٹنگے ہوتا تجربہ دھنگی تصاویر کیمیائی ایسی تحقیقاتیں سے دلائل ہاتوں کی ماہیت

گلزارِ عطائی

۱۰۰ صفحہ ۔ قیمت ۱۲ آنہ

ہر قسم کی بیماریوں کیلئے ایسی ادویات جنمیں کوڑی خرچ نہ ہو ہر جگہ مل سکیں۔ درختوں کی چھال پتے پھول۔ جنگل کی بوٹیاں تیل نمک وغیرہ سے ہی سخت امراض کا علمی علاج انکے اسرار زیادہ فقری مجرب

علاج نورنگی

۵۰ صفحہ ۔ قیمت ۸ آنہ

تمام مشہور امراض کا علاج نو طرح سے یونانی ڈاکٹری ویدک رساونک فقیری شفائی۔ عطائی۔ ہومیوپیتھی۔ کرومو پیتھی۔ کشتہ جات بنانا بھی بتلایا ہے۔ ۵۰۰ چوٹی کے نسخے ہر قسم کے علاج کے

علاج بے دوا

۲۰۰ صفحہ ۔ قیمت ۱۲ آنہ

نہ دوا کھانے سے مطلب نہ لگانے سے تمام امراض کا علاج صرف غذا کے پرہیز سے۔ ورزش سے۔ مٹی کی مالش سے۔ بجلی سے شعاع آفتاب سے۔ پانی سے۔ تعویذ سے منتر سے۔ خیالی قوت وغیرہ چودہ طرح سے امریکہ جرمنی کی جدید تحقیقاتیں چالیس کتابوں کا خلاصہ ایک میں

جڑی بوٹی

۸۰ صفحہ ۔ قیمت ۱۲ آنہ

جنگل کی جڑی بوٹی کھٹ کشتہ پھونکنے یا ادویات میں کام آتی ہیں سب کا بیان معہ تصاویر و شناخت پتہ پھول بلندی ذائقہ موسم جائے پیدائش خواص فوائد ہر ایک مرض کا علاج اور ہر ایک کشتہ کا پھونکنا بوٹی سے

عطائی نسخے

۱۰۰ صفحہ ۔ قیمت ۸ آنہ

بارہ سو ایسے عجیب نسخے جو آجتک کسی کتاب میں نہیں چھپے نہ سب حکیموں کو معلوم ہیں فقیری ٹٹکے دیہاتی عطائیوں کے ٹوٹکے ایک ایک اکسیر کھانے لگانے دھونی دینے حقہ میں پینے لٹکانے وغیرہ کے

ایک دوا

۱۰۰ صفحہ ۔ قیمت ۱۲ آنہ

ہر مرض کیلئے صرف ایک ایک حکمی نسخہ جو کبھی خطا نہ کرے ہر مرض کیلئے مفردات مخصوص چند مفردات عجیب الاثر کے فوائد ہر ایک جنت کیتنے مرض کی دوا ہے چند ایسی گولیاں تیل وغیرہ جو اکسیر ہیں صد ہا اشخاص پر تجربہ کر کے ہم دیتے ہیں۔

تحقیق الادویہ سب سے عمدہ مخزن الادویہ ہر دوا کا نام ہر صوبہ کی زبان میں معہ فوائد ڈاکٹری فقیری۔ زیر طبع قیمت ۳ روپیہ

علمی مذاق کی بے نظیر کتابیں قابل دید۔ دریا کوزہ میں بند ہے

ملنے کا پتہ ۔ ودیا ساگر ڈپو ۔ علی گڈھ

یہ کتابیں ہر ایک جنٹلمین کی میز پر یا پاکٹ میں رہنے کے قابل ہیں پچاس کتابوں کے برابر مضمون ایک ایک ہیں ۔

دنیا کی سیر

۱۴۰ صفحہ — عمر

چین ۔ جاپان ۔ روم ۔ روس ۔ ایران ۔ مصر ۔ ٹرانسوال ۔ امریکہ ۔ نجا ۔ جادا ۔ بتبت وغیرہ تمام ملکوں کے حالات معہ ۱۲۰ تصاویر صدہا سیاحوں کے سفر ناموں کا انتخاب عجیب و غریب رسمات نرالے قانون ہر ملک کے وحشی قوموں کے عجیب دستورات جنکو پڑھکر ہنسی آوے

جوہر موسیقی

۱۶۰ — عمر

اسکو پڑھکر ستار ہارمونیم بجانا چند روز میں سیکھلو بلا استاد کے ہر قسم کے راگ راگنیوں کی تعریف و مثالیں جتنی قسم کے باجے ہندوستانی و انگریزی ہوتے ہیں سب کے بجانیکا حال معہ تصاویر و تشریح

جواہر مشاہیر ۔ دنیا بھر کے بڑے آدمیوں کی سوانح عمریاں معہ تصاویر ہر زمانہ کے بڑے بادشاہ ۔ پیغمبر ۔ فلاسفر ۔ موجد ۔ سیاح ۔ شاعر ۔ ریفارمر ۔ ممبران کانگریس قیمت عمہ

جوہر تحقیقات ۔ ہندو مسلمان عیسائی ۔ ناستک مذہب کے اصولوں کا مقابلہ خدا کی ہستی کا ثبوت لاجواب اور تناسخ کے متعلق شکوک کا جواب پرستی کے دلائل عجیب العالم کی کسوٹی ۔ گوشخوری ۔ مردہ جلانا ذات پات و رسید و مسائل پر آزادانہ بحث ہر ایک مذہب کی خوبیاں برائیاں وغیرہ عمہ

ہندوستان قدیم عجیب تواریخی تحقیقات ۔ قدیم یونان مصر بابل ایران وغیرہ میں ہندوؤں کی عملداری تھی ۔ امریکہ ہندوؤں کو ہزاروں برس سے معلوم تھا ہندو ہر فن کے موجد ہر علم کے استاد ہر خوبی میں شہرہ آفاق تھے ۔ قیمت عمہ

صلاح قانونی ۔ قانون معاہدہ ۔ ہر جہ ۔ شرح وہ ہرم نمااستر وغیرہ کے اصول ہر قسم کے مقدمات کے متعلق سب کارروائیاں عمہ

چڑیا گھر ۔ ہر قسم کے جانوروں کے حالات معہ تصاویر ۔ چرند پرند کیڑے مکوڑے دریائی جانور وغیرہ ۔ قیمت عمہ

جوہر تفریح ۔ تاش شطرنج ۔ چوسر ۔ گنجفہ کے کھیلنے کے قاعدے ہندوستانی و انگریزی اصطلاحات غیر ولایتوں کے عجیب قسم کے کھیل قیمت عمہ

جوہر عجائبات ۔ دنیا بھر کی عجیب حیرت انگیز چیزوں کے حالات ۔ قیمت عمہ

جوہر غیب

۱۲۰ صفحہ — عمر

قیافہ ۔ سامدرک ۔ علم کا شگون ۔ ہمزاد ۔ تعبیر خواب موسمی پیشینگوئی ۔ مسمریزم اتنے علوم کے قواعد مفصل اسمیں نقشہ دیکر سمجھائے اور دلائل سے ثابت کئے ہیں بلا استاد کے سمجھلو اور مخفی حالات تبلانے لگو بالکل سچے کئی ہزار جلد کے کارآمد ۔

کرامات

۱۴۷ صفحہ — عمر

مسمریزم ۔ خواب مقناطیس ۔ یوگ ابھیاس ۔ علم ارواح ۔ روشن ضمیری تسخیر ہمزاد ۔ دست غیب ۔ حاضرات ۔ بسی کرن ۔ اسم اعظم ۔ سب کے قواعد معہ دلائل پورے لکھدئے ہیں جو چاہے کر کے دیکھ لے روحوں کا بلانا غیب کی باتیں جاننا ۔ مخفی چیزوں کا دیکھنا منتر جنتر سے بیماریاں دور کرنا وغیرہ جسکو چاہے تابع کرنا

ملک عدم

۱۰۰ صفحہ — عمر

مرنیکے بعد کیا ہوتا ہے ۔ فرشتے کیسے ہوتے ہیں اور کہاں رہتے ہیں چاند اور سورج میں آبادی مردے رشتہ داروں سے ملاقات کا طریقہ تقدیر و تدبیر کا فیصلہ خدا کا گھر ہر بات کا ثبوت سائنس کے مطابق ۔

جوہر نباتات ہر قسم کے پھل پھول آرائش میوہ مصالحے کے دیسی ولایتی جنگلی بوٹی بیلدار درختوں کا بیان معہ اصول باغبانی کھاد قلم پیوند عمہ

جوہر باغبانی ۔ درختوں کی بیماری کی شناخت اور علاج پھول کی رنگت یا خوشبو بدلنا بے موسم پھل لگانا بڑا یا بیدانہ پیدا کرنا ہر درخت کے نیچے کا خاص مصالحہ ۲۰۰ صفحہ صرف قیمت عمہ

جوہر زراعت پھل ترکاری ساگ مصالحے دیسی ولایتی ترکاریاں کھاد و تخم زمین کی شناخت اصول کاشتکاری معہ تصاویر عمر

بال کی کھال ۔ مرد کو حیض ہونا عورت کے داڑھی نہ ہونا سانپ کے پاؤں نہ ہونا ایسے ۳۰۰ سوال معہ جواب

سب انجینیر ۔ لیول لگانا جائداد پیمائش لینا نقشہ بنانا تعمیر کا کام حکمہ نہر

خوبصورتی چہرہ کو دلفریب بنانا رنگ گورا کرنا لباس کی وضع

سونے کی چڑیا ۔ دیا سلائی صابن سگریٹ عطر وغیرہ بنانا اصول علم ہیئت

یہ کتاب نئی چھپی ہے۔ اس میں اتنے مضامین ہیں

اس میں یوگ ابھیاس کا بیان ایسا مشرح لکھا ہے کہ بلا گرو کی مدد کے اپنے گھر بیٹھکر کرلو
اسمیں مسمریزم و ہپناٹزم کے بھی سب قواعد خوب سمجھا کر لکھے ہیں پھر کسی سے کچھ بھی پوچھنا نہ پڑے گا۔
اسمیں قوت خیالی کے کرشمے دکھلائے ہیں۔ بازیگروں کے کرتب فاصلہ پر خبر پہنچانا۔ دوسرے پر اثر ڈالنا
اسمیں تسخیر ارواح۔ ہمزاد۔ حاضرات۔ دست غیب۔ مجب بسی کرن۔ اسم اعظم وغیرہ کے عملیات بھی ہیں۔
اسمیں منتر جنتر تنتر۔ ٹونا۔ ٹوٹکہ۔ جادو سب کے اصول بھی ہیں معہ انکی کنجی و راز سربستہ کے۔
اسمیں غیب بینی۔ دور بینی۔ پیش بینی۔ غائب بینی وغیرہ کے قواعد سائنس کے موافق بتلائے ہیں۔
اسمیں مقناطیس انسانی و صرف خیال کے زور سے علاج کرنیکی ترکیب بھی لکھی ہیں معہ ثبوت
اسمیں بہت سی بیماریوں کا علاج کرنیکے صحیح آزمودہ منتر بھی لکھے ہیں معہ ترکیب سیدھ کرنیکے
اسمیں کراماتی انگوٹھی۔ جادو کا شیشہ۔ جادو کی تختی۔ جادو کی مہر کا بنانا و کام لینا بھی لکھا ہے۔

اس کو دوسری اشتہاری کتابوں کیموافق نہ سمجھئے

جنکی باتیں ادہر ادہر کی نقل کی ہوئی ہوتی ہیں۔ غلط۔ ناممکن۔ نامکمل۔ ناکارہ۔ غیر آزمودہ
جنکی ترکیبیں نہ سمجھ میں آتی ہیں۔ نہ پوری لکھی ہوتی ہیں۔ نہ جنکو آزما سکتے ہیں۔ نہ تجربہ کاروں کی لکھی ہوئی
اسکی ہر ایک ترکیب بالکل صحیح ہے خاص آزمودہ عاملوں و تجربہ کاروں کی بتلائی ہوئی۔
اسکی ہر ایک ترکیب پوری لکھی ہے عام فہم عبارت میں معہ دلائل علمی و حوالہ تاریخی وغیرہ
اسکے اصول صدہا ضخیم انگریزی کتابوں سے ڈھونڈ کر جمع کئے ہیں امریکہ سے صدہا کتابیں منگاکر
اسکے عملیات کے جاننے و کرنیوالے اسوقت زندہ موجود ہیں انکے نام بھی اس میں بتلادیے ہیں
اسمیں سوائے کرامات کی باتوں کے روزانہ کاروبار کے مفید مطلب چٹکلے بھی بہت بتلائے ہیں

اصلی کتاب ملنے کا پتہ۔ ودیا ساگر ڈپو مقام علیگڑھ

